ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور ان کے
عجیب و غریب
فوائد
اعجاز پبلشنگ ہاؤس

نام کتاب .... ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں اور ان کے عجیب و غریب فوائد

مولف .... حکیم محمد عبداللہ، پنڈت کرشن کنور دت شرما

بار اوّل ۱۹۹۷ء

مطبع .... بھارت آفسیٹ پریس، دہلی

تعداد .... چھ سو

قیمت .... دو سو روپے

ISBN : 81 - 85949 - 77 - 8

Aijaz Publishing House
, Kucha Chelan
Darya Ganj, New Delhi - 2.
Ph. No. 3253268, 6926191

ناشر

اعجاز پبلشنگ ہائوس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔ ۲

فون : ۳۲۵۳۲۶۸

فہرست مضامین

خواص کتب : حکیم محمد عبداللہ

(۳۷ کتابوں کا سیٹ = ۵۱۴ روپے)

گھریلو اشیاء کے خواص ۔ پھلوں اور سبزیوں کے خواص ۔ درختوں اور پودوں کے خواص

نمبر	کتاب	قیمت
۱	خواص شہد	۲۰/-
۲	خواص دہی	۲۰/-
۳	خواص دودھ	۱۵/-
۴	خواص تمباکو	۱۵/-
۵	خواص سونف	۱۵/-
۶	خواص گھی	۱۰/-
۷	خواص ہلدی	۱۰/-
۸	خواص مہندی	۸/-
۹	خواص نمک	۱۰/-
۱۰	خواص پھٹکری	۲۵/-
۱۱	خواص لیموں	۲۰/-
۱۲	خواص سنگترہ	۸/-
۱۳	خواص گاجر	۸/-
۱۴	خواص کافور	۲۰/-
۱۵	خواص انار	۱۵/-
۱۶	خواص آم	۱۵/-
۱۷	خواص پیاز	۱۰/-
۱۸	خواص لہسن	۱۰/-
۱۹	خواص انگور	۱۰/-
۲۰	خواص تربوز	۸/-
۲۱	خواص مرچ	۱۵/-
۲۲	خواص مولی	۱۰/-
۲۳	خواص سیب	۸/-
۲۴	خواص دھنیا	۸/-
۲۵	خواص شہتوت	۶/-
۲۶	خواص نیم	۱۵/-
۲۷	خواص کدو	۸/-
۲۸	خواص گھیکوار	۲۵/-
۲۹	خواص پیپل	۱۰/-
۳۰	خواص برگد	۱۲/-
۳۱	خواص آک	۲۰/-
۳۲	خواص ستیاناسی	۱۰/-
۳۳	تحفہ گرما	۲۰/-
۳۴	حلفیہ مجربات	۳۰/-
۳۵	پھولوں سے علاج	۱۵/-
۳۶	کمزوری، نامردی کا علاج	۱۵/-
۳۷	گنجینہ روزگار	۲۰/-
۳۸	نئی جوانی	۲۵/-
۳۹	مخ الکیمیا	۲۰/-

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی-۲

عرض ناشر

ادارہ اعجاز پبلشنگ ہاؤس، دہلی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے آسان، ارزاں اور گھریلو اور سستی جڑی بوٹیوں سے علاج پر مبنی پچاسوں کتابیں شائع کی ہیں جن سے لاکھوں افراد نے فیض اٹھایا ہے۔ مہنگائی کے اس دور میں طبیب مسیحا بننے کی بجائے صرف مریض کی جیب پر نظر رکھتے ہیں اور غربت کی چکی میں پسے ہوئے لوگ ڈاکٹر کی فیس اور ادویات کے گراں قدر بل ادا نہ کرسکنے کے باعث سسک سسک کر دم توڑ دیتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ علاج کو سستا اور عام کیا جائے۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے استاذ الحکماء حکیم محمد عبداللہ کو عطا کی اور انھوں نے اپنی پوری زندگی اس مقصد کی تکمیل کے لیے صرف کردی۔ انھوں نے جڑی بوٹیوں اور عام ملنے والی، ارزاں اور مفت حاصل ہونے والی اشیاء کے خواص و فوائد پر ریسرچ کی اور ان انمول خزانوں کو عوام پر نچھاور کردیا۔ جڑی بوٹیوں سے علاج کے موضوع پر آپ کی بیسیوں کتابیں حکیموں اور مریضوں کی رہنمائی کررہی ہیں۔

استاذ الحکماء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کے شاگرد عزیز پنڈت کرشن کنوردت شرما نے بھی اسی دشت کی سیاحی کی اور برصغیر کے چوٹی کے اطبائے کرام

سے اور سادھوؤں سنیاسیوں سے مل کر نسخہ جات حاصل کیے اور ماہنامہ آب حیات ٹوہانہ اور اپنی تصانیف و تالیفات کے ذریعے انھیں عوام تک پہنچایا۔ خود بھی جڑی بوٹیوں اور کشتہ جات کے موضوع پر تحقیق کی اور بالآخر ان کی زندگی بھی ایک نسخہ کے اثرات معلوم کرتے ہوئے کام آ گئی۔ جڑی بوٹیوں کے موضوع پر ان کی یہ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا آخری ایڈیشن ۱۹۳۸ء میں چھپا تھا۔ اب ہم اس نادر و نایاب کتاب کو سہ رنگا تصاویر سے مزین کر کے آفسٹ کی حسین و جمیل طباعت پر شائع کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کو کتاب کا ظاہری حسن ہی پسند نہیں آئے گا بلکہ اس کے نسخہ جات بھی تجربہ کی کسوٹی پر پورے اتریں گے۔

خیر اندیش

ناظم ادارہ

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

علمِ نباتات

(سیّد وکیل احمد صاحب حیدرآباد دکن)

نباتات انسانی صحت کے لیے ایک خزانہ بے بہا ہے گو لوہا۔ چاندی، سونا۔ پارہ۔ تانبہ۔ بھی صحت کے بہت کچھ ذمہ دار ہیں۔ لیکن فی الحقیقت فطرۃً انسان غذا یا دوا کے طور پر مذکور الصدر اشیاء کے خواص کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا قدرتِ خداوندی نے ایک نیا نظام یہ فرمایا ہے کہ خود رَو جڑی بوٹی کو مختلف قسم کی دھاتوں سے متاثر بنا کر دنیا کو مطلع کر دیا کہ؛

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نباتات سے انسان کا کس قدر عمیق تعلق ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خود انسان ایک نبات کامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے جسم سے کوئی نباتاتی مادہ خارج ہو جاتا ہے۔ تو وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اور جب وہی نباتاتی مادہ انسان کو کھلا دیا جائے۔ تو وہ کمی پوری ہو کر انسان تندرست ہو جاتا ہے۔

دوسری مناسبت انسان کے ساتھ نباتات کو یہ ہے کہ نباتات میں بھی روح موجود ہے۔ اور خون کا دوران پایا جاتا ہے۔ نیز آب و ہوا سے مثل انسان کے نباتات کا متاثر ہونا مسلم ہے۔ نیز نر و مادہ بھی نباتات میں موجود ہیں اور مادہ کا نر کے نطفہ سے حاملہ ہونا ناقابل انکار ہے۔ اور خدائے پاک نے فرمایا ہے کہ ہم نے آدمؑ کو ہر چیز کے نام تبلا دیے ہیں۔ اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نام مع خواص آدمؑ کو تبلائے گئے ہیں۔ گویا آدمؑ کے اندر یہ استعداد ہے کہ اشیاء کے نام معہ صفات دریافت کرے۔ اس کے بعد خدائے پاک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو آدمؑ کا مسخر کر دیا ہے۔ تسخیر اور غلامی ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔ گویا اگر انسان چاہے تو ہر چیز کو غلام بنا کر اپنی خدمت لے۔ سب سے بڑی خدمت جو انسان کو درکار ہے۔ وہ تندرستی کی خدمت ہے۔ اگر کوئی شخص اس قوت کا حامل ہے۔ کہ وہ انسان کو اشیاء اور نباتات کی تسخیر سے اچھا اور

تندرست کرسکتا ہے۔ تو حقیقت میں وہی انسان خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ کہے جانے کا مستحق ہے۔ یہاں یہ راز کھل گیا کہ حکیم اور حاکم دونوں کا توازن ایک ہے۔ کیونکہ حکیم بھی اتنی ہی بڑی قوت کا مالک ہے جتنی قوت حاکم میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ ہزاروں حکیم ایسے گزرے ہیں۔ اور اس زمانے میں بھی موجود ہیں جنہوں نے حاکم کے سامنے کبھی دستِ احتیاج دراز نہیں کیا۔ مگر دنیا میں کوئی حاکم ایسا نہیں گزرا جس نے حکیم صاحب کے سامنے سرِ عجز خم نہ کیا ہو۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ زندگی میں ہزاروں مرتبہ۔

بہرحال نباتات کے ناموں سے واقف انسان کا ایک فطری حق ہے۔ آئیے ایک بات ہم آپ کو اور دکھلائیں۔ کہ نباتات اگرچہ اپنی پرورش میں بہت کچھ جمادات کی مرہون منت ہیں۔ تاہم بعض نباتات ہم کو ایسی بھی ملتی ہیں۔ جن پر جمادات کا کوئی احسان نہیں ہے۔ مثلاً کاش بیل وغیرہ جو کہ اپنی بقا میں زمین کی مادی غذا یا پانی کی خارج امداد کی بالکل محتاج نہیں ہے صرف فضائے مطلق سے اپنی ضروری غذا جذب کرلیتی ہے (آکاش بیل اپنی ضروری غذا فضائے مطلق ہی سے نہیں۔ بلکہ اس درخت سے بھی حاصل کرتی ہے۔ جس پر وہ پھیلتی ہے چنانچہ غائر نظر سے آپ دیکھیں گے۔ تو درخت کی شاخوں میں آپ کو آکاش بیل کی جڑیں جا بجا گھسی ہوئی نظر آئیں گی۔ (ایڈیٹر)

بعض بیلیں ایسی بھی موجود ہیں جن میں بصارت کی حس موجود ہے۔ مثلاً ان کا رُخ اگر مغرب کی طرف ہے اور آپ مشرق کی طرف ایک کھونٹی گاڑ دیں۔ تو دوسرے روز اُن کا رُخ مشرق کی طرف ملے گا اور آہستہ آہستہ وہ اس کھونٹی تک پہنچ جائیں گی۔ کھونٹی خواہ لوہے کی ہو۔ یا لکڑی کی۔

اسی طرح لاجونتی جو کہ تین قسم کی دریافت ہو چکی ہے۔ انسانی خواص کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ ایک قسم چھونے سے شرما جاتی ہے۔ دوسری قسم سایہ پڑنے سے مرجھا جاتی ہے۔ اور تیسری قسم جو کہ ایک ہاتھ بلند کھڑے درخت کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس میں انسان کی آواز ایک انقباضی اثر اور کیفیت پیدا کرتی ہے۔ امریکہ کی مردم خور بیل بھی انسان اور حیوان کے جسم کو لپیٹ کر اور مضبوط جکڑ کر اس کا خون چوس لیتی ہے۔ جب وہ مر جاتا ہے۔ تو بدستور اپنے مستقر کو واپس چلی جاتی ہے۔ غرضیکہ نباتات باعتبار اپنے عجائب الخواص ہونے کے جمادات پر فوقیت رکھتی ہیں۔ یہی نباتات ہیں۔ جو آن کی آن میں جمادات کو کشتہ

کر دیتی ہیں۔

اس کرہ زمین کو باعتبار پیداوار ادویہ و اغذیہ مختلف الخواص متعدد حصص میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی تجربہ ہے کہ جس ملک یا سرزمین میں جس قسم کی دھات زیادہ یا عنصر غالب کے طور پہ پائی جاتی ہے۔ وہاں کی ادویہ میں اس قسم کی جماداتی تاثیرات غالب ملتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں کے حیوانات میں ان نباتاتی اجزاء کا اثر غالب ہوتا ہے یہ امر بھی مشاہدہ میں آچکا ہے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں۔ وہاں ہمارے معالجہ کے لیے کافی خود رو ادویات موجود ہوتی ہیں۔ گو ہم سنائے مکی اور گل بنفشہ کشمیری اور انجیر ولائتی اور ہرڑ کابلی آملہ بنارسی وغیرہ کے رہین منت ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ان کا کوئی بدل اور غیر ملکی ادویات سے مستغنی کرنے والی دوائیں ہمارے ملک میں موجود نہیں ہیں۔ یہ کلیہ نہ صرف ہمارے لیے ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے لیے صرف سوال تحقیق اور تلاش کا ہے۔ زندہ قومیں اپنے ملک کا روپیہ باہر نہیں جانے دیتیں۔ اور مردہ اقوام اس سوال کو مجنوں کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں دیتیں۔

تحقیقات کی ضرورت

آمدم برسر مطلب۔ بعض بوٹیاں صبح سے شام تک اور بعض شام سے صبح تک تروتازہ اور شگفتہ رہتی ہیں۔ اسی وقت ان میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ مثال کے لیے ان کو دیکھو کوئین آف نائٹ (رات کی رانی) بیلا چنبیلی۔ وغیرہ۔ اور بعض بوٹیاں ۲۴ گھنٹہ ایک ہی حالت پر شگفتہ رہتی ہیں۔ فن حصول ادویہ اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ ہر بوٹی اپنی شگفتگی اور تازگی کے وقت اکھاڑی جائے ورنہ اس کے خواص میں بہت کچھ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر ان بوٹیوں کا سفوف۔ ٹنکچر۔ عرق۔ لعوق۔ سب کے سب ساقط الاعتبار ہو جاتے ہیں۔ البتہ سدا بہار بوٹیوں کو جب چاہو اکھاڑ لو۔

حکیم مطلق نے تمام بوٹیوں کو نر اور مادہ پیدا کیا ہے۔ اسی لیے یہ بوٹیاں اپنے اندر ایک خاص آرزو رکھتی ہیں۔ یعنی جہاں وہ آپس میں ایک دوسرے سے وظیفہ زوجیت کا تولیدی عمل مکھیوں، بھنگوں۔ بھروں اور شہد کی مکھیوں کے ذریعہ سے کرتی ہیں۔ وہاں نر بوٹی مادہ کی متلاشی رہتی ہے۔ اور مادہ بوٹی نر کی متلاشی رہتی ہے۔ اگر علاج میں اطباء اس کو ملحوظ رکھیں۔ کہ عورتوں

بڑے درخت کو نر کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ تحقیقات کی سائنٹیفک غلطی ہے۔ نر کبھی برگ و بار سے آراستہ نہیں ہوتا۔ پھولنا، پھلنا اور بار آور ہونا مادہ ہی کا حصہ ہے۔ اس لیے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جو درخت برگ و بار میں کم اور بے ثمر ہوگا۔ وہ نر ہوگا۔ اور اس کے برعکس مادہ۔

جس طرح مفردات میں ہم کو نر اور مادہ کا خیال ضروری ہے۔ مرکبات میں بھی اس کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ نیز کشتہ جات میں بھی اس اصول کو ملحوظ رکھنا بہت کچھ طبیب کی ذمہ داریوں کو پورا کر دیتا ہے۔ جبکہ ہم ان بوٹیوں کی قوت فاعلیہ سے کام لے کر پارہ سنکھیا۔ شورہ۔ تانبا۔ سونا وغیرہ کو کشتہ کرنا چاہیں۔ یا محلول اور روغن بنانا چاہیں۔ تو اوّل جس مرض کے لیے محلول یا روغن بنانا چاہتے ہیں۔ اس مرض کے مناسب حال بوٹیاں تجویز کر کے نر و مادہ کا خیال رکھتے ہوئے کشتہ تیار کریں۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ کسی روغن، محلول یا کشتہ کی تیاری کے وقت حسب ذیل امور کو ملحوظ رکھیں۔

۱۔ بوٹی کی قوت فاعلیہ اور کشتہ یا محلول کی قوت منفعلہ کا صحیح توازن۔

۲۔ مریض کے مزاج اور بوٹی اور کشتہ یا محلول کا تناسب۔

۳۔ بوٹی اور دوا کشتہ شدہ یا محلول کا مفید مرض ہونا۔

ان قیود کے ساتھ جو کشتہ یا دوا تیار کی جائے گی۔ وہ اس مریض یا اس قسم کے مریض کے لیے مفید ہوگی۔ جس کے لیے تیار کی گئی ہے۔ البتہ طبیب حاذق بہ تبدیل بدرقہ یا بوبر تبدیل آب و ہوا ہر حالت میں استعمال کر سکتا ہے۔ مگر بدرقہ اور آب و ہوا کی پابندی لازم ہوگی۔

ترکیب اجزاء:

کیا سائنس قدیم اور کیا سائنس جدید بوٹیوں کے پورے پورے تجزیے اب تک نہ کر سکی۔ البتہ بعض بوٹیوں کے بعض خاص اجزا معلوم ہو گئے ہیں۔ مگر ان کے اوزان متناسبہ کا حال تا ہنوز مروجہ طب یونانی میں صرف قیاس پر مبنی ہے۔ اسی طرح ترتیب نسخہ اور قدر شربت اور امتزاج نسخہ صرف قیاس اور تجربہ پر مبنی ہے۔ جن مرکبات میں تجربہ اور قیاس سے کوئی نقصان نہ دیکھا۔ وہی نسخے رواج پذیر ہو گئے۔ اسی طرح قیاس قانون کی رو سے درجہ ہائے برودت یبوست و رطوبت بھی قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ان تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے لیے نسخہ

کی پیشانی پر ھوالشافی لکھنا کافی سمجھا جاتا ہے۔کیونکہ طبیب پہ کوئی ذمہ داری نہیں۔بلکہ خدائے تعالیٰ پر تمام ذمہ داریاں عائد ہوگئیں۔جیسے یہ سمجھ لینا کہ مسافر کے بازو پر امام ضامن باندھنا مسافر کو تمام ارضی وسماوی آفات سے بچاتا ہے۔خواہ مسافر بغیر ٹکٹ ہی کیوں نہ سوار ہو جائے۔

البتہ سائنس جدید نے ایسے آلات پیش کر دیے ہیں۔جن سے اُن کے اور آپ کے مسلمہ اور غیر مسلمہ اصول مشاہدے کی روشنی میں آجاتے ہیں۔ایسی صورت میں ہماری طب قدیم کو مزاج دانی کا اندھا دعویٰ کرنا فضول ہے۔

اوزان نسخہ:

یہ بھی ایک طرفہ تماشہ ہے۔کہ جالینوس نے تمام عمر میں صرف ایک جوارش جالینوس تیار کی۔جس کے اجزائے ترکیب۔ترتیب اور مزاج اپنی نظیر آپ ہیں۔مگر ہم ہیں کہ ہزاروں جوارشات اور معاجین تیار کرتے جاتے ہیں۔اور زمانہ ہمارا اس قدر ساتھ دیتا چلا جاتا ہے۔کہ ہم کو کسی مزاج اور تناسب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔نیز قدر شربت اور مقدار خوراک میں بھی ایک اہم ترین مسئلہ ترمیم طلب ہے۔مثلاً خطمی۔بنفشہ۔گاؤزبان۔عناب۔اصل السوس۔مویز منقیٰ شب در آب تر کردہ صباح مالیدہ صاف نمودہ بنوشند۔یہ تو تھا خیساندہ۔اب لیجئے جوش دادہ صاف نمودہ بنوشند۔یہ ہوگیا جوشاندہ۔دیکھنا یہ ہے۔کہ قدر شربت مفردات میں جو بتلائی گئی ہے۔وہ یہاں بھی اس مقدار میں موجود ہے۔اس صورت میں یہ نسخہ چھ آدمیوں کی خوراک ہوگیا۔مگر ہم پلاتے ہیں ایک بیمار کو۔لہٰذا ہر وہ کچھ نقصان نہ کرے۔مگر جب ہم ادویہ کی تحلیل وہضم پہ نظر ڈالتے ہیں۔تو اصل السوس دیر ہضم اور بنفشہ زود ہضم ان دونوں کا بیک وقت کسی ایک دقیقہ پر ہضم دخل ناممکن ہے۔گو اصل السوس اچھی طرح سے کوٹ ہی کیوں نہ لیا جائے وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا ـــــ یہ بھی ظاہر ہے کہ حل ہونے کے بعد ہر چیز آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔اور کیفیات میں جو فرق مسلسل جاری ہو رہا ہے۔وہ یکایک محسوس نہ ہو مگر ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔اس لیے کہ وہ سڑ کر ایک دوسری چیز بن جاتی ہے۔اور ہر دوا کے اوقات استعمالیہ مختلف ہیں۔لہٰذا صحیح طور پہ وہی نسخہ استعمال ہو سکتا ہے۔جو نقطۂ تحلیل پر بلا توقف زمانی متحد ہو۔اسی طرح اجزائے ترکیبی کے دریافت کے بعد

ان کے تناقص تخالف باہمی کو رفع کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہوگا۔ تو ضرور مدت بقائے قوت ادویہ کا اختلاف ہر وقت مزاج بدلتا رہے گا۔

بُوٹیوں کے خواص باعتبار زمین اور آب و ہوا

شہدئی بوٹی جس کو پنجاب میں مرچ بوٹی کہتے ہیں۔ ضلع لکھیم پور اودھ میں اچھی ملتی ہے۔ اس سے قلعی کا کشتہ بنایا گیا ڈلی بغیر پھولے ہوئے ایک آنچ میں نہایت عمدہ کشتہ ہوگئی۔ جو جریان کے لیے اکسیر ثابت ہوئی۔ گو بدرقات کی تبدیلی باعتبار مزاج ضرور کرنا پڑی دہی شہدئی بوٹی ملیح آباد۔ لکھنؤ وغیرہ میں اس کشتہ کے کام میں لائی گئی۔ مگر سات آنچوں میں بھی وہ بات پیدا نہ ہوئی۔ حالانکہ تجزیہ کیمسٹری دونوں جگہ کی بوٹیوں میں نوشادر کی مقدار برابر بتلا رہا تھا۔ لیکن تیزابیت و ترپیا قیت میں فرق تھا۔ اس لیے عمل تکلیس میں بھی ناکامیابی رہی ایسی صورت میں معالجات طبی میں اس کا لحاظ ضروری ہے۔ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کہ مقامی ادویہ سے بمقابلہ غیر ملکی ادویہ کے علاج کرنا مناسب اور قرین نظام فطرت ہے۔ میری ان دونوں بحثوں کو یکجا کرنے میں آپ کو الجھن پیدا ہوگی۔ میں یہاں اس کا حل پیش کرکے بڑھتا ہوں غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ میری تلاش کی غلطی ہے کہ میں ہر جگہ کی شہدئی بوٹی میں لکھیم پور کی بوٹی کے خواص تلاش کرتا رہا۔ اگر میری تحقیق ناقص نہ ہوتی تو میں دوسری پچاس بوٹیاں اس شہدئی بوٹی کی ہم پلہ حاصل کر لیتا۔ یہ بھی ایک انتظام قدرت ہے کہ ہر جگہ ایک نیا اثر نیا خاصہ۔ نئے مفاد مضر فرما دیے گئے ہیں۔ اس میں صرف اقتصادی راز ہیں۔ خدا کا حکم ہے کہ زمین پر سیر کرو۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے یہاں کے نوادرات و مصنوعات دوسرے ممالک میں لے جاؤ۔ وہاں کی نئی اور مفید پیداوار اپنے ملک میں لاؤ۔ اس لیے ہر جگہ ہر ملک اور ہر خطۂ زمین پر ہم کو مسلسل اور متواتر ایسی خصوصیات ملیں گی جن کی بنیاد پر بنی نوع انسان باہمی تبادلۂ عمل کر سکے۔ غالباً میری بحث کا تناقص رفع ہو گیا۔

اسی طرح رودنتی بوٹی کو ہم نے خود بمقام کھاگا ضلع فتح پور اور بیرم گاؤں اور اُجین میں دیکھا ہے۔ لیکن عمل تکلیس پر صرف کھاگا کی بوٹی سچا کام دیتی ہے۔ دہلی کی رودنتی سے میں نے پارہ کا کشتہ بنانا چاہا۔ ہزار کوشش پر بھی کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن کھاگا کی

روو دنتی سے بہت حد تک کامیاب ہوا۔ (ایڈیٹر)

یہ چیز بھی مشاہدہ میں آچکی ہے۔ کہ بعض بوٹیاں آغاز نمو میں۔ اور بعض بوٹیاں زمانہ شباب میں اور بعض اپنے موسم الخطاط میں پُر تاثیر ہوتی ہیں اس کے بر عکس بے اثر یا کم تاثیر ہوتی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہر بوٹی کے کیمیاوی اجزا نسبت اوزان اور قوت تاثیری دریافت کریں۔ جس کے لیے تمام طبی دنیا کا ایک مرکز قائم کرنا بہت ضروری اور لازمی ہے۔

ایک اور مصیبت ملاحظہ فرمائیے۔ بعض ادویہ سرد پانی میں حل ہو جاتی ہیں۔ بعض گرم پانی میں حل ہوتی ہیں۔ بعض نہ سرد میں حل ہوتی ہیں نہ گرم میں۔ بلکہ شراب یا روغن میں حل ہوتی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن بوٹیوں کا ہم جوشاندہ یا خیساندہ بنانا چاہتے ہیں۔ ان میں قابلیت انحلال موجود ہے یا نہیں۔ یا صرف حکیم صاحب کے جوشاندہ نوشتند سے وہ حل ہو جائیں گی۔ اس لیے اس کی واقفیت ضروری ہے اور تمام بوٹیوں کو کسی ایک کلیہ پر لانا بے محل ہے۔

بہت سی بوٹیاں ایسی ہیں۔ جو کھلی ہوا میں رکھی جائیں۔ تو ہوا سے رطوبت کو جذب کر کے نمناک ہو جاتی ہیں۔ اگر چند روز اسی حالت میں رہیں۔ تو بیکار ہو جاتی ہیں۔ مثلاً پانا چورنی، روو دنتی۔ بعض بوٹیاں ایسی ہیں جن کا پانی ہوا میں خشک کر کے ان کو سفوف بنا دیتی ہے۔ اور ان کی تاثیر میں کچھ خلل پیدا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ہوا سے خراب ہونے والی بوٹیوں کو شیشے کے برتن میں رکھا جائے۔ اور ان کا سر پوش کیمیا دی ساخت کا ہو۔ تاکہ اس میں ہوا نہ جا سکے۔ عقاقیر کے اجزائے مؤثرہ کیمیادی کا انحصار ان کے خلاصے اور جوہر پر ہوا کرتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک جوہر سجی کھار ہے۔ اس کی زیادہ مقدار درختوں کی جڑوں میں ملتی ہے۔ اس کا تجزیہ بتلاتا ہے کہ یہ نمک، آکسیجن، ہائیڈروجن۔ نائٹروجن کاربن سے مرکب ہے۔

اس طرح ہم کو مختلف سرزمین کی بوٹیوں میں مندرجہ ذیل اشیاء ملتی ہیں۔
گندھک۔ فاسفورس۔ نمکیات۔ سمیات۔ یہی وجہ ہے۔ کہ علم العقاقیر ہنوز غیر مکمل ہے۔ کیونکہ طب یونانی کا کوئی ادارہ اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اس لیے کہ نسخہ پر ھوالشافی لکھ دیا گیا ہے۔ جو کہ ہر طرح پر ذمہ داری سے بری ٹھہرتا ہے۔

اب میں دیکھتا ہوں فلسفیانہ مبحث اور منطقی مضامین کی آمد رکتی ہے۔ نہ کسی طرح اس سے میرا جی بھرتا ہے۔ گو تمام مضمون مجھ کو خود تشنہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خوف طوالت سے اس بحث کو یہیں ختم کیے دیتا ہوں۔ دُعا ہے کہ خدائے تعالےٰ اس مضمون کے پڑھنے والوں کو فکر و عمل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔
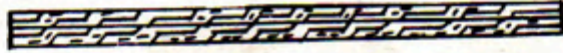
جڑی بوٹیاں

اور

اُن کے عجیب و غریب فوا

سرسری تم جہاں سے گذرے
ورنہ ہر جا جہانِ دیگر تھا

مُرتّبہ

حکیم پنڈت کرشن کنور دت شرما

جڑی بُوٹیوں کے حیرت انگیز
اور عجیب و غریب فوائد

از قلم عالی جناب حکیم حاجی مولوی مولانا محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء۔ روڑی والے

جن لوگوں کو اس علم (علم النباتات) سے کچھ بھی لگاؤ ہے۔ یا جڑی بوٹیوں کی کرامات کو دیکھ چکے ہیں۔ وہ ہر وقت اس بات کے متمنی نظر آتے ہیں۔ کہ کہیں سے کوئی استاد کامل ملے تو اس علم کو حاصل کریں مگر مصیبت تو یہ ہے کہ اس کا معلم ہی کوئی نہیں ملتا۔ کیونکہ یہ وہ درسگاہ ہے جس کا تمام عملہ (سٹوڈنٹس اور پروفیسر) حتیٰ کہ کالج تک مبراعن المسکن (بے گھر بے در) ہے اس پر طرہ یہ کہ تعلیم کی کوئی بھی معیار مقرر نہیں۔ اور مصیبت پر مصیبت یہ کہ فرقہ معلمین بھی ماشاء اللہ اول نمبر کے بخیل اور بے رحم۔ کبھی سالوں کی خوشامدوں اور خدمتوں سے اگر دل میں آ جائے تو کبھی کوئی سبق پڑھا چھوڑا ورنہ خیر.......... کونڈے ڈنڈے اور اُپلوں کے انبار لگانے کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ حاصل کلام یہ وہ علم ہے۔ جس کا وجود آج کل عنقا کی طرح بالکل معدوم تو نہیں۔ البتہ اس کے کالعدم ہونے میں شبہ نہیں۔ ان وجوہات ہی کی بنا پر اس علم کے جاننے والے خال خال رہ گئے ہیں۔ اور انہیں مشکلات کی وجہ سے متعلمین اس علم کو حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس مضمون میں جڑی بوٹیوں کے فوائد کے بارے میں چند عجیب و غریب اور تحیر العقول واقعات پیش کرتا ہوں۔ جو مہمل یا خود ساختہ ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ ٹھیک اور معنی خیز ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ان کو غور سے پڑھیں گے۔ اور پڑھ لینے کے بعد کسی خاص نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں گے۔

حکایت اوّل

کمزور نیولے نے ایک زبردست سانپ کو کس طرح مقابلہ میں ہلاک کیا

سانپ کاٹے کا اعلیٰ تریاق

مجھے میرے دوست ڈاکٹر ایس جے رائے صاحب نے بتایا کہ میرے پاس سانپ کا ایک اعلیٰ تریاق

ہے۔ جس کے حصول کی کیفیت بھی از حد دلچسپ اور عجیب وغریب ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرے
ایک کرمفرما نے مجھے بتایا کہ میں اجمیر کے علاقہ میں کسی جنگل کا سفر کر رہا تھا کہ اچانک مجھے
ایک سانپ اور نیولا لڑتے ہوئے نظر پڑے۔ چنانچہ میں دور کھڑا ہوا ان کی لڑائی کو بغور
دیکھنے لگا۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سانپ سخت زہریلا اور طاقتور ہے۔ مگر نیولا اس سے
ہر طرح کمزور ہے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سانپ نے کئی بار نیولے کو ڈسا۔ جس سے نیولا
کئی ایک جگہ سے زخمی ہو گیا۔ مگر جونہی نیولے پر زہر کا اثر ہونے لگا۔ وہ فوراً داؤ بچا کر بھاگ
گیا۔ خیال کیا۔ کہ چونکہ نیولا شکست کھا کر بھاگا ہے۔ نامعلوم کہاں جا کر دم لے گا۔ مگر خلاف
امید نیولا زیادہ دور نہیں گیا۔ بلکہ تھوڑی دور جا کر رک گیا اور ایک بوٹی کو توڑ کر کھانے لگا
اور تھوڑی دیر میں پھر وہیں اسی سانپ سے مقابلہ کرنے کو آ دھمکا۔ علیٰ ہٰذا القیاس اسی طرح
دو تین بار مغلوب ہو کر بھاگتا اور ایک بوٹی کے پتے کھا کر پھر مقابلہ کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اس نے
اس زہریلے سانپ کو جان سے مار ڈالا اور جاتے ہوئے یعنی اپنی مکمل فتح کے بعد بھی اس بوٹی کو
کھا کر کسی نامعلوم جگہ کو چلا گیا۔

مجھے خیال ہوا کہ ضرور یہ بوٹی سانپ کے زہر کا تریاق ہوگی۔ اسی خیال سے میں نے
اس بوٹی کو جا کر دیکھا۔ اور ادھر اُدھر سے چند پودے اکھاڑ کر اپنے جھولے میں ڈال لیے تاکہ
بوقت ضرورت بنی نوع انسان پر بھی تجربہ کر کے دیکھا جائے یہ تھی مختصر کیفیت جو انہوں نے
بتائی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے ان سے اس بوٹی کا حلیہ وغیرہ پوچھ کر اس بوٹی کو تھانہ مونک
علاقہ پٹیالہ کے گرد و نواح سے تلاش کرا لیا۔ مگر ابھی شوقِ تجربہ باقی تھا۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ میں اس بوٹی کو لے کر ریلوے اسٹیشن جاکھل سے گاڑی
پر سوار ہوا۔ تو اسی ڈبہ میں ایک ایسا مریض دیکھنے میں آیا جس کے ہر موئے تن سے خون جاری
تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کو سخت زہریلے سا[illegible] نے کاٹ کھایا ہے۔ اس کو کسی
ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے۔ مگر اس ڈاکٹر صاحب نے جب اس کو جانبر ہوتے نہ دیکھا۔ تو مایوس
ہو کر کہہ دیا کہ اس کو گھر لے جاؤ۔ تاکہ اپنے متعلقین سے تو مل لے۔ کیونکہ اب یہ بچے گا نہیں۔
میں نے کہا گو اس کی حالت اب آخری ہے مگر جب تک سانس تب تک آس والے
مقولے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوا میں دیتا ہوں اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا تو ممکن ہے
کہ اس کی جان بچ جائے۔ انہوں نے بھی بقول ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ میری بات کو منظور کر لیا۔

چنانچہ میں نے ذرا علیحدہ ہو کر اس بوٹی کو پیسا۔ اور اس کی تین گولیاں بنا دیں۔ اور کہہ دیا کہ ایک گولی ابھی دے دو باقی چند گھنٹہ کے وقفہ سے دے دینا۔ قصہ مختصر اتنے میں ان کا اسٹیشن آ گیا۔ اور وہ وہیں اتر گئے۔ اور میں بھٹنڈہ ہوتے ہوئے سرسہ پہنچ گیا۔ مگر اس کا نتیجہ معلوم کرنے کا شوق دل میں ہی رہ گیا۔

دوسرے روز میں اپنے مطب میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک جوانمرد نے سلام کیا۔ اور بعد عجز گویا ہوا۔ کہ آپ کے احسان کا میں بڑا ہی شکر گزار ہوں۔ اجی آپ نے تو مجھ پر وہ احسان کیا ہے کہ جس کا مجھ سے کماحقہ شکریہ بھی ادا نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ اس قسم کی باتیں کر رہا تھا۔ کہ گویا میرے اور اس کے درمیان کوئی گہرا معاملہ ہو چکا ہے۔ مگر میں حیران تھا۔ کہ ہے کون شخص کیونکہ میں نے اپنے خیال میں اس شخص کی کبھی شکل تک بھی نہ دیکھی تھی۔ آخر الامر میں نے پوچھا کہ میں نے تم پر کیا احسان کیا ہے، مجھے تو یاد نہیں آتا۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں .... میں وہی کل والا مریض ہوں۔ جس کے زندہ رہنے کی کوئی اُمید باقی نہیں رہی تھی۔ بس آپ کے طفیل سے میری جان بچی ہے۔ وہ دوا کیا تھی۔ اکسیر تھی .... اس کے بعد مجھے اس دوا پر پورا پورا بھروسہ ہو گیا۔ اور اسی دن سے میں نے اس کو معمول مطلب بنا لیا۔ اور اس کو گولیوں کی شکل میں بنا کر رکھنے لگا۔ ان گولیوں نے اب تک خطا نہیں کی۔

میں نے یہ حکایت ڈاکٹر صاحب سے سُنی۔ تو مجھے بھی اس بوٹی کے دیکھنے کا شوق ہو گیا چنانچہ صاحب موصوف نے مجھے جناب مولانا حکیم حافظ خیر الدین احمد صاحب۔ کے مکان پہ یہ بوٹی لا دکھائی۔ میں نے اس کے حلیہ کو خوب ذہن نشین کر لیا۔ اور علاقہ مونگ میں جا کر تلاش کرنے لگا۔ مگر اتفاقاً ان ایام میں نہ ملی۔ مگر واپس لوٹنے پر اپنے ہی علاقہ میں بافراط مل گئی۔

اس نسخہ کی حکماء کے بھرے مجمع میں تصدیق :

حکیموں کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر میں نے یہ نسخہ معہ حکایت کے بیان کیا۔ تو سب بھائی بوٹی کا حلیہ اور نام وغیرہ پوچھنے لگے۔ میں نے سب کچھ عرض کر دیا۔ تو ایک بوڑھے حکیم صاحب جن کا نام نامی غالباً شب رام صاحب تھا۔ (ساکن پٹیالہ۔) نے فرمایا۔ کہ میں اس نسخہ کی تصدیق کرتا ہوں۔ بلکہ میرا تجربہ تو یہاں تک ہے کہ اگر مار گزیدہ کی حالت بہت ہی بگڑ چکی ہو۔ گویا کہ وہ دوا لینے کے قابل ہی نہ رہا ہو۔ تب بھی مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس بوٹی

کو پانی میں پیس کر مریض کے ناک یا کان یا آنکھ میں ڈال دیں۔ تب بھی مریض کا زہر دور ہو جاتا ہے غرضیکہ یہ بوٹی سانپ کاٹے کا اعلیٰ تریاق ہے۔ اور یقینی علاج ہے۔ اور لطف یہ کہ ملک کے اکثر حصہ میں عام مل سکتی ہے۔ اور بقول سعدی مرحوم ؎

تا تریاق از عراق آوردہ شود　　　مار گزیدہ مردہ شود

والا جھمیلا نہیں ہے۔

تریاق مار بوٹی

اس بوٹی کا نام "گوما" ہے۔ جو کہ ویدک کی مایۂ ناز بوٹی ہے۔ جس کی بابت ویدک کی کتب میں یوں لکھا ہے۔ کہ اگر مریضانِ بخار کو بوٹی "گوما" سے بھرے ہوئے گدے پر لٹا دیا جائے تو بغیر کسی دیگر دوا کے بخار اتر جاتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ بخار شکنی کے لیے یہ بوٹی کونین سے بڑھ کر ثابت ہوتی ہے۔

بوٹی کی شناخت:

موسم برسات میں پیدا ہو کر ماہ اسوج و کاتک تک رہتی ہے۔ ذائقہ سخت۔ پودا جھاڑ دار۔ پھول برنگ سبز بمثل بھڑ کے چھتے کے سوراخدار اور خاص نشانی یہ ہے کہ ایک پھول میں ڈنڈی نکل کر دو نہیں بلکہ چار چار پھول اوپر نیچے لگ جاتے ہیں۔ چھ ماشہ سے تولہ تک کی مقدار میں یہ بوٹی لے کر گھوٹ کر پلانے سے سانپ کے زہر کو اتار دیتی ہے۔ زیادہ زہریلا سانپ ہو تو دوبارہ پلائیں۔

حکایت دوم

سادھو سخت گرمی اور دھوپ میں بیٹھے ہوئے آگ کیسے تاپتے ہیں؟

آپ نے دیکھا ہو گا۔ کہ بعض جگہ سخت گرمیوں میں بیٹھے سادھو لوگ آگ تاپا کرتے ہیں کبھی آپ نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کہ یہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ یہ پریکٹس ہے۔ اور کچھ نہیں تو میں اس کو ہر جگہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ہاں البتہ یہ مان سکتا ہوں کہ بعض شخصوں کی پریکٹس بھی ہو گی۔ مگر مجھے اس کا راز مسٹر بابو رام درما نے سمجھایا

چنانچہ انہوں نے کہا کہ تھانہ ڈبوالی کے علاقہ میں ایک سادھو مہاتما آکر اترے۔ وہ سخت گرمیوں میں اپنے چاروں طرف آگ کی انگیٹھیاں لگاکر درمیان میں بیٹھا کرتے تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ سادھو کامل ہیں۔ اس لیے ہم کبھی کبھی ان کے درشنوں کے لیے چلے جاتے۔ مگر آگ کی وجہ سے ذرا کنارہ کرکے بیٹھنا پڑتا۔ ایک روز سادھو جی فرمانے لگے تم ذرا ٹھہرے رہو۔ آج میں تمہیں بھی آگ سینکواؤں گا۔ یہ کہہ کر سادھو جی تو جنگل کی طرف چلے۔ مگر ہمیں ان کی یہ بات مہمل سی معلوم ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد سادھو جی ایک بوٹی کو ہاتھ میں لے کر آئے۔ اور اس کو سردائی کے طور پر پیس کر ہم کو پلا دیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے۔ کہ ہمیں تو سردی محسوس ہونے لگی۔ اور اس سردی نے یہاں تک ترقی کی کہ ہم آگ کے قریب بیٹھنے کے لیے مجبور ہو گئے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ سخت سردیوں کا موسم ہے۔ اس لیے ہم مزے سے اپنے ہاتھ پاؤں کو آگ سینکوا رہے تھے۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ یہی وجہ ہے جو سادھو جی کو آگ کے قریب بیٹھنا تکلیف دہ معلوم نہیں ہوتا۔ اس واقعہ کے بعد ہمیں اس بوٹی کا حلیہ معلوم کرنے اور اسے شناخت کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور سادھو جی کی منتیں وغیرہ کرنے پر انہوں نے یہ بوٹی دکھا دی۔

یہ حکایت سننے پر مجھے بھی اس بوٹی کے تلاش کرنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ میں نے مسٹر بابو رام صاحب کی بتلائی ہوئی علامت کے موافق تلاش کی اور دریائے گھگر کے کنارے جو کہ ہم سے محض تین میل کے فاصلہ پر ہے) دو چھوٹے چھوٹے پودے مل گئے۔ مگر میرے بڑھتے ہوئے تجربہ کے شوق نے بقول "وعدہ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد" کے مصداق ہمیں اسے گھر تک لے جانے اور گھوٹنے چھاننے کی مہلت ہی نہ دی۔ بلکہ یہ تمام کام صرف دانتوں ہی سے لیا گیا یعنی ایک پودے کو میں نے چبا لیا۔ باقی ایک پودا رہ گیا۔ جس کو میرے بھانجے حکیم رحمت اللہ نے وہیں کھا لیا۔ اور دونوں نتیجہ کا بڑی بےصبری سے انتظار کرنے لگے۔

نتیجہ:

چونکہ ہم نے جو کچھ کیا تھا وہ خلاف اصول اور بیقاعدہ تھا۔ اس لیے ہمیں ایسی سردی تو محسوس نہیں ہوئی کہ آگ کے بغیر گذارہ ہی نہ چلے۔ البتہ اثر ہوا اور خوب ہوا۔ ہمیں کافی سردی محسوس ہوئی۔ جس کو گلابی سردی کہنا بجا ہے۔ غرضیکہ ہمیں اطمینان ہو گیا۔ کہ واقعی

یہ بوٹی اپنی تاثیر سے نہیں چوکتی۔ میرا خیال ہے کہ اس سے کافی کام لیے جا سکتے۔ مثلاً اگر اس کا شربت تیار کر کے استعمال کیا جائے۔ تو کیا کہنا۔ برف۔ اولے وغیرہ تمام ہی ماند ہو جائیں۔ اور اُمید غالب ہے کہ وہ شربت گرمی کی تمام مرضوں کے لیے اکسیر ہو گا۔ اور خصوصاً آج کل کی نئی بیماری بلڈ پریشر کے لیے مفید ثابت ہو گی۔

گرمیوں میں سردی پیدا کرنے والی بُوٹی

اس بوٹی کا نام بتانے والے مہاتما جی نے سنکھ مکھی بتایا جو کہ اس کے پھولوں کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ حالانکہ اس کے پھول خورد خورد و برنگ سفید قدرے نیلگوں بعینہ سنکھ کی صورت کے ہوتے ہیں۔ بلندی ایک بالشت سے زیادہ نہیں دیکھی گئی۔ پانی کے کنارے پائی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام باوجود تجسس کے معلوم نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اس کا ذکر کسی کتاب یا رسالہ کے اندر نہیں ملتا۔

حکایت سوم

سادھو کڑکڑاتے ہوئے جاڑے میں علی الصبح ٹھنڈے پانی سے کیسے اشنان کرتا ہے

اکثر سادھوؤں کا ہمیشہ سے یہی معمول ہے کہ وہ سخت سردی کے موسم میں علی الصبح برہنہ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پانی کے کورے گھڑوں میں سوراخ کر کے ان میں سے جس طرح پانی مقطر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے۔ اور اس کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور سردی سے ذرا نہیں جھجکتے۔

اس عمل کو بھی پریکٹس خیال کیا جاتا ہے۔ مگر تھوڑے عرصہ سے مجھے ایک بوٹی کا پتہ چلا ہے۔ جس کا یہ خاصہ ہے۔ کہ اس بوٹی کی جڑ میں سے محض ایک باجرے کے دانہ کے برابر کھایا جائے۔ تو خواہ کتنی ہی شدید سردی کیوں نہ ہو مطلق محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ گرمی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حکیم محمد اسحٰق صاحب نے بھی ایک بار لکھا تھا۔ کہ میرے پاس دو سیاح شب باش ہوئے۔ دوران گفتگو میں بوٹیوں کا ذکر چل پڑا۔ تو انہوں نے یہی بوٹی دکھائی اور کہا کہ اس بوٹی کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس میں سے ذرا سی کھالی جائے۔ تو مطلق سردی معلوم

نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ کپڑے اوڑھنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ میں نے تجربہ کے طور پر اس میں سے اس کی مقدار سے زیادہ کھالی۔ حالانکہ سخت سردی کا موسم تھا اور اس پر طرہ یہ کہ بارش بڑے زور سے برس رہی تھی۔ مگر وہ بوٹی اپنے خواص سے چوکنے والی کب تھی۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں مجھے گرمی معلوم ہونے لگی۔ یہاں تک کہ میں نے پہلے اپنا کوٹ واسکٹ اتار دیا اور پھر قمیص تک اتار پھینکی۔ مگر ابھی تک گرمی کی رفتار بدستور بڑھ رہی تھی۔ اس لیے میں چھت سے باہر نکل کر بارش میں نہانے لگا۔۔۔۔۔۔۔ الغرض قصہ مختصر یہ بوٹی اپنے اندر نہایت طلسماتی اثرات پنہاں رکھتی ہے۔ جن سے بے شمار حیرت انگیز کام لیے جاتے ہیں۔

سردیوں میں گرمی پیدا کرنے والی بُوٹی

اس بوٹی کا نام "مندورا" ہے جو کہ کشمیر اور پونچھ کے پہاڑوں میں اسی نام سے ملتی ہے یہ ایک جڑ ہے۔ جس کی شکل و صورت "ترسی" یعنی جدوار سے تقریباً ملتی ہوئی ہے۔ میں نے ایک سائیں صاحب مقیم "دیگوار ملدیالاں" سے منگوائی تھی۔ دیگوار ملدیالاں ایک موضع ہے۔ جو کہ ریاست پونچھ میں واقع ہے۔

چونکہ میں نے اس کو اُگی ہوئی حالت میں نہیں دیکھا۔ بلکہ محض اس کا جز و مسلمہ جڑ کو ہی دیکھا ہے لہٰذا اصحاب ضرورت کشمیر اور پونچھ کے دوستوں کی معرفت تلاش کرائیں۔

یہ بوٹی مقوی باہ بہت ہے۔ مگر مقدار خوراک باجرہ کے دانہ سے نہ بڑھائی جائے ورنہ باہ کے نخل کو سرسبز کرتے کرتے تبر جلد بازی سے شجر حیات کو ہی قطع کر بیٹھیں گے۔

یہ تیز لفظ اس لیے لکھ دیئے گئے ہیں کہ بالعموم شائقین باہ حریص ہونے کی وجہ سے اپنی مرضی کو رہبر بنا کر دگنی تگنی خوراک کھا لیا کرتے ہیں۔

نئی زندگی بخشنے والی جڑی

از قلم جناب حکیم نتھو لال صاحب سونی شمس الحکماء۔ لدھیانہ

۱۹۳۵ء میں میرے والد صاحب جو قصبہ بوڑیہ تحصیل جگادھری ضلع انبالہ میں رہتے تھے۔ سخت بیمار ہوئے۔ میں مدت مدید سے لدھیانہ میں رہتا ہوں۔ ان کی تار آئی۔ وہاں پہنچا

علاج معالجہ میں مشغول ہوا۔ اثنائے علاج میں دوسرے مریضوں کی طرف بھی متوجہ ہونا پڑتا تھا۔ چونکہ ان کی سیوا کرنے والا میں اکیلا ہی تھا۔ اس لیے ان کے پہلو سے تیمارداری کی پہلو تہی مشکل تھی۔ البتہ کسی کسی روز میرے حقیقی چچا کا لڑکا جگادھری سے شام کے وقت آجایا کرتا تھا جس سے بعض دفعہ رات کے وقت چند منٹ کی مہلت ہو جاتی تھی۔ کہ میں بازار میں گھوم پھر آؤں۔ ایک روز ایسا واقعہ سنا کہ بوڑیہ میں لالہ جیون رام کھتری رہتے تھے۔ ان کے بڑے لڑکے بنارسی داس ہیں۔ ان کی عورت حاملہ تھی۔ جب وضع حمل کا وقت نزدیک آیا تو بچہ باہر نہ آسکا۔ دائیاں مجبور تھیں۔ ان کو بچہ نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ آخر کار تنگ آکر انہوں نے جگادھری سے مس (M, SS) کو بلایا۔ مگر وہ بھی کچھ نہ کر سکی۔ پھر کیا تھا۔ مریضہ حال بے حال تھی۔ گھر کے آدمی پریشان تھے۔ کوئی سہارنپور اور کوئی انبالہ دوڑا۔ جگادھری میں دو ہسپتال ہیں۔ ایک مشن۔ دوسرا گورنمنٹ آخر کار مشن ہسپتال کا انگریز ڈاکٹر آیا۔ اس نے مریضہ کا معائنہ کر کے کہا کہ ایام حمل میں یہ عورت گر پڑی ہوگی۔ اس لیے ایک ہڈی ٹوٹ کر رحم کے منہ کے اندر اس طرح آگئی ہے کہ جس کے باعث بچہ ہرگز باہر نہیں نکل سکتا۔ گھر والوں نے اقرار کیا کہ دراصل یہ سیڑھیوں پر سے گر پڑی تھی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ آخر ڈاکٹر صاحب کے ساتھ چھ سو روپے میں طے پایا کہ بچہ تو اندر مر گیا ہے۔ نکال دیا جائے۔ جب ڈاکٹر صاحب نے اوزار گرم کیے۔ تو فرمانے لگے کہ اگر عورت مر گئی۔ تو ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ جس پہ گھر والوں نے کہا کہ حضور فرماتے ہیں کہ بچہ تو اندر مرا ہوا ہے۔ اگر عورت بھی مر گئی۔ تو پھر چھ سو روپیہ کیسا۔ بس جانے دو۔ قصہ کوتاہ ڈاکٹر صاحب چلے گئے اور مریضہ آخری سانس کے لیے تیار ہونے لگی۔

اس روز میرے حقیقی چچا کا لڑکا دن چھپے آگیا۔ مجھے بازار جانے کا موقعہ ملا۔ ہر کسی کی زبان پر مریضہ کے متعلق گفتگو تھی۔ میرے ایک دوست بھاگیرت رام حلوائی نے کہا۔ کہ ایسا وقت دو ہاتھ دکھلانے کا ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے سب ماجرا سنایا۔ اور سامنے دوکان پر لالہ جیون رام کو اشارہ کیا۔ وہ آکر میرے پیروں کو ہاتھ لگانے لگے۔ مگر میرے دوسرے دوست کہنے لگے کہ جان بوجھ کر تم اپنی شہرت کیوں خراب کرتے ہو۔ جبکہ سول سرجن صاحب نے کہہ دیا۔ کہ ایک ہڈی ٹوٹ کر رحم پر دونوں طرف ونڈ کی طرح آکھڑی ہوئی ہے۔ تو پھر بچہ کیسے پیدا ہوگا۔ مگر میں نے کہا۔ ہمت مرداں مدد خدا جو ہو سو ہو۔ اب تو ایشور کا نام لے کر ارادہ کر لیا ہے۔ کہ علاج ضرور کریں گے۔ اندھیری رات تھی۔ بوڑیہ

بالکل اجاڑسی جگہ ہے۔ ایک محلے میں اگر چند گھر بستے ہیں۔ تواسی محلے میں بیسیوں ویران کھنڈر پڑے ہیں۔ رات کا وقت تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ اپنی لال ٹین دو۔ اور میرے ساتھ اور کوئی نہ آئے۔ میں مکان کے قریب پہنچا۔ اور ایک بوٹی دو جگہ سے جڑ سے نکال لی۔ اور دو جڑیں اکھاڑیں۔ اس کے پتے وغیرہ اس غرض سے صاف کیے کہ کسی کو کوئی پتہ نہ لگے۔ صرف جڑیں رہ گئیں۔ جو وزن میں تقریباً پانچ تولہ کے قریب ہوں گی۔ جنہیں بازار میں لاکر ایک پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے نیم کوب کیا۔ اور لالہ جیون رام کو دے دیں۔ کہ نصف کو آدھ سیر پانی میں پکاکر جب ½ پانی باقی رہے۔ مل چھان کر ابھی پلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ وہ بے ہوش ہے۔ مردہ بچہ کا زہر چڑھا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ جلدی چمچے سے اس کے اندر پہنچاؤ۔ اگر یہ قے سے نکل جائے تو دوبارہ ایک گھنٹہ کے وقفے سے پلاؤ۔

جس طرح ان کو ہدایت کی گئی تھی ٹھیک اسی طرح پہلے بارہ بجے رات دوا پلائی گئی مگر پندرہ منٹ کے بعد وہ نکل گئی۔ یعنی قے ہو کر باہر ہوئی۔ مریضہ سخت بے چین تھی بولتی نہ تھی۔ ہوش و حواس بجا نہ تھے۔ آخر دو بجے رات پھر چمچہ چمچہ کر کے پلائی گئی۔ اور چار بجے صبح مردہ بچہ باہر آگیا۔ دائی کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ لڑکا تو پہلے مرچکا تھا۔ مگر عورت آج تک زندہ ہے۔ وہ ایک معمولی جڑی ہے۔ دیہات میں شہروں کے باہر عام ملتی ہے۔ چار آنہ ایک مزدور کو دے دیجئے۔ اور ایک گاڑی بھروا لیجئے۔

اس بوٹی کے فوائد بہت ہیں۔ مگر میں نے سب سے بڑا فائدہ آپ کے قدموں میں حاضر کر دیا ہے۔ بعض صاحبان فن اس بوٹی کی جڑ کو پانی سے گھس کر ناف کے گرد لیپ کر دیتے ہیں۔ جس سے زندہ یا مردہ بچہ جس حالت میں ہو بہ آسانی باہر آجاتا ہے۔ بہر حال آپ اس کے نام کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ تو لیجئے اس بوٹی کا نام بھی سنتے جائیے۔ اٹ سٹ۔

اٹ سٹ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ہماری کتاب پاکستان وہندوستان کی جڑی بوٹیاں۔

اندھوں کو بینائی بخشنے والی عجیب و غریب بوٹی

از قلم جناب دیوان بوگھا رام صاحب حکیم طلائی تمغہ یافتہ۔ ٹونک۔

ممیرے کی بابت یہ عام طور پر مشہور ہے کہ اس کے استعمال سے اندھے بھی سوانکھے ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ کانگڑہ کے پہاڑوں میں سیر کرتے ہوئے مجھے اتفاقاً اصلی ممیرہ دستیاب

ہوا۔ میں نے اسے چند دیگر اجزا کے ساتھ ملا کر سرمہ تیار کیا۔ اور مختلف امراض چشم پر برتا اس میں شک نہیں۔ کہ اکثر امراض چشم کے لیے مفید ضرور ہے لیکن اندھوں کو بینائی بخشنے کی طاقت اس میں نہیں۔ لیکن پیارے ناظرین میں آج آپ کو ایک حیرت انگیز بوٹی سے روشناس کرانے لگا ہوں جو میرا سے بدرجہا مفید اور سچ مچ اندھوں کو سوانکھا کرنے کی تاثیر رکھتی ہے لطف یہ کہ اس کی تلاش میں نہ تو پہاڑوں میں سرگرداں پھرنا پڑتا ہے۔ اور نہ اس قدر قیمتی ہے کہ صرف امیر ہی خرید سکیں۔ بلکہ یہ ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہونے والی بوٹی ہے۔ بلا مبالغہ منوں جمع کی جاسکتی ہے۔ اور بالکل مفت اس بوٹی کے حصول کی داستان مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔

لالہ پیارے لال کھڑ منجاری فروش ٹانک کی لڑکی کو ککروں کی سخت تکلیف تھی اور علاج کے لیے ہسپتال لے جایا گیا۔ بدقسمتی سے کمپونڈر ناتجربہ کار تھا۔ اس نے کوئی ایسی تیز دوا ئی آنکھوں میں ڈالدی۔ جس سے آنکھوں کی پتلیاں بالکل سفید ہوگئیں اور بینائی جاتی رہی۔ چھ سات سال کی معصوم بچی۔ جس کے ابھی کھیلنے کودنے کے دن تھے۔ ہمیشہ کے لیے گھر کی چار دیواری کے اندر بیٹھنے پر مجبور ہوگئی۔ اور اپنی مرضی سے ادھر اُدھر چلنا پھرنا تو کجا۔ ٹٹی پیشاب جانے کے لیے بھی دوسروں کی محتاج ہوگئی۔ اگرچہ لڑکی کے والد نے کئی مشہور ماہرین چشم سے علاج کرایا۔ مگر آنکھیں درست نہ ہوئیں۔ آخر وہ مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ اس بات کو تین سال کا عرصہ گزر گیا۔

اتفاقاً ایک سیاح میرے پاس تشریف لائے۔ نسخہ جات کا ذکر چھیڑنے پر انہوں نے ایک بوٹی کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ جملہ امراض چشم کے لیے اکسیر ہے۔ شام کے وقت جب ہم شہر سے باہر گھومنے گئے۔ تو انہوں نے وہ بوٹی مجھے دکھائی۔ اس وقت مجھے اس نابینا لڑکی کا خیال آگیا۔ سیر سے واپس آنے پر ہی لالہ پیارے لال کے پاس گیا۔ اور دوسری صبح لڑکی کو لانے کے لیے کہا۔ چنانچہ دوسرے دن وہ اس کو میرے مکان پر لے آئے۔ سیاح صاحب نے بوٹی لا کر اس کا رس نکالا۔ اور ڈراپر سے دو دو قطرے لڑکی کی آنکھوں میں ڈالے۔ وہ چند سیکنڈ کے بعد درد سے کراہنے لگی۔ لحظہ بلحظہ یہ درد بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ شدت درد سے بیتاب ہوگئی۔ ہم سب لڑکی کی بے چینی اور کرب کو دیکھ کر گھبرائے کہ کہیں کوئی اور مصیبت بیماری پر نہ آجائے۔ لیکن سیاح مذکور اطمینان سے نتیجہ کا انتظار کرنے لگے۔

تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے فرمایا۔ کہ اب اس لڑکی کو گھر لے جا کر بستر پہ آرام سے لٹا دو۔ چنانچہ لڑکی کا والد اسے گھر لے گیا۔

گرمی کا موسم تھا۔ اور چاندنی رات تھی۔ تمام گھر والے حسب معمول مکان کی چھت پر سوئے ہوئے تھے۔ معاً لڑکی نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا "لالہ جی وہ چاند ہے" لڑکی کے منہ سے یہ انوکھا فقرہ سُن کر سب چونک پڑے۔ اور حیرانی سے دریافت کیا۔ کیا تمہیں چاند نظر آتا ہے؟ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے دوبارہ چاند کی طرف انگلی اٹھائی اس وقت جو خوشی گھر والوں کو ہوئی۔ اس کا بیان کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ قصہ مختصر دوسرے دن لڑکی خود چل کر ہمارے مکان پہ آئی۔ اور بدستور دوائی اس کی آنکھوں میں ڈالی گئی۔ اس دن دوائی کی تیزی چنداں محسوس نہ ہوئی۔ چند روز متواتر دوائی استعمال کرانے سے لڑکی کی آنکھیں بالکل تندرست ہو گئیں۔ اور وہ پرماتما کی بنائی ہوئی سرشٹی کو پھر سے دیکھنے بھالنے لگی۔ چنانچہ آج کل وہ لڑکی آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ وہ حیرت انگیز بوٹی جس نے تین سال کی اندھی لڑکی کو پھر سے نور بخشا۔

بسکھپرا

ہے۔ سیاح مذکور نے اس بوٹی کے چند اور خواص بھی بیان کیے۔ مثلاً بسکھپرا سالم بوٹی کو کوٹ کر رس نکالیں۔ اور اس میں سرمہ سیاہ کھرل کریں۔ دو چار روز کھرل کرنے کے بعد جب سرمہ خشک ہو جائے۔ تو شیشی میں ڈال رکھیں۔ روزانہ استعمال کرنے سے آنکھوں کی بینائی از حد تیز ہو جاتی ہے۔ اور بڑھاپے میں بھی مثل نوجوانوں کے بینائی قائم رہتی ہے۔

اس کی جڑ چھاچھ میں گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ ابتدائی موتیابند کے لیے اکسیر ہے۔ اس کی جڑ گئو موتر میں گھس کر سلائی سے لگانا شب کوری کے لیے مفید ہے۔ اس کی جڑ کو گھی میں گھس کر آنکھوں میں لگائیں۔ تو چند روز میں پھولا کٹ جاتا ہے۔

ملاحظہ:

یہ بہت مشہور اور معروف بوٹی ہے۔ برسات کے موسم میں عام ہوتی ہے۔ اس قدر عام کہ چھکڑے کے چھکڑے بھر لیجئے۔ زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ شکل اٹ سٹ سے ملتی جلتی پتے بیضاوی بغیر دندانوں اور نوک کے۔ پھولوں کی رنگت کے لحاظ سے دو قسم کی ہوتی ہے۔

شاخ
پتہ
پتے کی پشت
پتہ
شاخ

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

اس کے دوسرے نام پڑ نواہ دھولی ۔ اساوڑی ۔ پانڈری وغیرہ ہیں ۔

ایک بوٹی کی چند کونپلوں کا کرشمہ

از قلم جناب حکیم نتھو لال صاحب سونی شمس الحکماء ۔ لدھیانہ

لدھیانہ میں کوٹھی والے رئیس اعظم کہلاتے ہیں ۔ ان کے رشتہ دار بھی رئیس ہی ہیں ۔ یہ خاندان منگت رائے فقیر چند کا ہے ۔ ایک دفعہ سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء کا ذکر ہے کہ لالہ منگت رائے صاحب کے بڑے لڑکے لالہ کشوری لال بمرض بواسیر سخت بیمار ہوئے اور چھ مہینے تک ہر روز خون جاری رہا ۔ جس سے نوبت یہاں تک پہنچی ۔ کہ ہاتھ ۔ پاؤں اور تمام بدن سفید ہو گیا ۔ کھانا پینا چھوٹ گیا ۔ غشی پر غشی پڑنے لگی ۔ ہوش و حواس وداع ہو گئے ۔ حالت یہ ہوئی کہ اگر ایک چمچہ پانی کا منہ میں ڈالا تو فوراً خون کے ساتھ باہر ہوا ۔ رئیس آدمی تھے ۔ ڈاکٹر اور حکیم جگہ جگہ کے بلائے گئے ۔ سب نے متفقہ کوشش کی ۔ فرداً فرداً بھی علاج کیے ۔ مگر ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۔ کے مصداق جو حکیم یا ڈاکٹر آتا وہی ڈھاک کے تین پات ۔ دیکھ کر جواب دے کر چلا جاتا ۔ یہ کہتا ہوا کہ اب اس مریض میں کچھ نہیں رہا ۔

لالہ کشوری لال کی ماتا ہر وقت سرہانے بیٹھی روتی رہتی تھی ۔ کیونکہ پیشتر ازیں دو نوجوان لڑکوں کی موت کا سانحہ دیکھ چکی تھی ۔ الغرض تمام خاندان رات دن مغموم اور گھر ایک قسم کا ماتمکدہ بنا ہوا تھا ۔

جب دیکھا کہ کسی صورت میں اس کا بچنا ممکن نہیں ہے اور زندگی آخری گھڑیوں پر ہے ۔ تو حکیم اور ڈاکٹر سب کپڑے جھاڑ کر چلے گئے ۔ اب گھر والوں نے اپنے تمام رشتہ داروں کے ہاں خط ڈال دیے ۔ کہ اگر کشوری لال کا منہ آخری دفعہ دیکھنا ہے تو آ کر دیکھ جاؤ ورنہ .... الغرض جگہ جگہ سے رشتہ دار آ پہنچے ۔ ان کے ساتھ بعض حکیم یا ڈاکٹر بھی تھے ڈاکٹر ادم پرکاش ڈاکٹر ریاست بلندی کوٹہ وغیرہ موجود تھے ۔ مگر مریض کو دیکھ کر سب نے اظہار مایوسی کیا ۔

اس وقت میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ میں ٹیچر تھا ۔ اور ساتویں جماعت کو جیومیٹری پڑھا رہا تھا ۔ کہ لالہ صاحب کی موٹر سکول کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی ۔ میرے پاس سکول

کا چپڑاسی آیا۔ کہ آپ کو ہیڈ ماسٹر صاحب بلاتے ہیں۔ میں گیا تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ لالہ کشوری لال سخت بیمار ہیں۔ ان کی موٹر کھڑی ہے۔ جا کر دیکھ آؤ۔ جب میں حویلی میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جم غفیر لالہ صاحب مذکور کی چارپائی کے گرد جمع ہے۔ سب پر خاموشی طاری ہے۔ کشوری لال کی ماتا سرہانے بیٹھی رو رہی ہے۔ تین شخصوں نے لالہ کشوری لال کو پکڑ کر بٹھلا رکھا تھا۔ جس طرح مٹی کی مورت کو بٹھلا دیتے ہیں۔ مگر خود اس کو کوئی ہوش نہیں تھا۔ کہ میں کہاں ہوں۔ اور یہاں کون کون موجود ہیں۔ ایک آدمی اس کے منہ میں چمچے سے جو پانی ڈالتا تھا۔ وہ فوراً منہ کے ایک طرف سے نکل جاتا تھا۔ چونکہ میں ہمیشہ سے سادگی پسند ہوں۔ اس لیے کسی نے نہ پہچانا۔ کہ یہ کون ہے۔ ان کے لیے میں اور میرے لیے بیرونجات سے آمدہ اشخاص اجنبی تھے۔ جب میں نے قریب جا کر اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ اس کو اچھی طرح سے پانی کیوں نہیں پلاتے۔ کیا تم اس کے ساتھ مخول کرتے ہو۔ اس پر مجھے جواب ملا کہ آپ کو مخول معلوم ہوتا ہے۔ سب حکیموں۔ ڈاکٹروں نے تو قطعی جواب دے دیا ہے۔ میں نے کہا۔ کیا تم نے بھی جواب دے دیا ہے۔؟ وہ بولا کہ ہماری کیا ہستی ہے۔

اس پر میں نے اپنے چہرہ پہ غصہ کا رنگ پیدا کر کے کہا کہ اس کو فوراً لٹا دو۔ انہوں نے اس کو لٹا دیا۔ وہ بالکل مردے کے برابر تھا۔ میں نے اس کے پلنگ پر بیٹھ کر اپنے انگوٹھے سے اس کی رگ صافن کو زور سے دبا دیا۔ اور کہا کہ فوراً پانی کا گلاس تیار رکھو۔ رگ صافن کو دباتے ہی کشوری لال نے چیخ ماری اور آنکھیں کھول دیں۔ تب میں نے غصے کی حالت بنا کر کہا کہ " لالہ کشوری لال کیوں تم کو لوگوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ اٹھ کر بیٹھو اور پانی پیو۔ نوکر نے ان کو پانی دیا۔ اور انہوں نے خود گلاس لے کر خوب پانی پیا۔ حالانکہ ان کو تین دن سے ہوش نہ تھا۔ اس پر میں نے اجازت مانگی۔ اور فوراً موٹر میں بیٹھ کر سکول میں چلا آیا اس جم غفیر میں رائے صاحب لالہ گنگا رام جی رئیس اعظم انبالہ شہر مجسٹریٹ درجہ اول بھی تھے جو لالہ کشوری لال جی کے تایا ہیں۔ جب میں سکول چلا گیا تو لوگ بہت حیران ہوئے۔ لالہ صاحب مذکور فرمانے لگے کہ بس جس نے یہ تکلیف بند کی وہ علاج بھی ضرور کر جائے گا۔

اسی دن شام کو پھر مجھے بلایا گیا۔ کہ چھ ماہ سے ایک دن کے لیے بھی اس کا خون بند نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ کب بند کرنا چاہتے ہو" وہ فرمانے لگے۔ ہم تو کہتے ہیں کل بند ہو جائے۔ میں نے کہا کہ " آج شام کو یا رات کو بند ہو جائے گا"

یہ کہہ کر میں فوراً باغ میں گیا۔ اور ایک جڑی بوٹی کی چند کونپلیں لا کر تین رتی کے قریب سرمہ سفید کے کشتہ میں جو گائے کی دہی میں بنایا گیا تھا۔ رگڑ کر گولی سی بنا کر دی۔ اور اوپر سے چاولوں کا دھوون پلا دیا۔ اگلے روز صبح خون کا نام و نشان نہ رہا۔ سب آدمی متحیر ہو گئے اور عش عش کرنے لگے۔

اس کے بعد باقاعدہ علاج کیا گیا۔ آج کل خوب موٹے تازے ہیں۔ مگر انہوں نے سنہری تمغہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آج تک مجھے نہیں دیا۔ اس علاج پر رائے صاحب لالہ گنگا رام جی نے ایک سارٹیفکیٹ روانہ کیا۔ جس کے تلاش کرانے کا وقت نہیں ہے۔ وہ جڑی بوٹی جامن کا درخت ہے۔

سرمہ سفید کی ترکیب بالکل عام ترکیب ہے۔ پھر بھی جسے معلوم نہ ہو وہ کشتہ جات کی پہلی کتاب میں دیکھ سکتا ہے۔ یہاں اس لیے نہیں لکھی گئی۔ کہ اس ترکیب کا جڑی بوٹی نمبر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سگرٹ یا چلم کے دو کش لگائیے اور ہچکی کا دورہ دور

پنڈت کرشن کنور دت شرما

میری عمر بمشکل چار سال کی تھی جب میں نے پہلا طبی نسخہ سیکھا۔ یہ نسخہ مجھے ذاتی مشاہدہ نے سکھایا تھا۔

والد صاحب پلنگ پر بیٹھے تھے اور کوئی کتاب دیکھ رہے تھے۔ والدہ صاحبہ مرحومہ خدا انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کھانا تیار فرما رہی تھیں۔ سالن کے لیے ہلدی پیسنے کی ضرورت تھی۔ مگر پیسنے والا کوئی نہ تھا۔ میں فرش پر بیٹھا اپنے پاس پڑی ہوئی ہلدی کی گٹھیوں کو الٹ پلٹ کر کے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں کوئی مریض آیا۔ جسے اندر ہی بلا لیا گیا۔ مریض کے ساتھ والے آدمی نے بتایا کہ اسے تین روز سے ہچکی لگ رہی ہے۔ اور کسی طرح دور ہونے میں نہیں آتی۔ والدہ صاحبہ بھی مریض کے حالات سن رہی تھیں۔ والد صاحب تو ابھی خاموش ہی تھے۔ مگر والدہ صاحبہ کو چونکہ ہلدی پسوانے کی ضرورت تھی۔ اس لیے انہوں نے والد صاحب کی طرف مخاطب ہو کر ہندی کا ایک شلوک پڑھا۔ جو آج بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے اور جس کا مطلب یہ ہے کہ پسی ہوئی ہلدی ہچکی کا دورہ دور کرنے کے
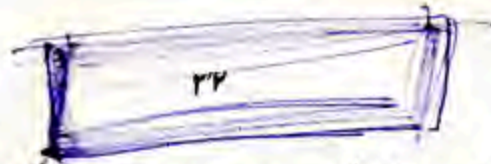
لیے ایسی اٹل دوا ہے کہ بڑ ہمائے حکم سے بھی بند نہ ہونے والی ہچکی اس سے بند ہو جاتی ہے۔ (مرحومہ آیورویدک صمائحت کا وسیع مطالعہ رکھتی تھیں) والد صاحب نے اشارہ سمجھ کر مریض کے ساتھ والے آدمی کو ہلدی پیسنے لگا دیا۔ ہلدی پس گئی۔ تو والد صاحب نے والدہ صاحبہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ ایک پڑیہ نمبر سات زرد رنگ کی بھجواؤ۔ تاکہ چلم میں رکھ کر مریض کو پلائیں۔ اور ساتھ ہی مجھے اشارہ کیا کہ دوا لاؤ۔ والدہ صاحبہ پسی ہوئی ہلدی اٹھا کر ساتھ والے کمرے میں چلی گئیں۔ میں بھی دوا لینے ساتھ ہی گیا۔ والدہ صاحبہ نے دو چٹکی پسی ہوئی ہلدی لی اور اسے پانی کا چھینٹا دے کر کہا لو یہ لے جاؤ اپنے پتاجی کے پاس۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ اس پر سات نمبر کی چٹ تو ہے نہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا خاموش۔ چنانچہ میں نے دوائی (وہی پسی ہوئی ہلدی) لے کر والد صاحب کے پاس آ گیا۔ جسے انہوں نے چلم میں رکھ کر مریض کو پلایا۔ دو چار کش کے بعد ہی ہچکی بند ہو گئی۔ اس کے بعد والد صاحب نے پانچ چھ پڑیاں کسی اور دوا کی دیں۔ اور مریض اور اس کا ساتھی والد صاحب کے پاؤں پر ہاتھ لگا کر اور دو روپے دے کر چلے گئے۔ مگر میں سوچ میں پڑ گیا۔ کہ والد صاحب نے خوب تماشہ دکھایا کہ ذراسی ہلدی پلا کر دو روپے لے لیے۔ اس کے چند روز بعد میرے ساتھ کھیلنے والے ایک لڑکے کو ہچکی آنے لگی میں چپکے سے اندر گیا اور ذراسی ہلدی لے آیا۔ چلم ایک بڈھے مسلمان نوکر میاں جھنڈو (جو ہمارے ہاں کی گائیں چرایا کرتا تھا) کی اٹھائی۔ اور ذراسی آگ رکھ کر اپنے ساتھ کھیلنے والے لڑکے کو پلائی۔ ہچکی بند ہو گئی۔ تو میں نے کہا لاؤ دو روپے۔ وہ بیچارہ دو روپے کہاں سے دیتا۔ جب اس نے انکار کیا۔ تو میں نے اسے زمین پر دے پٹخا۔ اور اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا "چیخم دھاڑ" کی آواز سنکر گھر کے سب آدمی جمع ہو گئے۔ اور حقیقت واقعہ معلوم ہونے پر مارے ہنسی کے سب لوٹ پوٹ ہو گئے۔

والدہ صاحبہ نے شدت محبت سے مجھے چومتے ہوئے کہا کہ "میرا بیٹا تو بڑا ہو کر راج وئید (شاہی حکیم) بنے گا" مگر آہ اس مرحومہ کو کیا معلوم کہ وہ کمبخت بڑا ہو کر صرف "آب حیات" کا ایڈیٹر بن کر ہی رہ جائے گا؟ اور "آب حیات" بھی وہ جسے وہ بوجوہات چند در چند ظاہری اور باطنی طور پر اپنے حسب خواہش آراستہ نہیں کر سکتا۔

پسی ہوئی ہلدی دو ماشہ کے قریب چلم میں رکھ کر پلائیں یا سگرٹ کی طرح کاغذ میں لپیٹ کر اس کا دھواں کشید کرائیں۔ تو شدید سے شدید ہچکی کا دورہ دو چار کش میں ہی دور ہو جاتا ہے

اس کے بعد اصولی علاج کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہچکی اکثر دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ فوری تسکین دینے والا مگر عارضی علاج ہے۔ مستقل علاج الگ کرنا چاہیئے۔

سگرٹ بنا کر پلانے کی صورت میں بعض دفعہ ہلدی آسانی سے نہیں جل سکتی صرف کاغذ ہی جل سکتا ہے۔ جس کے دھوئیں سے دو چار کشوں میں تو کیا دس بیس کشوں میں بھی ہچکی دور نہیں ہو سکتی اس لیے ہلدی کو جلانے کے لیے اس کا چھٹا حصہ قلمی شورہ ملا لیا جائے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ چلم میں رکھ کر پلانا ہو تو قلمی شورہ ملانے کی ضرورت نہیں۔

تمباکو سے پرہیز کرنے والوں کو پلانا چاہیں۔ تو تمباکو کے بغیر ہی پلائیں۔ ورنہ تمباکو میں رکھ کر بھی پلا سکتے ہیں۔ سگرٹ میں سے نصف تمباکو نکال کر اس کی جگہ ہلدی کا سفوف بھر کر پلایا جا سکتا ہے۔

مکرّر التماس ہے کہ یہ نسخہ شدید دورہ کو روکنے کے لیے صرف وقتی علاج ہے۔ ضروری نہیں کہ اس سے مستقل فائدہ بھی ہو۔ ہاں فوری تسکین دینے کے لیے یہ ایسی عجیب چیز ہے کہ ممکن نہیں کہ اس کا دھواں اندر جانے پر بھی ہچکی آتی رہے۔

برگ سبز است تحفہ درویش

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری۔ لاہور۔

خلل اورام:

برگ اکسن تازہ گرم کر کے تیل سے چپڑ کر باندھیں۔ ورم تحلیل ہو جائے گا۔ یا پھوٹ کر بہہ جائے گا۔

دافع جریان و سرعت:

برگ سبز گھوڑ سمی ایک تولہ پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔ مجرب چیز ہے۔

خراش گلو و بندش گلو:

برگ مکو خالی پان کے پتہ میں رکھ کر چبائیں۔ اور چوسیں گلا صاف ہو جائے گا۔

خناق و ورم گلو:

برگ مکو پانی میں جوش دے کر غرارے کریں۔

حرارت جگر و معدہ:
برگ سو پانی گھوٹ کر پلائیں

جریان:
برگ گلو کا پانی تین تولہ نکال کر اور مصری ملا کر پلائیں۔

قے:
گلو سبز کو پانی میں جوش دے کر شہد ملا کر پلائیں۔

مقوی جگر و معدہ، دافع تپ، سل، جوش خون:
برگ بانسہ کو رات بھر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح چھان کر پی لیا کریں۔

اکسیر ملیریا:
برگ شاہترہ سبز سایہ میں خشک کر کے باریک کر کے تین رتی صبح و شام بدرقہ مناسب سے دیں ملیریا کی حکمی دوا ہے۔

اکسیر ہیضہ:
برگ مدار جو خود بخود گرے ہوں۔ تین عدد لے کر خاکستر بنا کر پندرہ تولہ پانی میں بھگوئیں۔ اس کے تین حصے کریں۔ ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔ عموماً ایک ہی خوراک کے بعد خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

دنبل:
برگ حرمل گھوٹ کر باندھیں۔ دنبل پھوٹ کر بہ جائے گا۔ اسی طرح ہر قسم کے پھوڑے پھنسیاں۔ کچھرالی۔ طاعون وغیرہ کے لیے تیل کنجد ملا کر گرم کر کے باندھیں۔

قولنج:
نازک برگ مدار ۶ ماشہ کو ہمراہ نمک تین ماشہ گھوٹ کر تین حصہ کریں اور تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے گرم پانی سے دیں۔ پہلی بار کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔

سوزاک کہنہ و جدید:
برگ سبز ببول تین تولہ کو ہمراہ پھٹکڑی سرخ ½ ۱ ماشہ گھونٹ کر پلائیں۔ آرام ہوگا۔

نکسیر:
ھوالشافی:۔ برگ سبز کاہو ۱ تولہ سرکہ انگوری میں گھوٹ کر پیشانی پر لیپ کریں۔ نکسیر فوراً بند ہوگی۔ صفراوی درد سر کو بھی مفید ہے۔

نقائص مے نوشی:

برگ مولی ایک تولہ گھوٹ کر کوزہ مصری تین تولہ ملا کر شرابی کو پلائیں۔ نشہ فوراً اتر جائے گا۔ اور کثرت مے نوشی سے اگر جگر خراب ہو گیا ہو۔ تو چند یوم کے استعمال سے درست ہو گا۔

خناق و درد گلو:

برگ شہتوت کو پانی میں جوش دے کر غرارے کریں۔

یرقان:

برگ نیم نازک نازک ایک تولہ گھوٹ کر سوڈا بائیکارب تین ماشہ ملا کر پلائیں۔ تین چار یوم میں یرقان دور ہو گا۔

کھانسی خشک:

برگ پالک ۲ تولہ گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔ مدتوں کی کھانسی دور ہو گی۔

آشوب چشم:

برگ سرس ایک پاؤ کچل کر دو سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ½ سیر رہ جائے تو چھان کر کورے پیالہ میں رکھیں۔ اور کپڑے کی تہ بھگو کر ٹکور کریں۔

دفعیہ قمل:

اگر جوئیں زیادہ پڑتی ہوں۔ آب برگ مولی نکال کر اس میں پارہ کھرل کریں۔ پارہ فوراً مل جائے گا۔ دھاگہ خام اس میں اچھی طرح تر کر کے سایہ میں خشک کریں۔ اور کمر میں باندھیں۔ ان شاء اللہ جوئیں کبھی نہ پڑیں گی۔ مرض سے پیدا شدہ جوئیں مر جائیں گی۔

عقم:

برگ پودینہ باریک کر کے نو ماشہ ہمراہ آب جماع سے پیشتر پھانکیں۔ تو عورت ہرگز حاملہ نہ ہو گی۔

کثرت حیض:

برگ سبز ببول ایک تولہ ہمراہ سرمہ سیاہ تین رتی گھوٹ کر پلائیں۔ حیض کی کثرت سے نجات ہو گی۔

کرم شکم:

برگ سبز سرس ایک تولہ ہمراہ مرچ سفید سات عدد گھوٹ کر پی لیں ہر قسم کے کرم شکم

مردہ ہو کر خارج ہوں گے۔

خارش و پتی:

برگ سبز بکائن باریک کر کے ترش دہی میں ملا کر بدن پر ملیں۔ دو تین بار کے لگانے سے خارش و پت دور ہو گی۔

جریان:

برگ ناشپاتی ایک تولہ گھوٹ کر پلائیں۔ جریان الرحم کو مفید ہے۔

ضیق النفس:

برگ سبز بانسہ دو تولہ گھوٹ کر شہد ملا کر پلائیں۔

کرم شکم:

سبز حنظل ایک تولہ ½ سیر پانی میں گھوٹ کر جوش دیں۔ نصف رہنے پر اتار کر چھان کر نیم گرم پلائیں۔ ایک ساعت کے بعد تمام کرم مردہ ہو کر خارج ہوں گے۔ کھل کر دست آئے گا۔

سوزش بول:

برگ سبز ڈھاک دو تولہ پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔

کرم گوش:

برگ مدار برنگ زرد بھوبھل میں دبائیں۔ تاکہ نرم ہو جائیں۔ نچوڑ کر پانی نکالیں۔ اور کان میں ٹپکائیں تو کان کے کیڑے مر جائیں گے۔

قے دست:

برگ کشنیز ۹ ماشہ ہمراہ اجوائن چار ماشہ۔ نمک چھ ماشہ گھوٹ کر پلائیں قے یا دست خواہ کسی قسم کے ہوں بند ہوں گے۔ ہیضہ کو مفید ہے۔

جریان، سرعت، ضعف باہ:

برگ برگد پانچ تولہ تین سیر پانی میں جوش دے کر ½ سیر حاصل کریں۔ اچھی طرح چھان کر شہد ملا کر بوقت صبح پلائیں۔

عظم طحال:

برگ جھاؤ یعنی پلچھی چار تولہ پانی دو سیر میں جوش دے کر ½۱ پاؤ حاصل کریں اور سکنجبین ملا کر پلائیں۔

ملیریا و بخار ہر قسم:
برگ سورج مکھی ایک تولہ کو ہمراہ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پلائیں۔ کونین سے بڑھ کر فائدہ ہوگا۔

مقوی معدہ، دل، دماغ، جگر وغیرہ:
برگ برہمی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ سات عدد گھوٹ کر پلائیں۔ نہایت اعلیٰ مفرح ہے ان شاء اللہ موسم گرما کی تکالیف سے نجات ہوگی اور حافظہ اس قدر تیز ہو جائے گا کہ حیران رہ جائیں گے۔

یرقان:
برگ کاسنی سبز کا پانی نکال کر شربت بزوری ملا کر پلائیں۔

بخار ہر قسم:
برگ تلسی چھ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۵ عدد کے ہمراہ گھوٹ کر پلائیں۔

نزلہ، زکام، کھانسی:
برگ بانسہ دو تولہ پانی میں جوش دے کر صبح و شام مصری ملا کر پلائیں۔ تین یوم میں کلی صحت ہوگی۔

بواسیر:
برگ مدار پانی میں جوش دے کر آب دست لیا کریں۔ اور قدرے شیر مدار مسوں پر لگایا کریں۔

درد حیض:
برگ نیم گرم کر کے پیڑو پر باندھیں۔ درد دور ہوگا۔

ہچکی:
برگ آم خشک کر کے چلم میں رکھ کر بطور حقہ پلائیں۔

مضیق:
برگ آم گھوٹ کر پوٹلی بنا کر صبح و شام رحم میں رکھائیں۔ بوڑھی عورت بھی تنگ باکرہ کے ہوگی۔

درد چشم :

برگ انار گھوٹ کر ٹکیہ بنا کر آنکھ پر باندھیں۔

سنگ گردہ و مثانہ :

برگ انگور گھوٹ کر پلائیں پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جائے گی۔

بخار ھر قسم :

برگ کرنجوہ تین ماشہ ہمراہ مرچ سیاہ سات عدد گھوٹ کر پلائیں۔
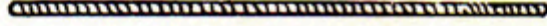
پھُولوں کا تحفہ

گلقند :

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری - لاہور

ناظرین میں سے جو میٹھی ادویہ استعمال کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اور کڑوی ادویات نیز گولیاں اور
لنے سے نفرت کرتے ہوں۔ ان کے لیے یہ پھولوں کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور اس میں ف پھولوں
بانے کی طریق لکھے جاتے ہیں۔ پھول اور کھانڈ کے مجموعہ کا نام گلقند ہے۔ عام طور پر گل سُرخ
سے تیار شدہ مرکب کو گلقند کہا جاتا ہے۔ لیکن ہر پھول اور کھانڈ کے مجموعہ کا نام بھی گلقند
ہے۔ چنانچہ چند جڑی بوٹیوں کے پھولوں کی گلقند بنانے کے طریقے بمعہ فوائد درج کیے جاتے
ید ہے کہ ناظرین ان سے ضرور فائدہ حاصل کریں گے۔

گلقند گل سُرخ :

اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ - ہاضم - قبض کشا ہے - مقوی دل و دماغ و جگر ہے۔ مفرح قلب
راق اور سل تک کے مریضوں کو بھی فائدہ دیتی ہے - اگر اسہال کمزوری معدہ کی وجہ سے
ان کو بند کرتی ہے۔ اور اگر قبض ہو تو اجابت با فراغت لاتی ہے - چنانچہ گل سرخ حسب
لے کر سبزی وغیرہ دور کر کے دوگنی چینی کھانڈ ملا کر ہاتھوں سے خوب ملیں - تا کہ یکجان
ں - مرتبان میں ڈال کر ایک ماہ دھوپ میں رکھیں - بعدہ استعمال کریں - ۱/۲ ۱ تولہ ہمراہ
سوتے وقت دیں۔ اگر صبح استعمال کرنی ہو تو ہمراہ عرق سونف استعمال کریں -

گلقند کپاس :

ایام ماہواری کی بیقاعدگی اور احتباس الطمث کی عجیب و غریب دوا ہے - ایام کے دنوں
ئیں - بانجھ عورتوں کو ضرور استعمال کرنا چاہیئے - اور جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا

گلقند اسپند:

درد کمر۔ وجع المفاصل۔ عرق النساء۔ دمہ۔ زیادتی بلغم اور زکام وغیرہ کے لیے اکسیر ہے۔ گل اسپند لے کر دوگنی کھانڈ میں تیار کر کے چھ ماہ دھوپ میں بند کر کے رکھ چھوڑیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔ اس سے پہلے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ چھ ماشہ تک ہمراہ دودھ دیں۔

گلقند سہانجنہ:

اختناق الرحم۔ ضعف ہضم۔ سقوط اشتہا۔ درد شکم اور وجع الفواد کے لیے نہایت بھروسہ کی چیز ہے۔ گل سہانجنہ لے کر بطریق شرح صدر تیار کر کے چھ ماشہ ہمراہ آب گرم۔

گلقند ببول:

جریان اور احتلام کے لیے مفید ہے۔ قاطع بلغم اور سرفہ بلغمی نیز آواز کو صاف اور درست کرتی ہے۔ گل ببول لے کر بطریق مذکور تیار کر کے تین ماشہ سے ایک تولہ بدرقہ مناسب سے دیں۔

رَمتے جوگیوں اور گھُومتے سادھوؤں کے کمالات

از قلم جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن رُوپ مہم

ایک قطعی عام جنگلی درخت کا پھَل جس کے لگانے سے بال عمر بھر نہ اُگیں

جانڈ۔ تمام ہندوستان کی تو میں نہیں کہہ سکتا۔ مگر ہاں پنجاب کے ہر شہر اور گاؤں کے جنگلوں میں جانڈ یا جانڈی نام کا درخت ہوتا ہے۔ جیسا کہ جیٹھ میں اس کو خوب پھل آتا ہے۔ کچے پھل کو سانگر کہتے ہیں۔ اور جب یہ پک جاتا ہے۔ تو اسے جھینجھ کہتے ہیں۔ یہ حد درجہ قابض ہوتا ہے۔

اس درخت کے دوسرے فوائد کو نظر انداز کرتا ہوا۔ آج آپ کے سامنے صرف وہ قیمتی راز رکھ رہا ہوں۔ جس کی ہزاروں کو جستجو ہے۔ کالجوں کے لڑکے اور انگریزی فیشن کے دلدادہ بال عمر بھر پیدا نہ ہونے دینے والے صفا چٹ پوڈروں اور صابنوں کی تلاش میں مارے مارے پھرا کرتے ہیں۔ آج میں انہیں کھلی دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ میرے بتائے ہوئے معمولی عمل کو صرف دو تین بار ضرور کریں۔ اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے گالوں کو استرے کی رگڑ سے محفوظ رکھیں۔ یاد رہے کہ میں دوسرے حکیموں اور ویدوں کی طرح نسخہ بازی میں کبھی مبالغہ سے کام نہیں لیا کرتا۔ میں کسی چیز کی بابت اتنا ہی لکھا کرتا ہوں۔ جتنا میرے تجربہ میں آچکا ہوتا ہے۔ لیجیے آپ ترکیب کو پڑھیے۔ اور اگر طبیعت میں آئے تو کام کر ڈالیے۔

نسخہ: جس جگہ کے بال عمر بھر کے لیے ناپید کرنے ہوں۔ پہلے اس جگہ کی خوب صفائی کے ساتھ حجامت بنائیں۔ پھر جانڈی کے پھل (سانگر) کا ضماد کر دیں۔ تین دن تک یہ عمل کریں۔ بال عمر بھر نمودار نہ ہوں گے۔ یاد رہے کئی شخصوں کے اس طریقہ سے سو یا پچاس بال باقی رہ جاتے ہیں۔ جو بعد میں موچنے سے اکھاڑے جا سکتے ہیں۔ ہاں اگر وہ بھی اڑانے مطلوب ہوں۔ تو پھر پہلے ہی رگڑے ہوئے سانگر میں شیر مدار (دودھ آک) ڈال کر ضماد کریں۔ تو پھر کسی شکایت کی وجہ ہی باقی نہیں رہے گی۔

ملاحظہ: اس نسخہ میں صاحب نسخہ سے خاکسار ایڈیٹر آبحیات نے مزید تبادلہ خیالات

بھی کیا تھا۔ جو سوالات و جوابات کی شکل میں درج ذیل ہے۔

میرا سوال: سانگہ کے پہلی مرتبہ کے سادہ ضماد سے جو بال باقی رہ جائیں گے۔کیا وہ اس کا دوبارہ ضماد (سادہ) کرنے سے دور نہ ہوں گے۔

صاحب نسخہ کا جواب: باقی رہے ہوئے بالوں پر دوبارہ سانگہ کا ضماد کرنا بہتر رہے گا۔

میرا سوال: ضماد کتنی دیر کے بعد اتار دینا چاہیئے؟ شیر مدار ملا ہوا ضماد (مرکب) اگر کافی دیر تک اتارا نہ گیا۔ تو خراش آبلہ اور زخم پیدا کرے گا۔

صاحب نسخہ کا جواب: (۱) سانگہ کا ضماد شام کو کرا دیں اور صبح کو اتار دیں۔

(ب) شیر مدار کے ساتھ رگڑا ہوا سانگہ اکثر پیروں پر ہی لگایا جاتا ہے۔

میرا سوال: بال جسم کا فضلہ ہیں۔ انہیں اُگنے سے روک دیا گیا تو جلد سیاہ ہو جائے گی۔ اس نقصان کا کوئی علاج؟

صاحب نسخہ کا جواب: جگہ ضرور سیاہ ہو جاتی ہے۔ مگر دس پندرہ روز میں پھر اپنے اصلی رنگ پر آجاتی ہے۔

عضو مخصوص کے تمام نقائص دُور کرنے والی عجیب بُوٹی کی جڑ

جڑ چیتہ: عطائیوں سے سینکڑوں جھگڑے پیدا کرنے والے حکیموں اور مریضوں کو کھلی دعوت دی جاتی ہے۔ کہ اس ہر جگہ مل جانے والی بوٹی چیتے کی جڑ سے اعضاء تناسل کے تمام بیرونی نقائص دور کر دیں۔ نامردی، سستی اعضاء تناسل کا دُبلا پن اور انتشار کی کمی کو دور کرنے کے لیے ایک حیرت انگیز جڑی ہے۔ تجربہ کرنے پر آپ کسی دوسری دوائی کا نام بھی نہ لیں گے۔ اگر یہ جڑ آپ کے استعمال کرنے پر ناکامیاب ہو تو مجھے ہزاروں میں جھٹلائیں۔ میری روز کی تجربہ شدہ چیز ہے۔

حلیہ: یہ جڑ اسی چیتے (چترا) کی جڑ ہے۔ جسے آپ پنساریوں کے ہاں سے خرید کر چورنوں میں ڈالا کرتے ہیں۔ عام جنگلی پودا ہے۔ ہمارے ہاں سینکڑوں من آئے سال یونہی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی ٹہنیوں کے اگلے حصہ پر کانٹے دار جو کی شکل کے دانوں پر سفید پھول آتا ہے۔

ترکیب استعمال: جنگل سے اس کی تازہ جڑ نکال لائیں۔ اور شراب (عرق سونف بہتر ہے۔ ناشر) کے ساتھ سل پتھر پر گھسیں۔ جب گاڑھا ضماد بن جائے۔ تو انگلی سے اعضائے تناسل پر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لیپ کر دیں۔ اور مناسب سمجھیں تو اوپر پان باندھ دیں ہر چوبیس گھنٹہ کے بعد دوسرا لیپ تازہ کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح کل تین لیپ کافی ہوں گے۔

اس کے استعمال سے غلط کاری سے تباہ شدہ پٹھوں اور کثرت کار سے تھکے ہوئے اعضاء میں بجلی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور پہلے ہی لیپ سے اتنا تناؤ ہوتا ہے۔ کہ رکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب برابر تین دن تک یہ عمل ہو چکے۔ تو پھر لیپ والی جگہ پر سو دفعہ گائے کا دھویا ہوا مکھن لگائیں۔ تین دن میں آرام ہو جائے گا۔

ضعف بینائی کے لیے اعلیٰ درجہ کا تحفہ

میں آپ کو وہ چیز دے رہا ہوں جو سینکڑوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی ملنی مشکل ہے۔ گو چیز نہایت معمولی ہے مگر فوائد اس کے نہایت عجیب و غریب ہیں۔

دوستو! ہندوستان کی جڑی بوٹیوں میں وہ وہ صفات بھرے پڑے ہیں۔ کہ انگریزی دوائیاں ان کے پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ مگر کیا کریں ہم اپنے علم کو بھولتے جا رہے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں کے لوگ ہمیشہ نئے تجربات کرنے میں اپنی زندگی تباہ کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ جب تک ہم اپنی پوری طاقت سے تن من اور دھن کی آہوتیاں (قربانیاں) نہ دیں گے ہمارا آیورویدک جھنڈا کبھی کھڑا نہ ہو گا۔ آج انگریزی ادویات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔

اول۔ بوٹیوں کی پہچان اور ان کے فوائد سے واقفیت حاصل کرنا۔

دوم۔ تازہ یعنی نئی بوٹیوں کا استعمال۔

آج کل جو بھی نسخے دیسی حکیم اور وید بناتے یا تجویز کرتے ہیں۔ ان سے فائدہ تو کیا ہوتا تھا۔ بلکہ الٹا نقصان اور مرض میں ترقی ہو جاتی ہے۔ آپ پوچھیں گے کیوں؟ جواب یہ ہے کہ وجہ صاف ہے۔ کہ آج ہر شہر اور قصبہ کے پنساریوں اور عطاروں کے ہاں دس دس بیس بیس سال کی سڑی ہوئی دوائیاں پڑی ہیں۔ جن میں ہر دوائی سے آدھا وزن چوہے کی مینگنوں کا ہوتا ہے روزانہ بکری کے عرق اور شربتوں کی بوتلوں پہ کارک ہی نہیں ملتے

اگر پوچھا جائے تو جواب ملتا ہے کہ صاحب کیا کریں۔ چوہوں نے بڑا تنگ کر رکھا ہے۔ اب کارک لگا کر رکھتے ہیں۔ تو پانچ منٹ میں غائب۔ بھلا اتنے کارک کہاں سے لائیں۔ یہ حالت ہے۔ دوا فروشوں کی! عرصہ ہوا جب سے میں نے پنساریوں کے ہاں سے نباتی دوائی خریدنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں ہمیشہ تازہ دوائیاں ہر سال خود اکٹھی کرتا ہوں۔ ہاں میں تو کدھر سے کدھر نکل گیا۔ لیجئے وہ آنکھوں کا نسخہ حاضر خدمت ہے۔ بینائی کے لیے ایک اور فقط ایک ہی چیز ہے۔

نسخہ: سہانجنہ ایک عام مشہور درخت ہے۔ پس اس سہانجنہ کے سبز پتوں کا رس اور شہد خالص ہموزن ملا کر آنکھوں میں ڈالا کریں۔ دس روز کے استعمال کے بعد آپ خود کہہ اٹھیں گے کہ اس سے اعلیٰ البصارت افروز دوائی آج تک نہیں دیکھی۔ سہانجنے کے پتوں کا رس ذرا دقت سے نکلتا ہے۔ اس لیے چاہیئے کہ کچے کچے پتے لے کر انہیں اسی دم اسی درخت کے نیچے ہی بیٹھ کر دو آدمی خوب بذریعہ کونڈی اور سوٹے سے رگڑا لگائیں۔ سوٹا نیم کا ہونا چاہیئے۔ اور کھدر کے پارچہ میں نچوڑ کر رس نکال لیں۔ دوائی ہمیشہ تازہ بنا کر استعمال کریں ورنہ فائدہ کی امید نہ رکھیں۔ اگر آپ اس دوائی کو آج بنا کر ایک سال کے بعد استعمال کریں گے تو نقصان کرے گی۔ کیونکہ سہانجنہ کا رس شیشی میں رکھا رکھا سڑ جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ اس میں کیڑے بھی پڑ جائیں۔

بھگوان چرک بھی لکھتے ہیں کہ ہر کاشٹک (نباتی) دوائی چھ یا نو ماہ کے بعد وبیریہ ہیں کمزور ہو جاتی ہے۔

صرف ایک خوراک میں نامردی دور

یہ نسخہ میرے محترم دوست لال چند سنیاسی نے مجھے بتایا تھا۔ آپ اس علاقہ کے نہایت باعزت وئید ہیں۔ نسخہ بازی کی نگاہ سے جب میں اس نسخہ کو دیکھتا ہوں۔ تو نسخہ نگاہ میں ہیچ جاتا ہے۔ مگر پھر اکھڑ جاتا ہے۔ اب تجربہ کے لیے آپ لوگوں کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تجربہ کریں۔ اور اس کی تصدیق یا تکذیب فرمائیں۔ وئید جی نے نسخہ بتانے سے پیشتر فرمایا تھا کہ دیکھنا نسخہ چھپا کر رکھنا۔ مگر دوستو یہ ہونا مجھ سے ناممکن ہے۔ وئید جی کھری کھوٹی سنا لیں گے۔ اور اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ بلا خون کیسے پھانسی کا حکم تو کسی کو

ہو ہی نہیں سکتا۔

نسخہ کا جز دستیاب نہ ملنے کے سبب میں اس کو نہ آزما سکا۔ کیونکہ آج کل یعنی ماہ بیساکھ میں ہری علاقوں میں اس کی بیلیں اگتی ہیں۔ ساڑھ۔ ساون میں کہیں جا کر پختہ ہوں گی۔ یہ چیز نہایت معمولی ہے۔

نسخہ: کونچ جو ایک بہت مشہور و معروف بیل ہے۔ اس کی جڑ کا سفوف ایک ماشہ دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ بس ایک ہی خوراک کافی ہے۔

فوائد: ضعف باہ کے لیے نہایت اعلیٰ درجہ کی اکسیر ہے۔ صرف ایک ہی خوراک سے بقول ویدجی ہر طرح کی نامردی دور ہو جاتی ہے۔ حد درجہ کا امساک پیدا ہوتا ہے۔ اور سب سے غضب کی بات ویدجی یہ بتلاتے تھے۔ کہ دوائی کھانے کی رات ہی آدمی بغیر مباشرت کیے نہیں رہ سکتا۔ نہایت غضب کی جادو اثر دوائی ہے۔

میرے اعتراضات: میں نے ویدجی سے کہا کہ عضو مخصوص کی بیرونی کمی خوردنی دوا سے دور ہونی مشکل ہے (میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا یہ اعتراض درست نہ تھا۔ تجربہ شاہد ہے کہ عضو مخصوص کی بیرونی کمی تو خوردنی دوا سے دور ہو سکتی ہے۔ مگر خارجی دوا سے جسم اور اعضائے رئیسہ کی کمزوریاں کبھی دور نہیں ہو سکتیں۔ خوردنی دوا سے پیدا ہونے والی طاقت ہمیشہ پائیدار ہوتی ہے۔ اور طلاؤں سے پیدا ہونے والی خیزش ہمیشہ منافی خواہش کا نتیجہ اور اس لیے ہمیشہ چند روزہ (ایڈیٹر) تو انہوں نے فرمایا جب تک آپ اس دوائی کو آزما کر نہ دیکھ لیں۔ میرے سامنے ایک بھی اعتراض نہ اٹھائیں۔ انہوں نے دعوٰی کے ساتھ کہا کہ اگر دوائی کسی بھی پہلو سے نکمی ثابت ہو تو میں گنہگار۔

عشرت اندوزی کی چھیٹوں میں لطف کی انتہا

یہ نسخہ مجھے ریل کے سفر میں ایک چمار سے ملا تھا۔ عیاش لوگوں کے لیے عیاشی کا مزیدار مصالحہ ہے۔ میرے ہاں سے یہ عجیب و غریب تحفہ فروخت ہوتا ہے (کیونکہ آج کل بکری ہی ان چیزوں کی رہ گئی ہے) میرا دن رات کا آزمودہ ہے۔ سب سے نرالی بات اس نسخہ میں یہ ہے کہ اس کے استعمال سے مرد و عورت دونوں کو ایسا لطف حاصل ہوتا ہے کہ بس کچھ نہ لکھوائیے تیس سالہ جوانی سے ڈھلی ہوئی عورت اس کے استعمال سے گویا دوبارہ جوان ہو جاتی ہے۔

دوسرے مرد کو امساک بھی خوب ہوتا ہے۔ میرے دوست چمار نے تو اس نسخہ کو بتلاتے وقت بڑی تعریفیں کی تھیں (چونکہ وہ ذات کا چمار تھا اور چمار فطرۃً ہوتے ہی گھمنڈی ہیں) مگر میں نے اپنے تجربہ کی بنا پر صرف اتنا ہی لکھا ہے۔ جتنا کہ میں نے اسے خود پایا ہے۔

مغز تخم املی۔ مازو بے سوراخ۔ دو ادویات ہموزن لے کر خوب باریک غبار کی مانند کھرل کر لیں۔ اور شیشی میں سنبھال رکھیں۔ وقت خاص سے ۵ امنٹ پیشتر اس سفوف میں سے ایک چٹکی نکال کر پانی سے یا لعاب دہن سے ذکر پر ہلکا سا ضماد کریں۔ خشک ہونے پر شریک مباشر ہوں۔ خدا کی خدائی یاد آجائے گی۔

نوٹ:۔ چمار نے تو یہی دو درختوں کے پھل بتلائے تھے۔ عرصہ دو تین سال تو میں اس دوا کو یونہی بناتا رہا۔ مگر کئی سال سے میں دو ایک دواؤں کا اور اضافہ بھی کرتا ہوں۔ جن کے اثر سے عورت بہت جلد منزل ہو جاتی ہے۔ اور ان دواؤں کے اضافہ سے عورت کو لطف بھی غضب کا آتا ہے۔ اب پورا نسخہ جو اس وقت تیار کرتا ہوں۔ سن لیجئے مگر یاد رہے کہ وہ پہلا دو پھلوں والا نسخہ اس سے بے ضرر ہے۔

نسخہ: مغز تخم املی ایک تولہ۔ مازو بے سوراخ۔ ایک تولہ۔ ہیرا ہینگ اصلی ۴ رتی۔ عقرقرحا ۲ ماشہ۔ سہاگہ ۴ رتی باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور حسب دستور لعاب دہن سے لگائیں۔

گوشت کا مکمل بدل

بوٹی کا سالن جو گوشت سے بدرجہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔

غور فرمائیں وہ لوگ جو گوشت کھانا چاہتے ہیں۔ مگر "اہنسا پرمو دھرم" کے مقولہ سے ڈرتے ہیں۔ ہندوستان کی سرزمین میں خداوند تعالیٰ نے وہ وہ بوٹیاں پیدا کی ہیں۔ جن سے ہم اپنی تمام ضروریات زندگی اچھی طرح پوری کر سکتے ہیں۔ آج میں آپ کو اس حیرت انگیز بوٹی کا ذکر سناتا ہوں۔ جو امریکہ میں ہزاروں بیگھے کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق میں آپ کو نہایت عجیب و غریب واقعہ سناتا ہوں۔ پچھلی برسات کے دنوں میں میں اپنے مہربان دوست چوہدری دھرت رام صاحب سب انسپکٹر نگ جالندھر کے ہاں ٹھیرا ہوا تھا۔ ایک دن شام کو کھانا کھانے کے وقت جب روٹی کا ٹکڑا سبزی لگا کر منہ میں لے گیا۔ تو سبزی کی پھانکیں نہایت

چکنی اور کچھ عجیب ہی قسم کی معلوم دیں۔میں نے چوہدری صاحب سے پوچھا۔کہ آج دال کس چیز کی بنائی ہے۔تو انہوں نے بتایا کہ آج یہ ساگ کھنبی (جو مشہور چیز ہے) کا ہے۔گوشت میں اور اس سالن میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں ہوتا۔اگر کسی گوشت کھانے والے کو آپ اندھیرے میں کھنبی کا ساگ کھلا دیں۔تو وہ ہرگز ہرگز نہیں پہچان سکتا۔مگر خیر میں نے تو آج تک کبھی گوشت نہیں کھایا۔جو میں آپ کے سامنے اس کی بابت کہوں۔ہاں کھنبی کے تجربات پھر خوب کیے۔گھر آتے ہی ادھر ادھر سے کھنبیاں لایا۔اور خوب مصالحہ ڈال کر سالن تیار کرایا اور کئی گوشت کھانے والوں کو بطور تجربہ کھلایا۔سب کی زبان سے یہی نکلا کہ "کیا آپ نے بھی گوشت کھانا شروع کر دیا ہے۔

کھنبی ایک نہایت عجیب و غریب خودرو بوٹی ہے جسے عام طور پر شہری۔دیہاتی سب لوگ جانتے ہیں۔وہ بھائی جو گوشت کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔مگر چھوڑ نہیں سکتے۔موسم برسات میں اس بوٹی کو استعمال کر سکتے ہیں۔خود نہ جانتے ہوں۔تو کسی سے دریافت کر لیں۔یہ ایک عام چیز ہے۔

دہی بڑے بنانے کی ترکیب

لکھنو میں ایک دہی بڑے بیچنے والا ایک بوٹی کے پتوں سے پانی کے تباشے بنایا کرتا تھا۔تباشے ایسے خوبصورت اور خوش ذائقہ بنتے تھے کہ آنکھیں دھوکہ کھاتی تھیں۔اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔گویا مشین میں بنائے گئے ہیں۔تباشے کے نچلی طرف بوٹی کا پتہ ہوتا تھا۔اور اسی پتہ کی وجہ سے ذائقہ ایسا لذیذ ہوتا تھا کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔

یہ لکھنا کہ یہ نسخہ کیسے اور کس طرح ملا فضول ہے ہاں آپ کو اس بوٹی کا نام اور تباشے بنانے کی ترکیب بتلائے دیتا ہوں۔ہر ایک بھائی گھر میں تیار کروا کر بوٹی کے تباشوں کا ذائقہ دیکھ سکتا ہے۔

نام و حلیہ: اس بوٹی کو علاقہ ہریانہ میں کنہوا (KUNAHAVA) بوٹی کہتے ہیں۔لکھنو اور جگدیش پور کے علاقہ میں اس کو ٹپاڈا کہتے ہیں۔زمین پر پھیلنے والا بیل نما پودا ہوتا ہے پتے شیشم کے پتوں کے مشابہ مگر جسامت میں دوگنے تگنے بڑے ہوتے ہیں۔باغات اور کنوؤں پر میں نے اسے ہر جگہ دیکھا ہے۔

بتاشے بنانے کی ترکیب : برگ کہنوایہ دونوں طرف بتاشوں والا بیسن لگا کے پکتے تیل میں چھوڑ دیں۔ پتہ بیچوں بیچ دو حصوں میں منقسم ہو کر ایک کے دو بتاشے بنا دے گا ۔ عجیب چیز ہے ۔

برص کا باتھو سے کامیاب علاج

بتھوا یا باتھو ایک ہی قطعی عام بوٹی ہے ۔ ہر ایک شخص نے اس کا رائتہ کھایا ہو گا ۔ رائتہ واقعی نہایت لذیذ بنتا ہے ۔ مرض برص پر میرا تجربہ ہے اور مجھے اس پر پورا یقین ہے ۔ میں نے بیسیوں آدمیوں کو استعمال کروایا ہے ۔ لگاتار دو ماہ کے استعمال سے برص قطعی جڑ سے چلا جاتا ہے ۔ ترکیب استعمال میں بھی کوئی الجھن نہیں ہے ۔ یعنی دن میں پانچ چھ دفعہ باتھو کے پتوں کو برص کے سفید داغوں پر مل دیا کیجئے اور اسی بوٹی کا خشک سالن (بھجیا) دونوں وقت سیاہ مرچ اور سبز سھانمک ملا کر کھائیے ۔ ان شاء اللہ دو ماہ میں کامل شفا ہو جائے گی ۔ نہایت سادہ مگر حیرت انگیز نسخہ ہے ۔ بڑے بڑے قیمتی نسخوں سے بازی لے جاتا ہے ۔

جگ بیتی کیا کہیے آپ بیتی ہی کہیے

ہماری مایوسی اور ایک سادھو کا گٹھیا توڑ ٹٹکہ

مدت کا ذکر ہے ۔ میرے چچا صاحب چودھری کشن چند بہاولپور سے مرض گنٹھیے میں نہایت بری طرح سے بیمار ہو کر گھر آئے ۔ ان کے جوڑ جوڑ میں نہایت سخت درد تھا ۔ اور تمام اعضاء میں سوزش تھی ۔ ہم موٹر سے اتار کر چارپائی پہ ڈال کر گھر لائے ۔ عرصہ تین ماہ تک ہر طرح کے دیسی یونانی اور انگریزی علاج کروائے ۔ مگر افسوس کہ ذرا بھی فائدہ نہ ہوا ۔ وہی حالت رہی ۔ بچارے زندگی سے تنگ آ گئے ۔ وہ خود کیا تمام گھر والے ہی دکھی ہو گئے ۔

ایک دن وہ پڑے پڑے بانس کی نے سے جو مٹکہ میں ان کے پانی پینے کے لیے رکھی ہوئی تھی ۔ پانی پی رہے تھے ۔ کہ ایک فقیر آٹا مانگنے آیا ۔ بیمار کے تمام حالات پوچھے ۔ اور کہا کہ بابا کیوں گھبراتے ہو ۔ آپ کو دو دن میں راضی کر دوں گا ۔ اُس وقت تو وہ آٹا لے کر چلا گیا ۔ اور میری چچی سے کہہ گیا ۔ کہ میں شام کو آؤں گا ۔ تم کھیت سے ایک تازہ تمہ (اندرائن یعنی حنظل کا پھل) منگوا لینا ۔

آدمی بھیج کر تمہ منگوالیا گیا۔ اور با باجی بھی شام کو آپہنچے۔ انہوں نے ایک قلعی دار دیگچی منگوا کر
تمام تمہ کا گودا اس دیگچی میں ڈالا۔ اور پھر اس میں ایک سیر پانی ڈال کر اتنا ابالا کہ پانی قریب دو
چھٹانک کے رہ گیا۔ پھر اس میں چینی ملا کر اس کے تولہ تولہ کے لڈو بنا لیے۔ اور اگلے روز صبح کو
ایک لڈو کھلایا۔ ایک لڈو سے پیٹ میں درد ہونا شروع ہوا۔ پھر با باجی نے دوسرا لڈو دیا۔ دوسرے
نے پہلے سے بھی زیادہ درد کر دیا۔ اور چچا جی مارے پیٹ کے درد کے بیتاب ہو گئے۔ پھر با باجی
نے تیسرا لڈو دیا۔ تیسرے لڈو سے پیٹ کا درد دھیما ہونا شروع ہوا اور ایک گھنٹہ میں درد قطعی
بند ہو گیا۔ اب ایک گھنٹہ کے بعد دست شروع ہوئے۔ کل ۱۸ دست آئے۔

ان دستوں کا یہاں تک اثر ہوا کہ ہاتھ پیر خوب ہلنے لگے۔ اگلے روز ایک دفعہ با باجی نے
تین لڈو ایک دم دے دیے۔ ان لڈوؤں سے ان کو آٹھ دست آئے۔ تیسرے دن پھر نئی
تیار کی گئی۔ کیونکہ پہلی ختم ہو چکی تھی۔ اب خوراک تیسرے دن بھی اتنی ہی دی گئی۔ دست چار
پانچ آئے۔ اس طرح چار پانچ روز میں مرض گٹھیے سے چھٹکارا مل گیا۔

اب دیکھئے اس تمہ کی کرامات انگریزی انجیکشنوں اور آیورویدک رسوں سے فائدہ نہ ہوا
اور اس معمولی سے پھل سے فائدہ ہو گیا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ اسے کتنے فیصدی گنٹھیے کا
کامیاب علاج سمجھیں گے۔ اب میرے چچا صاحب کا دستور ہی یہ بن گیا۔ کہ جہاں کسی نے
جوڑوں کا درد بتایا۔ فوراً اسے ایک پھانکی اس دوا کی دے دی۔ اپنے پاس ایک مٹی کی برنی
بھرے رکھتے تھے۔ جب بھی ختم ہو جاتی ہے۔ فوراً بنا لیتے ہیں۔

حیرت انگیز بوٹی جو مچھر دانی کا کام دیتی ہے

مکھی اور مچھروں کا شکار کرنے والی شکاری بوٹی

موسم برسات میں بعض علاقوں میں تو مچھر سونا بھی حرام کر دیتے ہیں۔ کہیں مچھر دانیاں
لگائی جاتی ہیں۔ کہیں دھواں کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ جان ایک آفت میں آجاتی ہے۔

میں اپنے دوست کرشن کے لیے یہ راز اپنے سینے سے نکال رہا ہوں۔ ورنہ میرا ارادہ
اس راز سے پیسے کمانے کا تھا۔

خیر سنیے وہ حیرت انگیز بوٹی چینیہ بوٹی ہے۔ جس کا ذکر آپ میرے قلم سے اسی
نمبر میں کسی دوسری جگہ عضو مخصوص کے تمام بیرونی نقائص دور کرنے کے بارے میں پڑھیں

گے۔اس کی ٹہنیاں بانس کی لکڑی کی طرح ہوتی ہیں۔علاقہ ہریانہ میں نہری علاقوں میں ہزاروں من پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک شکاری بوٹی ہے۔مچھر اور مکھیوں کا شکار اس بوٹی کا من بھاتا شغل ہے۔مچھر اور مکھی وغیرہ ادھر اس بوٹی پہ بیٹھے نہیں۔کہ ادھر چت ہو کر گرے نہیں۔بزرگوں نے اس کا چیتا نام بھی اس شکاری خاصیت کو دیکھ کر رکھا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ مچھروں کو مار ڈالتی ہے تو پھر مچھر دانی کا کام کیسے دے سکتی ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ اس معمولی سے پودے کے ہوتے ہوئے مچھر دانی کی ضرورت کیوں نہیں رہتی۔ بات یہ ہے کہ مچھر سب سے پہلے سبز پودے سے جا کر ٹکراتا ہے۔اس لیے اگر سونے کی جگہ پہ یا گملوں میں اور چھتوں پر اس کے پودے لگا دیے جائیں تو مچھر اس سے ٹکرا کر مر جائیں گے۔اور وہاں سونے سے ہم مچھروں سے قطعی محفوظ رہیں گے۔مزید لطف یہ کہ مچھر جان سے مر جاتے ہیں۔جو مچھر دانی سے ناممکن ہے۔اس لیے ملیریا کو روکنے کے لیے بھی یہ بوٹی ہیلتھ آفیسر کا کام دیتی ہے۔تیسرے اس کے ہوتے ہوئے ماسکیٹو آئل اور مچھر مارنے والی پچکاریاں خریدنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔کیوں ہے نہ عجیب چیز۔
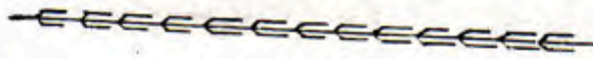
لاکھ لاکھ روپیہ کا ایک ایک نسخہ

(۱)

وہ حیرت انگیز بوٹی جس کی پہلی خوراک ہی سے شورش انگیز جنون کے مریض کو گہری نیند آنی شروع ہو کر چند ہی روز میں مرض پاگل پن کو پورا پورا فائدہ ہو جاتا ہے۔
یہ بوٹی "چندن" ہے اس کے متعلق تفصیلی واقفیت ایک الگ مضمون میں بہم پہنچائی گئی ہے۔ یہ مضمون اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ پر دیکھئے۔

(۲)

وہ بوٹی جسے ایک چاول بھر کی مقدار میں کھا لینے سے سخت سے سخت سردیوں میں بھی شدت کی گرمی محسوس ہونے لگتی ہے۔
یہ بوٹی "منڈورا" ہے۔ اس کا ذکر جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں پہلے آچکا ہے۔ وہاں دیکھ لیجئے یہ بوٹی کشمیر میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے جو دو فائدے جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں بتائے گئے ہیں۔ وہ مجرب اور درست ہیں۔

(۳)

وہ بوٹی جس کی ایک ہی خوراک سے جون کی گرمیوں میں بھی دسمبر کا جاڑا لگنے لگتا ہے۔
یہ بوٹی "سنکھ مکھی" ہے۔ جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

(۴)

وہ بوٹی جسے سامنے کرنے سے زہریلے سے زہریلا سانپ بھی

اندھا اور بے بس ہو جاتا ہے۔

یہ بوٹی "ناگدون" ہے۔ لیکن ناگدون کی وہ قسم جس کی شکل وصورت بالکل سانپ سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے پتوں پر سانپ کے جسم کے سے چتکبرے نشان ہوتے ہیں۔ اور اس کی ڈنڈی بھی بالکل سانپ کے جسم کی طرح چتکبری ہوتی ہے۔ پھول شوخ سُرخ پودا بہت خوشنما اور ایک گز تک بلند سرسبز پہاڑوں اور جنگلوں میں ملتی ہے۔ یہ سانپ کاٹے کا بہترین تریاق بھی ہے۔ چھ ماشہ بوٹی تازہ پانی کے ساتھ گھونٹ کر پلا دینے سے سانپ کا زہر بالکل اُتر جاتا ہے۔

(حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی)

۵

وہ بوٹی جسے ہاتھ میں رکھ کر زہریلے سے زہریلا بچھو پکڑ لیجئے مگر وہ ڈنک نہ مار سکے گا۔

یہ پھکنڈہ کی جڑ ہے۔ پھکنڈہ کا دوسرا نام چرچٹہ ہے۔ یہ مشہور بوٹی ہے۔ اس لیے حُلیہ وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو معلوم نہ ہو تو کسی اور سے پوچھ لیجئے۔ عام چیز ہے۔ اس کی متذکرہ بالا خصوصیت کی سینکڑوں دفعہ تصدیق ہو چکی ہے۔ مگر "آبحیات" کے ایک مضمون نگار جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن اس پر کچھ اضافہ بھی تجویز فرماتے ہیں۔ اس عنوان کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کسی خط میں انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ "بچھو پکڑنے کی جڑی چرچٹہ کی جڑ ہے۔ یہ نسخہ بالکل درست ہے۔ مگر جڑ مذکور کو تین چار دفعہ مولی کے پانی میں بھگو لینا ضروری ہے۔ میرا بیسیوں دفعہ کا لوگوں کو دکھایا ہوا تماشہ ہے۔

(پنڈت کرشن کنور دت شرما)

٦

وہ بوٹی جس کی پہلی ہی خوراک سے سیروں دودھ آسانی ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔

یہ بوٹی "گپ گٹی" کے نام سے کشمیر کے بعض مقامات پر ملتی ہے۔ اور کوئی دوسرا نام اس کا معلوم نہیں ہو سکا۔ پہاڑی اسی نام سے جانتے ہیں۔ حلیہ تصویر سے ظاہر ہے۔ اس کی جڑ کو لے کر سایہ میں خشک کر کے اس کا سفوف تیار کر لیں۔ ایک تولہ یہ سفوف اور آٹھ دس تولہ گوشت کا قیمہ لے کر دونوں کو پکائیں۔ اور صبح نہار منہ یہ قیمہ کھائیں قیمہ کھانے کے بعد

پیاس لگتی ہے۔ آدھ آدھ سیر دودھ پیاس لگنے پر پیتے رہیں جیسے ایک سیر دودھ ہضم ہو جاتا ہے اس بوٹی کے استعمال سے تین چار سیر دودھ بآسانی ہضم ہو جاتا ہے۔ قوت باہ جو ضعف معدہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اس کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

جو لوگ گوشت نہ کھاتے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ سالم نخود میں یہ بوٹی پکا کر استعمال کریں۔ تو بھی اتنا ہی فائدہ ہونے کی اُمید ہے۔ جتنا کہ گوشت سے۔

(۷)

وہ بوٹی جس کے ذریعہ ایک تولہ کچی شنگرف ایک ہی خوراک میں کھلائی جاسکتی ہے۔

یہ بوٹی "راڑی" ہے۔ اس کا دوسرا نام رواڑی بھی ہے۔ گیہوں کے کھیتوں میں اور اس سے بھی زیادہ مسور کے کھیتوں میں یہ بوٹی عام طور پر پائی جاتی ہے۔ اس کا تخم مسور کے دانہ کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ لیکن مسور کے دانہ سے کسی قدر چھوٹا اور مسور کے دانہ کی طرح درمیان سے ابھرا ہوا اور کناروں سے پتلا نہیں۔ بلکہ گول ہوتا ہے مسور کی دال میں اکثر راڑی مل جاتی ہے۔ دال کے ساتھ گلتی نہیں۔ اس لیے عقلمند اور واقف کار کسان اسے مسور کی دال میں سے چُن کر نکال دیتے ہیں۔ یہ مشہور چیز ہے۔ اب بھی آپ نہ سمجھے ہوں تو کسی بوڑھے کسان سے حلیہ بتا کر اس کی شناخت کرالیں۔

تخم راڑی کے ہم وزن شنگرف رومی لیجیے (شنگرف مصفی ہو تو بہتر ہے) دونوں کو باریک پیس کر محفوظ رکھیے۔ اس کی پہلی خوراک چھ ماشہ کی دی جائے۔ جس میں تین ماشہ شنگرف ہو گی۔ خوراک گائے بھینس کے تازہ بتازہ کچے دودھ کے ساتھ دینی چاہیئے دودھ میں میٹھا وغیرہ ملایا جاسکتا ہے۔ دوسری خوراک سردیوں میں تیسرے دن اور گرمیوں میں چھٹے روز دینی چاہیئے۔ اس دوران میں غذا دودھ۔ چاول۔ گھی۔ میٹھے پھل اور میٹھے پھلوں کے رس کے سوا اور کچھ نہ ہونی چاہیئے۔ موٹے بدن کے آدمیوں میں اس دوا کی برداشت کی زیادہ قوت ہوتی ہے۔ اور دبلے پتلے آدمیوں میں کم۔ سردی کا موسم ہو اور دوا لینے والا بلغمی مزاج کا موٹا تازہ آدمی ہو تو اسے پہلے ہی خوراک ایک تولہ کی دی جاسکتی ہے جس میں شنگرف کچی کی مقدار چھ ماشہ ہو گی۔ اس کے برخلاف دوا لینے والا دبلا پتلا گرم مزاج کا ہو اور موسم بھی گرم ہو۔ تو پہلی خوراک چھ ماشہ سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ پھر جب موافق

آ جائے ۔..... جب موافق نہیں آتی ۔ تو اس سے متلی، قے اور اسہال وغیرہ کی شکائیتیں پیدا ہوتی ہیں ۔ تو رفتہ رفتہ خوراک بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ دو تولہ تک پہنچ جائیں (جس میں ایک تولہ کچی شنگرف ہوگی ۔) ——— چھ سات خوراکوں کے استعمال سے جریان، سرعت انزال اور ضعف باہ وغیرہ مردانہ امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے ۔

(مصنف)

(۸)

وہ حیرت انگیز بوٹی جو پارے کے کچے کشتہ کو ایک ہی ہفتہ میں پیشاب کے راستے خارج کر دیتی ہے ۔

میرے تجربے میں اسی قسم کے پچاسوں بوٹیاں ہیں ۔ لیکن سب سے آسانی سے ملنے والی بوٹی تلسی ہے ۔ تلسی بہت ہی مشہور و معروف بوٹی ہے ۔ اس کے دو تولہ پتے لے کر پانی ملا کر خوب گھوٹ چھان کر روزانہ نہار منہ پلائیں ۔ ایک ہی ہفتہ میں پارہ کا کچا کشتہ پیشاب کے راستے خارج ہو جائے گا ۔ تلسی کے ساتھ مکو (عنب الثعلب یہ بھی بہت مشہور عام بوٹی ہے) کے پتے بھی دو تولہ ملا لیے جائیں ۔ تو اور بھی بہتر ہوگا ۔ بدستور گھوٹ کر پلائیں

(مصنف)

(۹)

وہ بوٹی جس کے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوتا ہے

ایسی پچاسوں بوٹیاں ہیں جن کے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن آپ کو دو بہت ہی آسانی سے مل جانے والی بوٹیاں بتائے دیتا ہوں ۔ وہ بھنگ اور شیولنگی ہیں ۔ دونوں کے تخم مطلوب ہیں ۔ بھنگ کے تخم بھنگ کے ٹھیکہ دار سے اور شیولنگی کے تخم تمام مشہور و معروف آیورویدک دوا خانوں سے عام طور پر مل جاتے ہیں ۔ جب حمل ٹھہرے ہوئے دو ماہ ہو جائیں ۔ تو عورت کو ہدایت کر دیں کہ ایک ماشہ بھنگ کے بیج سالم (باریک پیسنے کی ضرورت نہیں) تازہ پانی کے ساتھ صبح نہار منہ پھانک لیا کریں اور ۴ عدد شیولنگی کے بیج سالم شام کا کھانا کھانے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اسی طرح تازہ پانی سے پھانک لیا کریں ۔ یہ عمل پورے ایک ماہ تک جاری رکھیں ۔ لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوگا ۔

(مصنف)

۱۰

وہ بوٹی جس کی ایک ہی خوراک سے سخت طاعون دور ہو جاتا ہے۔

یہ بوٹی لاجونتی ہے۔ جو باغات میں عام ملتی ہے۔ اس کے تخم دوا فروشوں کے ہاں سے بہت سستی قیمت پر مل سکتے ہیں۔ یہ تخم لے کر آپ خود بھی گملوں میں اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ میں نے اس کے کئی پودے لگا رکھے ہیں۔ اس بوٹی کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس ۲ تولہ نکال کر ایک ہی مرتبہ پلا دیں۔ اور نتیجہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ باقی سب کچھ بررائے طبیب۔

(مصنف)

۱۱

وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے تین چار گھنٹہ میں ہی پلیگ کی گلٹیاں دب جاتی ہیں اور بخار اتر جاتا ہے۔

یہ بوٹی جل دھنیا ہے۔ جسے کوڑ بوٹی اور لٹو کری بھی کہتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے عموماً ملتی ہے۔ دہلی میں جمنا کے کنارے میں نے اسے اس کثرت سے دیکھا ہے کہ چھکڑوں کے چھکڑے اس سے بھرے جا سکتے ہیں۔ پتے دھنیے کے پتوں سے بالکل ملتے جلتے ہیں۔ پودا دو تین بالشت اونچا جسے پھل بالکل فلفل دراز (پیپل) جیسا لگتا ہے۔ پتوں کو چبائیں تو مرچوں کی طرح زبان کو کاٹتے ہیں۔ ان کا رس کسی نرم جگہ پہ لگا دیا جائے۔ تو وہاں خراش پیدا کرتا ہے۔ ان کو کوٹ کر جسم کے کسی حصہ پہ باندھ دیا جائے۔ تو وہاں جلن ہو کر آبلہ پڑ جاتا ہے۔

یہ بوٹی طاعون کے لیے اکسیر ہے۔ لائق طبیب اسے بیسیوں طریقوں سے استعمال کرا کے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اس بوٹی کو تازہ بتازہ لے کر کوٹ کر ٹکیہ بنا کر مریض کی نبض پہ باندھیں۔ چند گھنٹوں میں وہاں آبلہ ہو جائے گا۔ اسے سوئی سے چھید کر کے پانی نکال دیں اور پھر اس پہ مکھن لگا دیں۔

بس گلٹی دب جائے گی اور بخار اتر جائے گا۔

لیکن گلٹی دب جانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ لمحہ بہ لمحہ افاقہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوٹی طاعون کے زہر کو فنا کر دیتی ہے ——— باقی بر رائے طبیب

(مصنف)

(۱۲)

وہ بوٹی جسے گھوٹ کر پلا دینے سے ایک تولہ سنکھیا کھایا ہوا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یہ بوٹی ارنڈ ہے۔ جو ایک عام مشہور پودا ہے۔ اس کی کونپلیں ایک تولہ لے کر گھوٹ چھان کر پلائیں ——— پھر پلائیں۔ اور پھر پلائیں۔ حتیٰ کہ قے کے راستہ تمام سم الفار معدہ سے نکل جائے ——— اسہال بھی ہو جائیں۔ تو کوئی اندیشہ نہیں۔ زیادہ سم الفار خود بھی معدہ میں نہیں ٹھہرتا ——— باقی کے لیے یہ بوٹی کافی ہے ——— اسی قسم کی اور بھی بیسیوں بوٹیاں ہیں۔ مگر ان کے ذکر کی گنجائش یہاں نہیں ہے۔

(مصنف)

(۱۳)

وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے شرطیہ طور پر تلیہ بخار نہیں چڑھتا۔

بیسیوں بوٹیوں میں یہ تاثیر ہے۔ کہ اگر انہیں تلیہ بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے نبض پہ باندھ دیا جائے۔ تو بخار نہیں چڑھتا۔ مگر یہاں موضوع صرف ایک ہی کا طلب گار ہے۔ باقی کا ذکر اس کتاب کے کسی اور حصہ میں ہو گا ——— ہلہل جو ایک بہت ہی مشہور و معروف بوٹی ہے۔ اسے تازہ بتازہ لے کر کوٹ کر ٹکیہ بنائیں۔ اور بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر نبض پر باندھ دیں ——— وہاں آبلہ ہو جائے گا۔ سوئی سے چھید کر پانی نکال دیں۔ اور وہاں مکھن لگا دیں۔ ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا۔

تلیہ بخار کے لیے یہ شرطیہ نسخہ ہے۔ (مصنف)

(۱۴)

وہ بوٹی جس کے پھول جتنی تعداد میں کھاؤ۔ شرطیہ طور پہ اتنے ہی سال تک آنکھ نہ دُکھے۔

یہ بوٹی منڈی ہے جسے گورکھ منڈی بھی کہتے ہیں۔ بہت مشہور بوٹی ہے۔ برسات کے

دنوں میں پیدا ہوتی ہے۔ نہار منہ اس کی ڈوڈی (پھول) تازہ بتازہ جتنی تعداد میں نگل لیں گے (چبانے کی ضرورت نہیں) شرطیہ طور پہ اتنے ہی سال آنکھ نہ دکھے گی۔

(مصنف)

۱۵

وہ بوٹی جس کے دو تین پتوں کے صرف ایک دو دفعہ پشت پر مل دینے سے سوکھتا ہوا بچہ شرطیہ طور پہ موٹا تازہ ہونے لگتا ہے۔

ایسی کئی بوٹیاں ہیں۔ لیکن موضوع صرف ایک کا طلبگار ہے ـــــ دو تین بنگلہ پان لے کر اچھی طرح کتھا چونا وغیرہ لگا کر کنگھی بوٹی کے دو تین پتوں کے ساتھ منہ میں رکھ کر چبائیں۔ اور پیک بچہ کی پشت پہ (ریڑھ کی ہڈی پہ) گرائیں۔ اور ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملیں۔ چند منٹ بعد باریک باریک کرم نمودار ہوں گے۔ ان کو چن دیں۔ پھر دوبارہ پیک گرائیے اور کرم چن دیجئے ـــــ تین چار روز تک ایسا کرنے سے سوکھتا ہوا بچہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

کنگھی بوٹی ایک مشہور بوٹی ہے۔ اس کا پودا ڈیڑھ فٹ سے لے کر چھ سات فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ شاخیں گھنی اور پتے کنگرہ دار۔ پھول کا رنگ شوخ زرد۔ پھل دندانہ دار۔ کنگھی کی طرح لیکن گول (اس کا پھل چونکہ کنگھی کی طرح دندانہ دار ہوتا ہے۔ اس لیے اسے کنگھی بوٹی کہتے ہیں) اس پھل میں سیاہ رنگ کے بیج ہوتے ہیں۔

(مصنف)
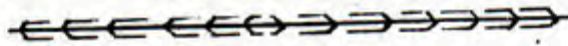
صاحبانِ کمال کے سینہ کے راز

(۱)

ایک وہ بوٹی جسے ایک مرتبہ ہاتھ سے چھو لینے پر ہاتھ میں یہ
تاثیر آ جاتی ہے کہ جہاں بچھو کے کاٹنے کے مقام پر اُسے پھیریں
تو تکلیف اور درد غائب اور زہر قطعی طور پر کافور۔

کئی سال ہوئے میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ مجھے ایک سنیاسی صاحب نے بکمال مہربانی ایک عمل عطا فرمایا ہے۔ اور وہ عمل ایسا عجیب و غریب ہے کہ اس سے ہاتھ میں یہ تاثیر آ جاتی ہے۔ کہ بچھو یا بھڑ کے کاٹنے کے مقام پر ادھر ہاتھ پھیرا نہیں۔ کہ ادھر درد غائب ہوا نہیں میں نے کہا کسی رمل عمل کا تو میں قائل نہیں ہوں۔ تاہم اگر کوئی قابل قدر چیز ہے۔ تو لائیے۔ ابھی آپ کے سامنے اس کا تجربہ کرتا ہوں۔

کچھ دیر مباحثہ کے بعد انہوں نے مجھے یہ عمل بتایا۔ جو اس طرح پر ہے کہ آم کے درخت کا مور (مور جانور نہیں بلکہ آم کے درخت کا وہ پھول (بور کہر) جو پھل لگنے سے پیشتر آم کی شاخوں کے سروں پر دیکھا جاتا ہے) جب پہلی مرتبہ دیکھو تو اپنے ہاتھوں سے چھو لو تو بس ہاتھوں میں یہ تاثیر آ جائے گی۔ کہ ادھر بچھو کے کاٹنے کے مقام پر ہاتھ رکھا اور ادھر درد غائب لطف یہ ہے کہ ایک ہاتھ سے مور کو چھوؤ گے۔ تو ایک ہاتھ میں یہ تاثیر آ جائے گی اور دونوں ہاتھوں سے چھوؤ گے تو دونوں ہاتھوں میں۔

پھر انہوں نے یہاں تک مبالغہ کیا کہ چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے اگر پہلی مرتبہ آم کا مور کہیں نظر آ جائے۔ تو وہیں مور کی طرف ہاتھ پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آ جاتی ہے۔

یہ نسخہ کسی قدر ردوبدل کے ساتھ میں نے پہلے بھی کئی کتابوں میں دیکھا تھا مگر اس کی صداقت کا یقین نہ مجھے کتابوں کے پڑھنے سے آیا تھا۔ اور نہ اب اپنے دوست

کی زبانی اس کی ساحرانہ تاثیر کا سُن کر آیا ــــــــــــ تاہم اپنے دوست کی زبان سے اس کی ساحرانہ تاثیر کا سُن کر میرے دل میں اس کی آزمائش کا شوق ضرور پیدا ہوگیا۔

اس عمل کی (جو بظاہر ایک مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا) آزمائش کا اشتیاق پیدا ہونے پر میں نے ضلع انبالہ میں جہاں آم کے درخت عام ہوتے ہیں۔ اپنے بعض دوستوں سے اس عمل کا ذکر اور اُن سے اس کی آزمائش کا وعدہ لیا ــــــــــــ آزمائش کی جو رپورٹیں پانچ چھ جگہ سے گذشتہ دو تین سال سے میرے پاس پہنچی ہیں ان سے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آم کے درخت کے بُور میں یہ تاثیر تو ضرور اور یقیناً ہے۔ کہ اسے ہاتھوں میں خوب اچھی طرح مل لینے سے ہاتھوں میں یہ تاثیر آجاتی ہے۔ کہ بچھو کے کاٹے کے مقام پر ہاتھ پھیرنے سے درد قطعاً غائب ہو جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ یہ عمل کر لینے سے دوبارہ کہر آنے کے وقت تک ہاتھوں میں یہ تاثیر موجود رہتی ہے۔ لیکن اس کی صداقت یا عدم صداقت کے متعلق نہ تو تجربہ کرنے والوں کی رپورٹ سے کچھ معلوم ہو سکا اور نہ میں اپنے ذاتی تجربہ دتیا اس کی بنا پر اس کے متعلق آپ کو کوئی صحیح بات بتا سکتا ہوں۔ لہٰذا اس کا آپ خود تجربہ کر کے دیکھئے۔ اور اپنے تجربہ کے نتائج ضرور شائع کرائیے۔

چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے ہی دور سے آم کے پھولوں کی طرف ہاتھ پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آجاتی ہے یا نہیں ــــــــــــ اس کا بھی آپ خود ہی تجربہ کر دیکھیے۔ بغیر تجربہ کیے نہ تو میں اس کی مخالفت میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور نہ اس کی صداقت کو ماننے کے لیے تیار ہوں۔

پھر کہا جاتا ہے کہ اس عمل سے ہاتھوں میں یہ تاثیر بھی آجاتی ہے۔ کہ ہاتھوں سے چھونے سے سانپ کا زہر بھی دور ہو جاتا ہے اس بات کا بھی آپ خود ہی تجربہ کیجئے ہمارا تجربہ اس کے متعلق آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تاثیر ہاتھوں میں صرف اسی صورت میں آسکتی ہے۔ جبکہ آم کے کہرے کو پہلی نظر دیکھنے پر اسے ہاتھوں سے چھو لیا جائے ــــــــــــ لیکن یہ بات ہمارے تجربہ میں درست ثابت نہیں ہوئی ہمارا تجربہ ہے کہ آم کے کہرے کو جس وقت بھی آپ کا دل چاہے ہاتھوں میں خوب اچھی طرح سے مل لیجئے۔ تو ہاتھوں میں یہ تاثیر آجائے گی۔ کہ بچھو کے کاٹے کے مقام پہ دو چار

منٹ ہاتھ پھیرتے رہنے سے زہر بالکل اتر جائے گا۔ یہ بات چاہے کتنی ہی مضحکہ خیز معلوم ہو۔ لیکن اس کی صداقت میں کوئی کلام نہیں ہے ——— ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آپ خود تجربہ کر دیکھئے۔

جناب وئیدرام رچھپال صاحب ریکھی (راجپورہ) نے یہ عمل مندرجہ ذیل طریقہ سے پیش کیا ہے۔ اگر اس طریقہ کو ہمارے متذکرہ بالا تجربہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہتر معلوم ہوتا ہے۔ (مصنف)

بچھو کے زہر کا اثر زائل کرنے کے لیے کراماتی ہاتھ بنانا

یہ طریقہ ہمارا بارہا بار کا مجرب ہے۔ آم کے درخت کا پھول (جس کے آم بنتے ہیں) جب کچا ہو۔ مگر پختگی پر آنے لگ گیا ہو۔ اور اس میں خوشبو پیدا ہو چکی ہو۔ دو چار درختوں سے تھوڑا تھوڑا توڑ کر کسی رومال میں ڈال لو۔ اور کام کاج سے فارغ ہو کر ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ تک اس پھول کو لگاتار آہستہ آہستہ دونوں ہاتھوں سے ملتے رہو۔ تاکہ اس کا پانی ہاتھوں میں جذب ہوتا رہے۔ اس سے بور جیسی خوشبو ہاتھوں میں سے آنے لگ جائے گی۔ اور بور کا میل جیسا ہاتھوں پر ملتے ملتے جم جائے گا۔ بس محض تین چار گھنٹہ بعد تک اپنے ہاتھ نہ دھونے چاہییں۔ بعدازاں جو چاہو ہاتھوں سے کرو۔ کوئی پرہیز نہیں۔ اب آپ کے یہ ہاتھ کراماتی بن گئے۔ جہاں پر بچھو یا بھڑ یا ڈیمو وغیرہ کاٹے اس جگہ پر محض ہاتھ رکھ دو۔ خواہ اپنے بدن پر کاٹے یا کسی دوسرے کے صرف چار پانچ منٹ بعد زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ گویا بچھو یا ڈیموں وغیرہ نے کاٹا ہی نہیں۔ کتہ دم گزیدہ خواہ کتنا ہی بے قرار کیوں نہ ہو۔ ایسا معلوم ہوگا کہ گویا جادو سے دردبند ہو گیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ محض ایک بار ملنے سے پورے سال بھر تک (جب تک کہ دوبارہ پھول نہ آجائے) اس بوٹی کا اثر قائم رہتا ہے۔

(وئیدرام رچھپال صاحب ریکھی۔ راجپورہ)

(۲)

ایک مشہور و معروف بوٹی جسے کسان بیلوں کو کھلاتے ہیں آپ اس سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر ایک ہزار لیکٹو میٹر (دودھ میں پانی کی ملاوٹ پہچاننے کا آلہ تیار کیجئے۔ یہ لیکٹو میٹر جہاں مفت

تیار ہوتا ہے۔ وہاں اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ اس کے ذریعہ آپ دودھ سے پانی کو بالکل جدا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ انگریزی لیکٹو میٹر سے جو قیمتاً ملتا ہے ایسا ہونا ممکن نہیں۔

دودھ خالص ہے یا اس میں پانی ملا ہوا ہے۔ یہ پہچاننے کے لیے آج کل بازاروں میں نئی سائنس کا ایجاد کردہ شیشے اور پارہ سے تیار کردہ ایک آلہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے جس کو لیکٹو میٹر کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ مگر آج صرف ناظرین کی خاطر وہ حیرت انگیز راز افشا کر رہا ہوں۔ جسے جان کر آپ بلاقیمت خود اپنے گھر پر لیکٹو میٹر تیار کر سکتے ہیں۔ آج بیسویں صدی میں جہاں انگریزوں کو شیشے یا دیگر دھات کے کل پرزوں اور مشینریوں پہ فخر ہے وہاں آج ہم ان کے سامنے اپنے بزرگوں کا ایک چٹکلہ رکھ کر حیران کر سکتے ہیں۔ سائنس کے دلدادہ آج نئی نئی ایجادوں کو دیکھ کر بھو نچکے ہوئے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ ہم بھول رہے ہیں غیر ممالک اس کو سیکھ کر ہماری عقلیں گم کر رہے ہیں۔ دودھ پہچاننے کا آلہ آج سے کروڑ برس پہلے تھا۔ اگر آپ کو یقین نہ ہو تو آئیے آپ کو ایک منٹ کے لیے پراچین ویدک کی تہذیب کے اندر لے جائیں۔ تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ وید تمام علوم و فنون کا منبع ہیں۔

عجیب راز کا انکشاف

جنگل میں جائیں اور جوار کے خشک پودوں کو جنہیں ہریانہ کی زبان میں پھرڑے کہتے ہیں چھیل کر نگاہ رکھیں۔ بس یہ آپ کے لیکٹو میٹر ہیں۔ چھیلنے کا طریقہ نہایت آسان ہے۔ جس طرح تازہ جوار کے گنے کا چھلکا اتارا جاتا ہے۔ بس اسی طرح خشک جوار کے پھرڑوں کو چھیل کر پوریاں کاٹ کر رکھ لیں۔ اس طریقہ سے آپ ایک گھنٹہ میں پورے ایک ہزار لیکٹو میٹر تیار کر سکتے ہیں۔

دودھ دیکھنے کا طریقہ

دودھ جس کا امتحان کرنا ہو۔ اس میں یہ ایک دیسی لیکٹو میٹر ڈالیں۔ اگر دودھ میں پانی کی آمیزش ہو گی۔ تو لیکٹو میٹر پانی سے بھر جائے گا۔ یعنی بھیگ جائے گا۔ اگر دودھ ہو گا تو لیکٹو میٹر بھیگے گا نہیں۔ اس حیرت انگیز لیکٹو میٹر میں سب سے تعریف کی بات یہ ہے کہ دودھ سے پانی الگ نکالا جا سکتا ہے۔ جو انگریزی اور جاپانی ساخت کے لیکٹو میٹر سے ناممکن ہے۔

(صوفی رام روپ صاحب ورمن نروپ مبہم)

(۳)

وہ بوٹی جسے پانی کے گھڑے میں ڈالنے سے تمام پانی آپ کے دیکھتے دیکھتے دہی کے مانند جم جائے۔

آپ نے بازاری دوافروشوں کو دیکھا ہوگا کہ بوٹیوں کی کرامات بیان کرتے وقت ایک بوٹی کو ذرا کوٹ کر پانی میں گھولتے ہیں اور پھر اس پانی کو چھان کر تھوڑی دیر کے لیے ڈھانپ کر رکھ دیتے ہیں ——— چند منٹ کے بعد جب اس پانی پر سے ڈھکنا اٹھایا جاتا ہے تو پانی جما ہوا ملتا ہے ——— ناظرین بوٹی کا یہ کرشمہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور دوافروش بڑے زور دار لفظوں میں کہتے ہیں۔ کہ یہ بوٹی کھائی جائے۔ تو پانی جیسی پتلی منی کو بھی اسی طرح سے جما دیتی ہے۔ (گاڑھا کر دیتی ہے) جس طرح سے کہ آن کی آن میں یہ پانی جما دیا ہے وغیرہ وغیرہ ——— اور پھر کچھ نہ پوچھئے بازاری دوافروش کا گھاس پھوس سونے چاندی کے بدلے میں فروخت ہو جاتا ہے۔ آئیے آج ہم آپ کو اس بوٹی کا نام اور حلیہ وغیرہ بتائیں۔

نام اور حُلیہ

اس بوٹی کا نام جل جمنی ہے۔ یہ ایک بیل ہے جس کے پتے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں پہاڑوں اور شاداب جگہوں میں عام ملتی ہے۔ تازہ بوٹی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا عرق نچوڑ کر پانی میں ڈالا جائے تو پانی فوراً جم جاتا ہے۔ ——— عرق اتنا ہونا چاہیئے۔ جس سے پانی کا رنگ گہرا سبز ہو جائے ——— اس بوٹی سے پانی گاڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی گانٹھ بندھ جاتی ہے۔ مگر اس کا درجہ حرارت اتنا ہی رہتا ہے۔ پانی برف کے برابر ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ جن کو منی کی حرارت کی وجہ سے جریان و احتلام کی شکایت ہو ان کے لیے یہ بوٹی واقعی مفید ہے۔ چھ ماشہ کی مقدار میں لے کر پانچ سات کالی مرچ کے ساتھ گھوٹ کر پانی ملا کر صبح کے وقت پلائیں۔ اس میں میٹھا بھی ملا سکتے ہیں۔ ترشی اور قبض کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ (صوفی رام روپ درمن)

(۴)

وہ بوٹی جس کو آپ ایک دفعہ چبا کر تھوک دیجئے۔ اور کوئی میٹھی سے میٹھی چیز کھائیے۔ تو اس کا ذائقہ ایسا معلوم ہوگا۔ گویا

آپ نے خاک پھانکی ہے۔

یہ بوٹی گڑ مار ہے جسے سنسکرت میں سرنگی اور بنگالی میں میرا سنگی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں دکن اور سی، پی (وسطی ہند) میں بکثرت ملتی ہے۔ یہ بوٹی ذیابیطس (پیشاب میں شکر آنا) کی شکایت کو دور کرنے کے لیے عالمگیر شہرت رکھتی ہے۔ اس کی پتیوں کا سفوف ایک ماشہ کی مقدار فی خوراک کے حساب سے دن میں چار دفعہ مریض کو پھنکا دیجئے۔ یا پانی میں گھوٹ کر پلا دیں۔ تو پیشاب میں شکر آنے کو بہت جلد فائدہ ہوگا۔ اس کی جڑ کا یہ خاصہ ہے۔ اور پتوں کا بھی کہ اسے خوب اچھی طرح چبا کر تھوک دیا جائے اور پھر کوئی میٹھی چیز گڑ وغیرہ کھائی جائے۔ تو مٹھاس قطعاً محسوس نہیں ہوتی۔ اور اسی وجہ سے اسے گڑمار کہا جاتا ہے۔ یہ بہت بے نظیر بوٹی ہے۔ اس کے دوسرے خواص و فوائد اسی کتاب کے کسی اور حصہ میں لکھ دیئے جائیں گے۔ یہاں تو صرف عنوان بالا ہی کو پورا کرنے کی گنجائش تھی۔

(۵)

ایک حیرت انگیز بوٹی جس کے رس کی پھریری ناک کے پاس لانے سے بے شمار چھینکیں آتی ہیں۔

نزلہ و زکام کا واحد علاج

یہ بوٹی کنیر ہے۔ جس کی دو قسمیں ہیں۔ کنیر سفید گل۔ کنیر سُرخ گل۔ باغات اور ریلوے اسٹیشنوں پہ عام ملتی ہے۔

اس کے پتوں کے عرق میں چھینکیں لانے کی بڑی زبردست تاثیر ہے۔ اس کے پتوں کے عرق یا رس کے دو قطرے ہتھیلی پہ رکھ کر سونگھیں ———— یہ نزلہ و زکام کا بہت کارگر علاج ہے۔ اس میں نزلہ و زکام کو مستقل طور پہ دور کرنے کی تاثیر بھی ہے۔ اور فوری طور پہ روکنے کی بھی ———— اس کا درخت کئی گز اونچا ہوتا ہے۔ اس کے تمام اجزا طبی طور پہ بے حد مفید ہیں۔ اس لیے اس کے تفصیلی خواص اس کتاب کے کسی اور حصہ میں لکھ دیئے جائیں گے۔ (صوفی رام روپ ورمن روپ)

(۶)

پھٹے ہوئے دودھ کو پھر سے اصلی حالت پر لانے والی عجیب و غریب بوٹی

یہ بوٹی کنگھی ہے۔ جس کا دوسرا نام کنگیرن بھی ہے۔ یہ بہت مشہور بوٹی ہے۔ برصغیر کے تمام گرم اور کوہستانی علاقوں میں بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک فٹ سے لے کر چھ سات فٹ تک بلند شاخیں گھنی پتے انجیر کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں اور کنگرہ دار ہوتے ہیں۔ پھول کا زرد رنگ۔ پھل کنگرہ دار۔ کنگھی کی طرح چونکہ اس کا پھل کنگھی کی مانند کنگرہ دار (لیکن گول) ہوتا ہے۔ اس لیے اسے کنگھی کہتے ہیں۔

بعض بھینسوں کا دودھ گرم کرنے سے پھٹ جایا کرتا ہے۔ ان کو بنولوں وغیرہ کے ساتھ ایک سبز کنگھی بوٹی روزانہ کھلائی جائے تو یہ نقص بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

پھٹے ہوئے دودھ کو گرم کریں اور اس میں کنگھی کی شاخ پھیراتے جائیں۔ پندرہ بیس منٹ بعد اتار لیں ——— اگرچہ یہ دودھ بالکل اصلی دودھ جیسا تو نہیں ہوتا۔ لیکن اسے جمانے سے گھی اصلی دودھ جتنا ہی نکل آتا ہے۔

یہ بہت ہی بے نظیر بوٹی ہے۔ ضرورت ہے کہ ناظرین اس کے تفصیلی خواص سے آگاہ ہوں۔ اس لیے منی کو بڑھانے والے اسیروں دودھ ہضم کرانے والے۔ بدن کو طاقت دینے والے اور چہرے کا رنگ سُرخ کرنے والے اس بوٹی کے نسخہ جات اس کتاب کے کسی اگلے حصہ میں بتائے جائیں گے۔ یہاں صرف وہی نسخہ بتایا گیا ہے۔ جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

(صوفی رام روپ ورمن)

(٧)

وہ جڑی جس کو بچھو کے منہ پر لگاتے ہی بچھو فوراً مر جائے۔

بچھو کاٹے کا شرطیہ علاج

یہ بوٹی مولی ہے وہی مولی جو گاجر کی قسم کی ایک جڑ ہے اور جس کی سبزی بھی بنائی جاتی ہے۔

مولی کو آپ اب تک ایک معمولی سبزی سمجھتے رہے ہوں گے۔ لیکن ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ اس میں بے شمار خوبیاں ایسی بھی ہیں۔ جن کا ابھی تک آپ کو خواب بھی نہیں آیا۔ یہاں صرف اس کی صرف ایک خوبی جس کا عنوان بالا میں وعدہ کیا گیا ہے۔ بتانے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیلی حالات سے آگاہی چاہو تو اسی کتاب کے باقی دوسرے حصے بھی ضرور دیکھو۔ کیونکہ ساری

مُولی کا پودا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس ، 2861 کوچہ چیلان ، دریا گنج ، نئی دہلی۔

باتیں اس کتاب میں نہیں سماسکتیں۔
مولی میں پرماتما نے کچھ ایسی عجیب تاثیر رکھی ہے کہ اگر اس کی چیری ہوئی پھانک کو بچھو کے منہ پر لگادیں۔ تو وہ فوراً مر جائے گا ــــــــ اسی طرح عرق مولی میں مغز جما لگوٹہ رگڑ کر رکھنے سے آپ بچھو کے تریاق اعظم کے مالک بن سکتے ہیں۔
یہ عرق تیتہ اور بھڑ وغیرہ کا بھی شافی علاج ہے۔ جہاں بھڑ کاٹ کھائے۔ وہاں اس کو لگاتے ہی آرام ہو جائے گا۔ اور درد قطعی بند ہو جائے گا۔

(صوفی رام روپ درمن)

(۸)

وہ بوٹی جس کو ایک دفعہ استعمال کرنے سے پندرہ دن تک قطعی بھوک نہ لگے۔ بالکل عام ملنے والی بوٹی ہے۔

یہ بوٹی چوچٹہ ہے۔ جسے پٹھکنڈہ کہتے ہیں۔ موضع منصور پور ضلع مظفر نگر میں میں نے آج سے چار سال پہلے اس کا تجربہ کیا تھا۔ اس کے تخم لے کر کوٹ کر کھیر بنا کر استعمال کی تھی۔ چار روز کے بعد قے کر کے یہ کھیر باہر نکالی اور انیما (حقنہ) کیا تب کہیں جا کر دوسرے روز بھوک لگی۔ سادھو اور سنیاسی اس کا استعمال کر کے مہینہ مہینہ بھر بغیر کھائے پئیے مگن رہتے ہیں۔

(صوفی رام روپ درمن)

(۹)

ایک مشہور عام درخت کی چھال کا کرشمہ:

اسے چلم میں رکھ کر دو چار کش لگائیے۔ زہریلے سے زہریلے بچھو کے کاٹے کو فوراً آرام ہو گا۔
مشہور و معروف مصفیٰ خون درخت نیم کے تنے کی چھال جو بوسیدہ اور پرانی نہ ہو خواہ تازہ تبازہ ہو خواہ قدرے سوکھی ہوئی۔ تین چار ماشہ لے کر چلم میں تمباکو کی جگہ (یا تمباکو پیتے ہوں تو نصف وزن یہ چھال ملائیں) چند منٹ میں بچھو کا زہر دور ہو جائے گا۔ زیادہ مؤثر بنانے کے لیے بعض اوقات اس چھال کے ساتھ ایک عدد مور کا پر بھی چلم میں رکھ لیا جاتا ہے۔

(مصنف)

(۱۰)

ایک بوٹی جسے تین چار ماشہ کی مقدار میں چلم میں رکھ کر دو چار کش لگائیں تو شدید سے شدید ہچکی جو کسی علاج سے بند ہونے میں نہ آتی ہو فوراً بند ہو جائے گی۔ یہ بوٹی ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں سے آسانی سے مل سکتی ہے۔

یہ ہلدی ہے۔ اس نسخہ کا مفصل ذکر اسی اشاعت میں پہلے ہو چکا ہے۔ وہاں سے دیکھ لیں۔

جواہرات کے خزانے:

ہر وقت پاؤں تلے روندے جانے والی گھاس پھونس میں جواہرات کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ لیکن آپ کے پاس ان خزانوں کی چابی نہیں ہے۔

اسی کتاب کا جواب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ دوسرا حصہ بھی آج ہی طلب فرمائیے۔ آپ کو ان خزانوں کی چابی مل جائے گی۔

رتن جوت

(حکیم امام بخش صاحب بہاولپور)

یہ ایک عجیب خوشنما بوٹی ہے جو درخت کریر اور جنڈ کے نیچے بیساکھ یا جیٹھ میں پنجاب کے اکثر اضلاع میں ہوتی ہے۔ شکل اس کی بعینہٖ مثل کنجشک (چڑیا) کے پنجہ کے ہوتی ہے۔ زمین پر بچھی ہوئی اور شاخیں سُرخی مائل۔ برگ خورد۔ مثل سلونک ہوتے ہیں۔ قد ایک بالشت کے اندر اندر عموماً رہتا ہے۔ اُکھاڑ کر رکھ چھوڑو تو تین ماہ تک خشک نہیں ہوتی۔ گرمی سے جن کے سر کا تالو جلتا رہتا ہے۔ پگڑی نہ رکھی جاتی ہو یا جس کو گرمی سخت کا دھڑکا ہو یا حرقت یعنی پیشاب میں جلن ہو۔ یا خاص سوزاک ہو، اور کسی طرح نہ جائے۔ ان چار دل امراض کے لیے میرا خاص تجربہ ہے کہ جہاں ہفتہ بھر چھ ماشہ روزمرہ مثل سردائی گھوٹ، چھان کر ۲ تولہ مصری ملا کر یہ بوٹی پلائی گئی ہے وہاں ان امراض کا نام و نشان نہ رہا۔

مصفی خون:

رتن جوت کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس نکال لیں۔ اس میں سے ایک تولہ لے کر، ایک تولہ شہد اور دس تولہ پانی ملا کر صبح نہار منہ پئیں۔ دو چار ہفتہ تک حسب ضرورت گندے اور خراب خون کو صاف کرنے کے لیے بے نظیر ہے۔

دافع مرگی:

رتن جوت کے پتوں کا رس ناک میں ٹپکانے سے مرگی کا دورہ دُور ہو جاتا ہے۔

دافع سنگ گردہ و مثانہ:

ایک تولہ رتن جوت لے کر پانچ عدد کالی مرچ کے ساتھ پیس کر پانی ملا کر پینا سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کر دیتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کی جلن:

ہاتھ پاؤں اور کلیجہ کی جلن کو دور کرنے کے لیے رتن جوت ایک بہت ہی لاجواب چیز ہے۔ ایک تولہ تر و تازہ بوٹی لے کر ۵ عدد کالی مرچ کے ساتھ پیس کر پانی ملا کر پئیں۔ پانچ سات روز تک پلانے سے ہاتھ پاؤں کی جلن کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

زخم حیات

(حکیم امام بخش صاحب بہاولپور)

یہ بوٹی ہمارے ملک میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ برگ اس کے چوٹی کے برابر ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ سبز اور پیلا ہوتا ہے جو زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ شاخیں بکثرت، جوہڑ و تالاب اور نالہ پر بہت ہوتی ہے۔ ڈوڈے بافراط برگ موٹے موٹے اس کے بہت کچھ فوائد امتحان میں آئے ہیں۔ پہلے یہ کہ دو تولہ یہ بوٹی اور پانچ چھ مرچ سیاہ گھوٹ کر تین چھٹانک پانی ملا کر چھان کر پلائیں۔ ہفتہ عشرہ میں آتشک کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور بواسیر اور سوزاک کے لیے بلا مرچ سیاہ کے اسی طریقہ سے پلائیں۔

پرہیز :۔ معمولی گرم خشک اور تیل کی اشیاء سے۔

شکم اور انتوں کے کرم چونا۔ کدو کیڑے جو بیس قسم کے ہوتے ہیں۔ اس طرح پلانے سے سب مر کر نکل جاتے ہیں۔ اور اس بوٹی کے رس میں کشتہ قلعی عمدہ ہوتا ہے۔ قلعی ایک تولہ لے کر باریک کر کے کھرل میں ڈال کر رس بوٹی تازہ نکال کر کھرل میں ڈال کر کھرل کریں۔ تاکہ کشتہ قلعی برنگ سبز ہو جائے۔ اور قلعی کی رڑک نہ رہے۔ پھر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک دو رتی سے تین رتی تک روزانہ ہمراہ لسی ترش گائے یا بھینس دیں۔ تین روز میں آرام ہو جائے گا۔ سالہا سال سے تجربہ ہے۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسا نسخہ شاید کسی کے پاس ہو۔ تجربہ شرط ہے (ایڈیٹر) ۔ بواسیر خونی کے لیے تو بالکل تریاق ہے۔ پیشاب کی جلن اور جلنے، مراض گرم ہیں سب کی دافع ہے اور تپ کو بھی مفید ہے۔ اور سکہ کا کشتہ جس قسم کا اس بوٹی میں ہوتا ہے۔ اور کسی میں کم ہوتا ہے۔ یعنی ایک تولہ سکہ کا پترا باریک کر کے کترا جائے۔ بیس تولہ اس کے پانی میں کھرل کرا کر جب ہاتھ میں نہ رڑکے سرمہ سا ہو جائے۔ تو غلولہ باندھ کر اس کو اپلوں کے درمیان اسی بوٹی کے پاؤ بھر نغدہ میں رکھ کر کسی گڑھے میں اُپلے خانگی پانچ سیر اوپر نیچے دے کر درمیان غلولہ مذکور رکھ کر اُپلہ مذکور کے سر پر آگ لگا دیں۔ مگر گڑھے کا منہ اوپر سے تنگ رکھیں۔ اب دونوں اُپلوں کو مٹی سے بند کر دیں۔ غلولہ سفید کشتہ نغدہ برآمد ہوگا۔ پیس کر پارچہ میں چھانکر رکھیں۔

زخم حیات

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

خوراک :- ایک رتی سے لے کر دو رتی تک مکھن میں دیں۔
فوائد :- سوزاک، جریان۔ بواسیر اور اسہال کو ازحد مفید ہے۔

مصفی خون ٹنکچر :

ھوالشافی :- زخم حیات تازہ دس تولہ۔ ریکٹی فائڈ سپرٹ ایک پاؤ۔ بوٹی مذکور کو جوکوب کر کے پھر دونوں کو ملا کر ایک بوتل میں بھر دیں۔ اور کارک مضبوط لگا دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد فلٹر کر کے کسی شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت حاجت دونوں وقت ۲۵ - ۲۵ بوند پانی میں ملا کر پلا دیا کریں ان شاء اللہ العزیز دس پندرہ یوم کے بلاناغہ استعمال سے آتشک اور جذام کے گندے سے گندے زخم بغیر مرہم وغیرہ کے بھر آتے ہیں۔ علاوہ ازیں خرابی خون سے جو بھی بیماری پیدا ہو۔ اس کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ (جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب مرحوم)

شربت مصفّی خون :

ھوالشافی : زخم حیات ایک پاؤ۔ پوست درخت نیم۔ بیخ اندرائن۔ پوست شیشم۔ پوست سرس۔ ہر ایک ایک چھٹانک۔ جملہ ادویات کو جوکوب کر کے پانچ سیر پانی ڈال کر چوبیس گھنٹہ تک بھگو رکھیں۔ بعدہ جوش دیں۔ یہاں تک کہ پانی صرف ایک سیر باقی رہ جائے تو اتار لیں اور مل کر کپڑے میں سے چھان کر ایک سیر شربت تیار کر لیں۔ اور دونوں وقت ۲ - ۲ تولہ پانی میں ملا کر دیا کریں۔ آتشک، جذام، خارش، پھوڑا، پھنسی، داد، چنبل اور ثبور وغیرہ غرضیکہ دنیا بھر کی مصفی خون ادویات سے افضل اور بہتر ہے۔ بنا کر آزمائیں۔
(جناب حکیم رحمت اللہ صاحب مرحوم ٹھٹھہ صادق آباد۔ ضلع ملتان)

بانجھ ککوڑا

از قلم جناب رام روپ صاحب ورمن روپ ــــــ مہم

بانجھ ککوڑا کریلہ کی قسم کی بیل ہوتی ہے۔ جو جھاڑیوں اور عام پودوں پر عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ ککوڑا کے بالکل مشابہ ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ یہ بالکل بے ثمر ہوتا ہے پرماتما نے پھل کے لحاظ سے جیسا اسے بے ثمر بنایا ہے۔ فوائد کے لحاظ سے ویسا نہیں ہے۔ آج ناظرین کی طبی واقفیت بڑھانے کے لیے چند ایک اپنے آزمودہ تجربے سپرد قلم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جڑی بوٹیوں کے شوقین اس نایاب چیز سے خوب فائدہ اٹھائیں گے۔

سانپ کا تریاق

پہلا تجربہ:

ہمارے علاقہ میں چودھری جے لال صاحب حکیم سانپوں کے مشہور معالج ہیں۔ برسات کے دنوں میں تو انہیں روٹی کھانے کی بھی فرصت نہیں رہتی۔ میرے وہ خاص دوست ہیں۔ اکثر دفعہ وہ میرے ہاں کئی کئی دن ٹھہرتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ ان سے سانپ کی دوائی پوچھنے کی کوشش کی۔ مگر وہ ٹالتے رہے۔ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۳۶ء کو وہ میرے پاس کچھ دوائیاں لینے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ اور اسی روز تقریباً آٹھ بجے صبح میری والدہ کے بائیں ہاتھ کی انگلی پر زہریلا سانپ کاٹ گیا۔ سانپ کے ڈستے ہی اتنے زور کی ٹیسیں (درد) ہونے لگیں کہ بس تمام گھر میں چاروں طرف شور و غل مچ گیا۔ میں نے وئید جی سے کہا کہ معاملہ ایسے ایسے ہو گیا ہے۔ اب وئید جی بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے۔ کسی آدمی کو فوراً ہی سائیکل دے کر میرے گھر بھیج دو۔ گھر سے دوائی لے آئے گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ مگر والدہ کے ہاتھ میں درد اتنے زور سے ہو رہا تھا کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔ وئید جی کا گاؤں بھینی چندر پال ہمارے گاؤں قصبہ مہم سے دو میل پر ہے۔ وہاں سے آدمی کم از کم سائیکل پر آدھ گھنٹہ میں آ جا سکتا ہے۔ اس لیے آدھ گھنٹہ تک سانپ کے بیمار کو بغیر دوائی کے رکھنا بھی گناہ ہے۔ اس لیے میں نے ان سے کہا کہ آپ کی دوائی تقریباً آدھ گھنٹہ میں آئے گی۔ وقفہ بہت زیادہ لگے گا۔ اتنے عرصہ میں میں اپنی دوائی سے قے کراتا ہوں۔ انہوں نے بھی اس

تجویز کو پسند کیا۔ اور میں نے بانجھ ککوڑا کی جڑ ڈیڑھ تولہ کے قریب خوب باریک رگڑ کر ماتا جی کو پلا دی۔ پلانے کے آدھ منٹ بعد ہی بہت زور زور سے قئیں آنی شروع ہو گئیں۔ جب میں بانجھ ککوڑ کی جڑیں رگڑ رہا تھا، تو وئید جی نے نہایت دھیمی آواز سے کہا۔ کہ صاحب میں دس سال سے انہیں بانجھ ککوڑے کی جڑوں سے ہی سانپوں کا علاج کر رہا ہوں۔ اس بانجھ ککوڑا کی جڑ کے ساتھ فی تولہ ۲ رتی کھانے کا تمباکو (زردہ) بھی شامل کرتا ہوں۔ ایک خوراک دینے کے کوئی پانچ منٹ بعد ہی ان کی دوائی بھی آ گئی۔ دیکھا تو بانجھ ککوڑا کی جڑ اور تمباکو کے پتے اور نیم کی نمولیوں کی گری تھی۔ دوسری خوراک ہم نے وئید جی کی دوائی کی دی۔ بس دو ہی خوراکوں سے مکمل فائدہ ہو گیا۔ اس لیے سانپ کے زہر کے لیے بانجھ ککوڑا تریاق سے کم نہیں ہے۔ جو چاہے تجربہ کر کے دیکھے۔

ڈاکٹروں کو حیران کر دینے والا دوسرا تجربہ:

جب بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ ڈگری کا ہو اور مریض مارے گرمی کے بے ہوش ہوا ہو۔ تو بانجھ ککوڑا کے پتوں کا پانی آنکھوں میں ڈالنے سے فوراً بخار ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد لگاتار پانی ٹپکانے سے بخار قطعی اتر جاتا ہے میرے علاج کو دیکھ کر کئی سرکاری ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہیں۔ طبابت پیشہ اصحاب آزمائیں۔ اور اپنا معمول بنائیں۔

تیسرا تجربہ:

جب گرمی کی وجہ سے سر میں سخت درد ہو رہا ہو۔ بے چارہ مریض تڑپتا ہو۔ تو بانجھ ککوڑا کی جڑ کو چندن کی طرح پتھر پر گھس کر لگانے سے اسی وقت آرام ہو جاتا ہے۔ موسم گرما کے سر درد کو آرام کرنے میں اسپرین اور فینیسٹین سے زیادہ زود اثر ہے۔

چوتھا تجربہ:

گندے زخموں پر جہاں کیڑے پڑ گئے ہوں اس کے پتوں کا گھوٹا ہوا نغدہ غضب کا اثر دکھاتا ہے کیڑے فوراً ہی گھائل ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے جو اس کے زہریلے اثر سے بچ جاتے ہیں۔ وہ زخم کے پاس بھی نہیں ٹھہر سکتے۔

پانچواں تجربہ:

یہ میرا ذاتی تجربہ نہیں ہے بلکہ ایک فقیر نے بتلایا تھا کہ اس کی جڑ بقدر تین ماشہ یا اس سے کم

جتنی مریض ہضم کر سکے۔ پلانے سے مرض مرگی قطعی چلی جاتی ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ تک استعمال کراتے رہنا چاہیے۔ وہ فقیر حلفیہ بیان کرتا تھا۔ امید ہے کہ درست ہوگا۔

چھٹا تجربہ :

کتا کھانسی کے لیے میں نے اس بوٹی کو بہت مفید پایا ہے۔ سبز پتوں کا رس چھ چھٹانک کھانڈ ۱۲ چھٹانک بطریق معروف شربت بنا کر محفوظ رکھیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک بوقت صبح دیں۔

ساتواں تجربہ :

تجربہ ۶ والا شربت اگر بلغمی کھانسی اور دمہ والے کو ایک ماہ تک استعمال کرایا جائے تو حیرت انگیز فائدہ دکھلاتا ہے۔

آٹھواں تجربہ :

جب مار گزیدہ کا زخم پرانا ہوگیا ہو۔ اور کسی طرح مندمل ہونے میں نہ آتا ہو تو مندرجہ ذیل طریقہ سے اس کی مرہم بہت جلد زخم کو اچھا کر دیتی ہے۔ جڑ بانجھ ککوڑا ۲۰ تولہ۔ روغن گاؤ ۲۰ تولہ۔ پہلے گھی کو آگ پر گرم کریں۔ جب گھی لال ہو جائے تو کتری ہوئی جڑیں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جڑیں جل کر کوئلہ ہو جائیں۔ پھر آگ سے اُتار کر خوب گھوٹیں۔ نہایت غضب کی مرہم ہے۔

نواں تجربہ :

مذکورہ بالا طریقہ کی طرح اگر اس کی مرہم کڑوے تیل میں بنائی جائے۔ تو پھوڑے پھنسیوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

ایرسا

اس کے خواص و فوائد پر ایک تفصیلی تبصرہ

از قلم محترمہ ایچ نجم النساء بیگم صاحبہ ——— لاہور

ملاحظہ :

قدرتی تقسیم کار کے لحاظ سے عورت کا حلقۂ کار کوئی شبہ نہیں کہ مرد کے حلقۂ کار سے الگ

ہونا چاہیے۔ اور اسی لیے زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش عورتوں کو میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ تاہم تصنیف و تالیف کے کام میں اعتدال کے ساتھ حصہ لینا ایک ایسا مستحسن فعل ہے جس میں عورتیں اگر مردوں کے دوش بدوش شریک ہوں۔ تو ان کی حوصلہ افزائی میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ہوشمند مرد کا فرض ہونا چاہیے۔ ایچ نجم النساء صاحبہ کی جو تحریریں میری نظر سے گزری ہیں۔ ان سے آشکارا ہے کہ قدرت کی طرف سے آپ ایک قابل رشک دل و دماغ لے کر پیدا ہوئی ہیں اور طبی دنیا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس قابل رشک دل و دماغ کو جنابہ محترمہ نے اس کے لیے وقف کر دیا ہے۔ کہ امراض کے شکنجے تلے کراہتی ہوئی دنیا کی آہوں کو کم سے کم کرنے کی حتی الامکان سعی فرمائیں۔ دُعا ہے کہ خدا ان کا حامی ناصر ہو۔ ذیل کی سطور میں جنابہ محترمہ نے جو کچھ سپرد قلم فرمایا ہے۔ اس کا تحقیقی طرز نگارش اس کا شاہد ہے کہ اگر آپ طبی تصنیف و تالیف کے کام میں روز افزوں اشتیاق و انہماک کے ساتھ حصہ لیں۔ تو طبیّ دنیا آپ کی سرگرمیوں کی بہت کچھ ممنون ہو سکتی ہے۔ (مصنّف)

نام اور حُلیہ وغیرہ:

یہ ایک خودرَو بوٹی ہے۔ جو از قسم سوسن بتائی جاتی ہے۔ سوسن کی بہت سی اقسام ہیں۔ اور ہر ایک قسم الگ الگ نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ زنبق جسے پنجابی میں گل جنبش کہتے ہیں۔ وہ بھی اس کی ایک قسم ہے۔ مگر میں یہاں اس کی صرف ایک ہی قسم کا ذکر کروں گی۔ جو غالباً تمام اقسام سوسن سے زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔ یہ قسم ایرسا کے نام سے مشہور ہے۔

ملاحظہ:۔ اسے فارسی میں بیخ بنفشہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً بنفشہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

ایرسا یونانی لفظ ہے، اس کو رومی زبان میں ایریوں۔ اور فارسی میں سوسن آسمان بجونی کہتے ہیں۔ اس کے پتے بہت لمبے لمبے اور موٹے ہوتے ہیں۔ مگر اس کی جڑ میں بہ نسبت دوسری اقسام سوسن کے فرق ہوتا ہے۔ دوسری تمام اقسام کی جڑ گول مثل پیاز وغیرہ کے پرتدار ہوتی ہے۔ لیکن ایرسا کی جڑ گرہ دار لمبوتری چپٹی اور سخت ہوتی ہے۔ اس کی جڑ بہ نسبت دوسری اقسام سوسن کے خوشبودار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اوپر سے اس کا رنگ قدرے سرخ سفید و نیلگوں ہوتا ہے۔ مگر اندر سے

بالکل سفید قدرے زردی یا سُرخی مائل ہوتا ہے۔ ایرسا کا پھُول اس کو دوسری اقسام سوسن سے علیحدہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ دوسری کے پھول ایک ہی رنگ کی پنکھڑیاں سفید یا زرد وغیرہ کیلیے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر ایرسا کا پھول قوس قزح کی طرح بوقلموں ہوتا ہے۔ یعنی مختلف رنگوں کو لیے ہوئے ہوتا ہے۔ جیسے قوس قزح ہوتی ہے۔ اور ایرسا کے معنی بھی قوس قزح ہی کے ہیں۔ اس کے پھول کی پنکھڑیوں پر علاوہ مختلف رنگوں کے عموماً چھوٹے چھوٹے نقطوں کی قطاریں بھی ہوتی ہیں۔ اور نرم نرم خوشبو بھی ان میں پائی جاتی ہے۔

اس کی جڑ کو منہ میں چبانے سے تلخ اور لذاع معلوم ہوتی ہے۔ یعنی کڑوی ہونے کے علاوہ زبان کو کاٹتی اور چھیلتی ہے۔ اس کی خشک جڑ کو جب ہاون دستہ میں کوٹا جائے تو اس کی غبار سانس کے ساتھ ناک میں جاکر خراش پیدا کرکے فوراً چھینکیں لاتی ہے۔

خواص و تاثرات :

اس دوا کو جب بطور ضماد کے کسی حصّہ جلد پر لگا کر دیکھیں تو تھوڑے عرصہ بعد وہاں سوزش جلن اور لذع معلوم ہونے لگے گا۔ جس کے دفعیہ کے لیے طبیعت مدبرہ بدن اس طرف کو خون غیر معمولی طور پر بھیجنا شروع کردے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ جگہ سُرخ اور گرم معلوم ہونے لگے گی۔ یہ دوا بدن کے جس حصّہ پر بھی لگے گی۔ وہاں یہی کیفیت پیدا کردے گی۔ چنانچہ جب اس کو باریک پیس کر بہت تھوڑے وزن میں ناک کے اندر بطور نسوار لیا جائے۔ تو اسی طرح ناک کے اندر بھی سوزش اور جلن پیدا ہوکر منخرین سرخ ہوجائیں گی۔ اور ناک سے رطوبت بہنے لگے گی۔ اور چھینکیں آنی شروع ہوجائیں گی۔ اس مشاہدہ سے ہمیں اس دوا کی دو خاص علامتیں معلوم ہوں گی۔ ایک سیلان رطوبت اور دوسری چھینکیں۔

پہلی علامت یعنی سیلان رطوبت کی وجہ تو غشا مخاطی (میوکس ممبرین) کے تخلخل ہونے کو قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اگر جلد بھی اسی قدر متخلخل ہوتی تو وہاں بھی خون سے رطوبت ضرور خارج ہوتی۔ اور دوسری علامت یعنی چھینک کی وجہ یہ سمجھی جائے گی کہ قوت مدبرہ اس ایذاء دہندہ چیز کو دور کرنے کے لیے پھیپھڑہ میں ہوا کو بکثرت بھر کر یکدم خارج کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ وہ موذی چیز ہوا کی زد میں آکر ناک کے نتھنوں سے خارج ہوجائے اور چھینک کی فلاسفی اور ماہیت بھی یہی ہے۔

اسی طرح جب منہ میں اس دوا کو چبایا جائے گا تو وہی لذع اور جلن وغیرہ علامات ظاہر ہوں گی۔ اور منہ میں اخراج رطوبت بھی بڑھ جائے گی۔ اگرچہ ناک کی رطوبت کی نسبت یہ رطوبت کم

خارج ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منہ کی جھلی ایسی تیز اشیاء سے پہلے ہی مانوس ہے۔ کیونکہ ادرک مرچ، تھوم (لہسن) وغیرہ اشیاء کے استعمال کی وجہ سے وہ لذع اور جلن وغیرہ کو برداشت کرنے کی عادی ہو چکی ہے۔ دوسرے یہ کہ منہ میں پہلے ہی کافی مقدار میں لعاب نکلتا رہتا ہے۔ جس کو نگل لینے کی ہمیں عادت ہے۔ پس اس دوا سے پیدا شدہ رطوبت کا کچھ حصہ نگلا جاتا ہے۔ تاہم اس دوا کے استعمال سے منہ کی رطوبت ضرور بڑھ جاتی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر یہ دوا معدہ اور آنتوں میں پہنچائی جائے تو وہاں بھی یہی فعل کرے گی۔

چنانچہ جب بطور تجربہ اس دوا کو بقدر ایک دو ماشہ کسی تندرست شخص کو دے دیا جائے تو تھوڑے عرصہ بعد اس کے معدہ میں ایک حد تک جلن اور سوزش معلوم ہونے لگے گی۔ اور پیٹ میں گرمی بھی۔ جس سے ہمیں پتہ لگ جائے گا کہ معدہ کی اندرونی جھلی یعنی غشا مخاطی میں خون زیادہ مقدار میں آ رہا ہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد اس شخص کا دل متلانے لگے گا۔ اور جی کچا کچا ہو گا۔ جس سے یہ سمجھا جائے گا کہ رطوبت معدہ میں مترشح ہو رہی ہیں۔ اور طبیعت مدبرہ بدن ان کو واپس منہ کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہے۔ تھوڑے عرصہ بعد اگر قے آ گئی۔ تو ان رطوبات کا مشاہدہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر طبیعت نے ان رطوبات کو اوپر کی طرف خارج کرنے کی بجائے امعاء کے طبعی راستہ کی طرف دھکیل دیا۔ تو وہ دوا بمعہ ان رطوبات کے امعاء میں چلی جائے گی۔ اور چوں کہ امعاء میں معدہ کی نسبت دوا کو زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑے گا۔ اس واسطے وہاں اس کا اثر زیادہ ہو کر اور بھی زیادہ رطوبات مترشح ہوں گی۔ جن کو اسہال کے رنگ میں قوت مدبرہ جسم سے خارج کر دیگی پس معلوم ہوا کہ یہ دوا جہاں جاتی ہے۔ ایک ہی قسم کا فعل کرتی ہے۔ جس کو لذع کہتے ہیں۔ اور لذع کی وجہ سے قوت مدبرہ بدن اس خاص عضو کی طرف متوجہ ہو کر اس کے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔ اور وہاں خون زیادہ مقدار میں بھیج کر رطوبات کے ترشح کو زیادہ کر دیتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دوا کو اس خاص وزن میں کس کس مرض کے موقعہ پر استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ہمیں پہلے قوت مدبرہ بدن کی عادات اور اس کے حالات کو جاننا ضروری ہوگا۔ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب ہم اپنی توجہ کو غیر معمولی رنگ میں کسی خاص کام کی طرف لگا لیں تو دوسرے معمولی کاموں کی طرف سے ہماری توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے قیاس چاہتا ہے کہ جب کسی وجہ سے قوت مدبرہ بدن کسی خاص عضو کی طرف متوجہ ہو کر وہاں کے فعل کو تیز کر کے وہاں خون کا اجتماع کر رہی ہو گی۔ جس کو مرض کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تو ایسے موقعہ

پر اس دوا کے ذریعہ اس کی توجہ کو کسی دوسرے عضو کی طرف پھیر کر ماؤف عضو سے غافل کیا جا سکتا ہے جس سے وہ خاص تکلیف جو پیدا ہو رہی تھی۔ وہ دُور ہو جائے گی۔ اور یہ تکلیف جو اس دوا سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو طبیعت خود دور کر دے گی۔ اس قیاس کی بناء پر مفصلہ ذیل امراض میں حسب ذیل ترکیب سے اپنا منشاء پورا کرنے کی خاطر تجربات کر کے اپنے قیاس کو مشاہدہ اور تجربات صحیح میں بدلا جا سکتا ہے۔

موقع استعمال:

(۱) جب سر میں یا کسی خاص حصہ سر میں اجتماع خون ہو کر صداع شقیقہ۔ آشوب چشم۔ امراض وغیرہ پیدا ہوں یا کانوں کی طرف خون کے دوران تیز ہونے کی وجہ سے کانوں میں التہاب کی علامات ظاہر ہو رہی ہوں۔ یا ورم لثہ یا درد دنداں کے موقعہ پر طبیعت مدبرہ کو مجبوراً اس طرف اپنی مساعی کو خرچ کرنا ہوگا۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اس عارضی تکلیف کی وجہ سے پہلی تکلیف وہ علامات دور ہو جائیں گی۔

اگر نسوار بنانا کسی وجہ سے مناسب نہ ہو تو بطور ضماد کے اس کو قریب ترین جگہ پر استعمال کرنا چاہیے۔ مثلاً سر کی جلد پر اس کا ضماد کرنے سے دوران خون باہر کی طرف زیادہ ہو کر اندر تسکین پیدا ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیب بھی پسند نہ ہو۔ تو اس دوا کا مطبوخ بنا کر سر پر نطول کرنا چاہیے یا کان میں پچکاری کریں یا منہ میں غرغرہ کرائیں۔ ان تمام ترکیبوں سے بطور امالہ اپنا منشاء پورا ہو سکتا ہے اسی طرح ورم طحال۔ ورم جگر۔ یرقان۔ استسقاء وغیرہ میں اس کو بڑی مقدار میں کھلا کر معدہ اور امعاء میں سوزش پیدا کر کے امالہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ تجربات میں سے بھی ہے۔

(۲) مذکورہ بالا تجاویز تو اس دوا کو بطور امالہ کے استعمال کرنے کی پیش کش کی گئی ہیں۔ اور اب بطور بالضد کے استعمال کی تراکیب لکھی جاتی ہیں وہ اس طرح کہ جب کسی عضو کی طرف سے قوت مدبرہ غافل ہو۔ اور وہاں خون کا دوران کم ہو چکا ہو تو اسی دوا کو اس عضو پر پہنچا کر اس کے فعل کو تیز کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تجربات سے معلوم ہی ہے۔ کہ جس عضو پر اس دوا کی تاثیر پہنچائی جائے گی۔ اس کی طرف قوت مدبرہ خون کو زیادہ کر کے اس کے فعل کو بڑھا دے گی۔ تو جب کسی مقام پر تحریک پیدا کرنے کی ضرورت ہو تو وہاں اس دوا کو استعمال کر کے اس عضو کے فعل کی کمی کو تیزی میں بدلا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر وہاں کا فعل کم نہ بھی ہو۔ لیکن ہمیں وہاں کا فعل تیز کرنا مطلوب ہو تو بھی اس سے مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور علاج بالضد کے طور پر مندرجہ ذیل مواقع پر اس

کا استعمال ہوسکتا ہے۔

(ا) اورام مزمنہ صلبہ خواہ مفاصل میں ہوں یا دہاں ہوں جہاں خون کا دوران ہو جاتے کی وجہ سے جمی ہوئی رطوبات و موی تحلیل نہ ہوئی ہوں۔ اس دوا کو ایسی جگہ بطور ضماد یا نطول وغیرہ استعمال کرنا وہاں کے دوران خون کو تیز کر دیتا ہے۔ جس سے آہستہ آہستہ وہاں کی جمی ہوئی رطوبات تازہ آنے والے خون کے ساتھ مل کر دورانِ خون میں شامل ہوکر بدن منتشر ہو جاتی ہیں۔ جس سے اورام صلبہ دور ہو کر چند یوم کے اندر اندر جسم صحیح و سالم ہو جاتا ہے۔

شاید کوئی اس جگہ یہ سوال پیدا کرے کہ شاید وہ جمی ہوئی رطوبات جسم میں منتشر ہو کر کوئی اور امراض پیدا کر دیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ رطوبات بھی تو آخر دموی اجزاء ہی ہیں۔ جو منجمد ہو چکے تھے۔ اب جبکہ گرم گرم تازہ خون میں مل گئے۔ تو وہ جمے ہوئے ذرّے خون میں حل ہو کر خون ہی بن جائیں گے۔ لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ ذرے بہ سبب دیر تک رہنے کے اس قابل نہیں رہے کہ دوبارہ خون کی صفات حاصل کر سکیں۔ تو پھر اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر وہ ذرات ایک فضلہ کی صورت میں ہیں۔ تو خون کے دوران میں مل جانے سے قوت مدبرہ خود ان کو مناسب رستہ کے ذریعہ باہر نکال دے گی۔ لیکن اگر وہ ذرّات کاربن کے اجزا میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ تو پھیپھڑوں میں جب ایسا خون دورہ کرتا ہوا جائے گا۔ تو وہاں سے کاربانک بخارات کے ساتھ مل کر سانس کے ذریعہ سے باہر نکل جائیں گے۔ غرضیکہ وہ فضلات جس راستہ سے نکلنے کے قابل ہوں گے۔ اسی راستہ سے وہ نکال دیے جائیں گے۔ کیونکہ خون کے فضلات ہمیشہ اسی طرح نکلا کرتے ہیں۔

(ب) اگر ناک کی اندرونی غشاء کا فعل کمزور ہو مثلاً منخرین خشک ہیں یا رطوبت تو کسی قدر رستی ہے۔ مگر بہ سبب کمی فعل کے وہ رطوبات خارج نہیں ہوتیں۔ بلکہ ناک کے اندر ہی خشک یا غلیظ ہو کر ناک کے نتھنوں کو بند کر دیتی ہیں یا کہ وہ رطوبت بہ سبب بند رہنے کے متعفن ہو کر بخر الأنف کا مرض پیدا کر دیتی ہے۔ تو اس حالت میں ایرسا کی نسوار دے کر اس کے فعل کو تیز کر دیں۔ جس سے وہ رطوبت تازہ رس کر ان منجمد رطوبات کو صاف کر دیں گی۔ اور تمام علامات سابقہ دور ہو جائیں گی۔

(ج) اگر بیرونی طور پر جلد کے کسی حصہ میں تبورات پیدا ہوں یا مسے پیدا ہو جائیں۔ یا کلف اور نمش وغیرہ چھا جائے۔ جو کہ وہاں کی جلد کی کمی فعل اور کمی دوران خون پر دلالت کرتی

ہے۔ تو ایسے موقعہ پر اس دوا یعنی ایرسا کو بطور ضماد استعمال کرنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح اگر بواسیر کا خون بند ہو جانے سے درد خارش وغیرہ کی تکلیف ہو تو ایرسا کا لیپ مقعد پر کرانا چاہیے۔ جس سے وہاں کے خون کا دوران تیز ہو کر یا تو وہاں کے منجمد خون کو تحلیل کر دے گا یا مسّوں سے خون جاری ہو کر وہ انجماد رفع ہو جائے گا۔

(د) جب عورتوں میں کسی وجہ سے رحم کے فعل میں کمی آجائے۔ جس کی علامت قلت حیض وغیرہ ہیں۔ تو خواہ وہ کسی مزمن ورم رحم کی وجہ سے ہو۔ جو صلب ہو چکی ہو یا اس کی کوئی اور وجہ ہو۔ جس کے تمام پہلوؤں پر یہاں بحث کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ وہ علم العلاج کا حصّہ ہے۔ تو اس دوا کو بطور فرزجہ کے استعمال کرنے سے رحم کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ یا اس دوا کا مطبوخ بنا کر پچکاری کریں۔ اگر پچکاری بھی نہ مل سکے تو اس کا مطبوخ بنا کر اس میں عورت کو بٹھا دیں اور یہ دوا رحم کے دردوں میں بھی از حد مفید ہے۔ اور عسر ولادت، میں بھی جب رحم کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ تو اس دوا سے اس کے فعل کو قوی کر کے وضع حمل میں مدد لی جا سکتی ہے۔

(ھ) جب کسی کو آشوب چشم مزمن ہو۔ اور درد وغیرہ کم ہو تو اس دوا کو باریک کر کے بطور سُرمہ یا اس کا مطبوخ بنا کر بطور لوشن استعمال کرنا مجربات سے ہے۔

(و) جب اعصاب میں کمی حس و حرکت واقع ہو کر فالج۔ استرخا۔ خدر اور تشنج وغیرہ پیدا ہو تو اس دوا کا ضماد لگانا یا اس کے تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

(ز) زہردار جانوروں کے کاٹے پر اس دوا کا لگا کر وہاں دوران خون اور سیلان رطوبات پیدا کر دی جائے۔ تو زہر بدن میں سرایت نہیں کر سکتا۔ بلکہ باہر کی طرف جذب ہو کر مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس طرح مخدّر زہروں کے اثر کو اس کی مناسب مقدار کھلا کر ان کی تاثیر تخدیر کو دُور کیا جاتا ہے۔ خواہ مطبوخ کے طور پر دیں یا سفوف کے طور پر دیں۔

(ح) جب کمی فعل امعاء وغیرہ سے قبض پیدا ہو کر فضلات و ریاح متعفن ہو جاتی ہیں۔ اور بسا اوقات آنتوں میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو اس دوا کو کھلا کر اسہال سے ان کو خارج کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ دیدان خوردامعاء کے لیے تو اس کا معمول (شافہ) بھی بہت فائدہ مند ہے۔

(ط) کان کے اورام مزمنہ اور دومی وطنین مزمنہ میں اس کا تیل بہت مفید ہے۔

(ی) مرض نسیان میں اس کا کھلانا اور اس کے تیل کی سر پر مالش کرنا دماغی فعلی کمی میں مفید ہے۔ اس طرح جو بچے خواب میں ڈرتے ہیں۔ ان کو بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

(ک) جب کسی جگہ کا زخم بہت پُرانا ہو جائے۔ اور اندمال کی صورت نہ بنے۔ اور قوت مدبرہ بدن اس کے اندمال کی طرف مائل نہ ہو تو اس کو بطور مرہم یا اس کے تیل کا طلا کرنا طرف زخموں کی صفائی اور تنقیہ کے لیے مفید ہے۔ بلکہ اس کی طرف خون کا دورہ زیادہ ہو کر وہاں مرمت شروع ہو جاتی ہے۔ اور بہت جلد وہ جگہ مندمل ہو جاتی ہے۔ معمولی ناسور اور گہرے زخم اس سے بھر جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات زخم کے نیچے اگر ہڈی نکل آئی ہو۔ جو کہ اندمال زخم کے لیے مانع ہوتی ہے۔ تو بھی اس دوا کے طفیل زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

(ل) لرزے والے بخاروں میں سے لرزہ سے پہلے اگر اس دوا کو کھلا دیا جائے تو اوّل تو بخار ہی نہیں آتا۔ لیکن اگر آئے بھی تو لرزہ بالکل نہیں ہوتا یا بہت کم لیکن اگر شروع ہو تو اس کے مطبوخ میں آبزن کرنا یا اس کے تیل کی مالش لرزہ کو فوراً بند کر دیتی ہے۔

(م) مسکن عطش بھی ہے۔ مگر ایسے موقع پر جبکہ معدہ کے سوا کسی اور عضو میں التہاب یا کسی اور وجہ سے معدہ کے فعل کے نقص سے وہ پیاس پیدا ہوئی ہو۔ لیکن اگر معدہ اور امعاء کا فعل تیز ہونے سے پیاس پیدا ہو تو اس سے آرام نہ ہوگا۔

(ن) مرض ربو۔ عسر النفس۔ ضیق النفس جو غشاء مخاطی کے نقص فعل کے باعث پیدا ہوں۔ اسی طرح ذات الریہ مزمن اور بلغمی کھانسی مزمن وغیرہ میں بھی اس کو تھوڑی مقدار میں کئی دفعہ کھلانا مفید ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یعنی تھوڑی مقدار میں دینے سے معدہ وامعاء میں چنداں سوزش پیدا نہیں کر سکتی۔ جس سے قے یا اسہال آ کر دوا جسم سے باہر چلی جائے بلکہ ہضم ہو کر دوران خون میں شامل ہو کر جب پھیپھڑوں میں جاتی ہے تو وہاں اس کا اثر ہو کر غشاء مخاطی کا فعل زیادہ ہو جاتا اور بلغم بڑھ جاتا ہے جس سے ہوائی نالی صاف ہو کر سانس کی آمد و رفت اعتدال پر آ جاتی ہے کیونکہ اسی قدر یہ دوا خون میں جذب ہو جاتی ہے اس کا مخرج پھیپھڑے اور گردے ہیں۔ جن کی راہ سے قوت مدبرہ اس کو بدن سے باہر نکال دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے پھیپھڑے کی کمی فعل سے پیدا ہونے والے امراض میں مفید ہے ویسے ہی گردہ کی کمی فعل میں مفید ہے۔

(س) یہ دوا مقوی قلب بھی ہے اور مقوی رحم بھی۔ کیونکہ جب خون دل کے اذنین اور بطنین میں جاتا ہے۔ تو اس کے ذرّات وہاں بھی تحریک و تقویت ضرور پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح رحم کے اندر جب خون سے رطوبات مترشح ہوتی ہیں تو اس کا کچھ نہ کچھ حصہ وہاں بھی خارج

چھوٹی چندن

اعجاز پبلشنگ ہاؤس ، 2861 کوچہ چیلان ، دریا گنج ، نئی دہلی ۔

ہوکر تحریک وتقویت رحم کا باعث بنتا ہے۔

(ع) اگرچہ اس دوا کا اثر براہ راست اعصاب پر نہیں پڑتا۔ مگر امالہ کے طور پر جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ اعصاب میں بھی تعدیل افعال کے لیے مفید ہے۔

علاوہ علاج بالامالہ اور علاج بالضد کے علاج بالمثل کے طور پر بھی اس کو استعمال کر کے بہت سے فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک حصّہ دوا کا اور نو حصّہ کھانڈ سفید ملا کر سفوف بنائیں۔ اور ایک رتی کی مقدار میں دینے سے مندرجہ ذیل امراض میں مفید ہے۔

(۱) غشیان (۲) قے (۳) اسہال (۴) کثرت بلغم والی کھانسی (۵) ذات الریہ (۶) ہر قسم کے تپ جن میں قے یا اسہال یا کھانسی موجود ہو مفید ہے۔ مگر جن بتوں میں قبض وغیرہ ہو۔ ان میں مفید نہیں ہے۔

مقدار خوراک:۔ علاج بالامالہ کے طور پر سفوف ۲ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک اور علاج بالضد کے طور پر ایک ماشہ سے تین ماشہ تک اور علاج بالمثل کے طور پر ½ رتی سے ½ رتی تک۔

مرکبات

نقوع ایرسا:

ایرسا کی جڑ نیم کوب پانچ تولہ کو سوا سیر اُبلتے ہوئے پانی میں پندرہ بیس منٹ تک برتن میں بھگو رکھیں۔ بعدہٗ صاف کر کے بوتل میں ڈال لیں۔ قدر خوراک پانچ تولہ سے دس تولہ تک علاج بالامالا کے لیے۔ اور ایک تولہ سے تین تولہ تک علاج بالضد کے لیے اور قطرہ سے پانچ قطرہ تک علاج بالمثل کے لیے پچکاریاں یا غرغرہ کے لیے حسب ضرورت۔

ضماد ایرسا:

بیخ ایرسا پانچ تولہ۔ اشق ایک تولہ۔ سرکہ خالص حسب ضرورت۔ پہلے سرکہ میں اشق ڈال کر کھرل کریں۔ تاکہ اشق حل ہو جائے بعدہٗ سفوف ایرسا ملا کر کھرل کریں تاکہ ضماد کے قابل بن جائے۔ یہ دوا کھانے کے کام نہیں آتی۔ صرف لگانے کے لیے ہے۔

روغن گل ایرسا:

ایرسا کے پھول تازہ ۳۰ تولہ۔ روغن کنجد ۱/۲ سیر، دونوں کو کسی بوتل میں ڈال کر تین ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر تیل صاف کر کے اس میں ۳۰ تولہ تازہ گل ایرسا ڈال کر ۱۲ یوم دھوپ میں رکھ کر صاف کر لیں۔ بس تیل تیار ہے۔

روغن بیخ ایرسا:

نقوع ایرسا اور روغن کنجد ہم وزن ملا کر آگ پر رکھیں اور پکائیں۔ جب پانی جل کر صرف تیل رہ جائے تو صاف کر لیں۔

نوٹ:۔ ان ہر دو قسم کے تیلوں کی تاثیر یکساں ہے۔ اور مقدار استعمال بھی یکساں ہے۔

چھوٹی چندن

جنون بے خوابی اور ہائی بلڈ پریشر کی بے خطا دوا

کوبراج جگن ناتھ جی وئید واچپتی ــــــ مقام جنڈ

نام:۔ اس کو سنسکرت میں سرپ گندھا یا سرپ سگندھا اور چندرکا کہتے ہیں۔

۲ ۔ ہندی میں چھوٹا چاند چھوٹی چندن۔ ۳ ۔ بنگالی میں چاندر چھوٹا چاندر۔

۴ ۔ تامل میں کودنا میل پوری۔ ۵ ۔ تیلگو میں پٹالر گندھی۔

۶ ۔ علاقہ بہار اڑیسہ میں چاند بردا، دھان بردا۔ دھان مارنا اور پاگل جڑی کے نام سے مشہور ہے

۷ ۔ انگریزی میں راؤوالفیا سرپنٹائنا۔ (RAWALFIA SERPENTINA) کہتے ہیں۔

ماہیت:۔ یہ ایک گھنا خورد جھاڑی کی قسم کا پودا ہے۔ جو دو تین فٹ اونچا ہوتا ہے عموماً اس کی شاخیں سیدھی اوپر کو جاتی ہیں۔ لیکن اگر اسے کسی دوسری چیز کا سہارا مل جائے تو اس سے بھی لپٹ جاتا ہے۔ اس کی شاخوں کے ہر جوڑ پر بیضوی شکل کے تین چار پتے ہوتے ہیں جن کی لمبائی پانچ چھ انگل اور چوڑائی دو تین انگل ہوتی ہے۔ شاخ کے سرے پر دو انگل لمبا گہرے نارنگ

رنگ کے پھولوں کا گچھا ہوتا ہے۔ اس کا تخم سیاہ رنگ کا مٹر کے دانہ کے برابر ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :۔ یہ پودا ہمالیہ کے گرم علاقوں میں مرادآباد سے لے کر سکم تک پایا جاتا ہے۔ نیز آسام۔ پیلیگو اور تناسرم کے علاقوں میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک اور دکن میں مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ لنکا تک پیدا ہوتا ہے۔ بنگال، بہار، پٹنہ کے جنگلوں میں بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

حصص مستعملہ :۔ جڑ اور پتے۔

افعال و خواص :۔ مشتہی۔ کاسر ریاح۔ مسکن اعصاب۔ منوم۔ نافع جنون۔ بے خوابی۔ صرع۔ اختناق الرحم، ہائی بلڈ پریشر۔ بخار اور آشوب چشم وغیرہ کی اکسیری دوا ہے۔

تاثیرات عضوی

قنات غذایہ :۔ دس رتی سے زائد خوراک میں استعمال کرنے سے چند فیصدی مریضوں کے قنات غذائیہ میں خراش ہونے لگتی ہے۔ بلکہ اس سخت کڑوی دوا کے استعمال سے بعض نازک مزاج مریضوں کا دل متلانے لگتا ہے۔ اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے سخت بے چینی اور قلق و اضطراب ہوتا ہے۔ کئی دفعہ تو ساری کی ساری کھائی ہوئی دوا ہی بذریعہ قے خارج ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ اس کا کچھ حصہ ہی خارج ہونے پاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ کئی نازک مزاجوں کو تو قے کے ساتھ ہی اسہال بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ پسینہ آنے لگتا ہے اور نبض کی رفتار بالکل سست پڑ جاتی ہے۔ لیکن گھبرانا نہیں چاہیے۔ کیونکہ یہ عوارض تھوڑے وقفہ کے لیے ہی ہوتے ہیں۔ اور پانچ فیصدی مریضوں سے زیادہ میں ظہور پذیر نہیں ہونے پاتے اور جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ صرف نازک مزاج اشخاص ہی میں یہ کیفیت رونما ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے کئی مریضوں میں تو دو ماشہ سے بھی زائد خوراک استعمال کرنے کے باوجود اس قسم کے کوئی عوارض پیدا نہیں ہوتے۔

یادداشت :

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی چھوٹی چندن جن مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہے ان کے قنات غذائیہ میں زیادہ خراش ہوتی ہے۔ اور وہ ان کے لیے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے بنگال کی چھوٹی چندن کی بجائے ہمیشہ بہار اور نیپال کی چھوٹی چندن استعمال کرانی چاہیے۔ اور اس امر کو مدنظر رکھ کر ہمیشہ بہار اور

نیپال ہی کی چھوٹی چندن اپنے مریضوں پر استعمال کیا کرتا ہوں۔

(۲) عضلات قلب :-

جب چھوٹی چندن کافی مدت تک استعمال کرائی جائے۔ تو اس سے عضلات قلب میں معمولی سی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ اثر آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جوں ہی دوا کا استعمال بند کر دیا جائے تو یہ علامت رفع ہو جاتی ہے۔

(۳) دوران خون :

عموماً نبض کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ اور نبض کا حجم بھی کم ہو جاتا ہے۔

(۴) نظام عصبی :

تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے خون کے بڑھے ہوئے دباؤ (ہائی بلڈ پریشر) پر حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اعصاب کی بڑھی ہوئی حس کو کم کرنے میں بہت مفید ہے۔ اور دیسی معالجین کو اس مدعا کے لیے پوٹاشیم برومائیڈ (POTASSIUMBROMIDE) کی جگہ استعمال کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ پوٹاشیم برومائیڈ کا بہترین بدل ہے۔ اس کی پانچ رتی کی خوراک کے استعمال سے ہی مریض سو جاتا ہے۔ اور دس رتی سے زائد مقدار میں استعمال کرنے سے تو مریض کو بہت ہی گہری نیند آجاتی ہے۔ اور وہ چپ چاپ سو جاتا ہے۔ جب زیادہ مقدار میں استعمال کرائی جائے تو کئی دفعہ مریض دس بارہ گھنٹہ تک گہری نیند سوتا رہتا ہے۔

(۵) نظام تنفس :

اس کا اثر نظام تنفس پر بالکل پوٹاشیم آیوڈائڈ کی مانند ہوتا ہے۔ اس لیے یہ پرانی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ اور کئی ڈاکٹر صاحبان کو دمہ کے مریضوں میں اس کے استعمال سے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن اس کے متعلق ابھی تک مزید تجربات جاری ہیں۔

محل استعمال

(۱) جنون :

یہ جنون کی مخصوص دوا ہے اور فی زمانہ کئی ڈاکٹر اور حکیم صاحبان صرف اس دوا کو مختلف ناموں سے وسیع پیمانہ پر مشتہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی دواخانہ دہلی" کی جنون کی مشہور دوا بنام دواء الشفاء بھی صرف چھوٹی چندن کا کیمیائی طریق پر تیار کیا ہوا جوہر ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر ڈبلیو۔ سی۔ رائے ایل۔ ایم۔ ایس کلکتہ کی گولیوں (SPECIFIC FOR INSANITY) میں بھی چھوٹی چندن شامل ہے۔

یہ دوا ہمارے تجربہ میں بھی جنون کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ لیکن انہی مریضوں میں جو بھاگتے دوڑتے۔ شوروغل مچاتے دوسروں پر پتھر پھینکتے اور گالی گلوچ نکالتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس کا سفوف ۸ رتی سے پندرہ رتی تک دن میں دوبار دینے سے صرف یہی نہیں ہوتا کہ مریض گہری نیند سویا رہتا ہے۔ بلکہ اس کا ہائی بلڈ پریشر بھی کم ہو جاتا ہے اور اس کا چیخنا چلانا بھاگنا، دوڑنا اس قسم کی دوسری علامات جاتی رہتی ہیں۔ غرضیکہ ہفتہ عشرہ ہی میں مریض کو کافی آرام نصیب ہو جاتا ہے۔ لیکن ذیل کے امور کو بوقت علاج زیرغور رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(الف) ابتدا میں یہ دوا تھوڑی مقدار میں شروع کرکے ہمیشہ آہستہ آہستہ بڑھانی چاہیے یعنی چھ رتی فی خوراک استعمال کرائیں۔ اور بعدہٗ بتدریج بڑھاتے ہوئے فی خوراک ڈیڑھ دو ماشہ تک کر سکتے ہیں۔

(ب) اگر چھوٹی چندن کی ہر ایک خوراک کے ساتھ " برہدوات چنتامنی رس "، " چنتامنی چترمکھ رس "، " وات کلانتک رس " میں سے کوئی رس ساتھ ملالیا جائے۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔ تجربہ کی بناء پر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ان آیورویدک رسوں میں سے کوئی رس ساتھ ملادینے سے مریض کو حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے

(ج) اگرچہ چھوٹی چندن خود بھی قدرے قبض کشا ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ کوئی اور قبض کشا دوا شامل کر دی جائے تو یہ نہایت زود اثر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لیے خیساندہ ترپھلہ مربہ ہرڑ وغیرہ بھی مفید ہیں۔ لیکن ہماری مجرب المجرب " قبض کشا گولیاں " ہردد ریچک وٹی " نہایت درجہ مفید ہیں۔

نوٹ:۔ جنون کے ان مریضوں کے علاج میں جو بالکل خاموش رہتے ہیں۔ چھوٹی چندن بالکل مفید ثابت نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایسے مریضوں کا بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) تو پہلے ہی نہایت درجہ کم ہوتا ہے۔ اور پھر چندن کے استعمال کرانے سے بلڈ پریشر اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسے مریضوں میں اس کا استعمال بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ اشتہارات میں تو اسے ہر قسم کے جنون کی مخصوص دوا کے نام سے مشتہر کیا جاتا ہے۔ لیکن تجربہ سے

ایسا ثابت نہیں ہُوا۔ ایسے مریضوں کے لیے ایک اور ہی طریقہ علاج ہے۔ مگر اس جگہ اس کا ذکر ہمارے مبحث سے خارج ہے۔

(۲) بے خوابی :

اس دوا کے معلوم ہونے سے پیشتر نیند لانے کے لیے اکثر انگریزی ادویات استعمال کرنی پڑتی تھیں۔ یعنی پوٹاشیم برومائیڈ اور کلورل ہیڈرائٹ کا ٹکیچر یا دیگر ادویہ مثل ڈوورس پوڈر۔ پیرلڈے ہائیڈ۔ سلفونل وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب سے ہمیں یہ دوا معلوم ہوئی ہے۔ ہمیں اس مدعا کے لیے کسی انگریزی دوا کے استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کیونکہ نیند لانے کیلیے یہ بے نظیر دوا ہے۔ اور اس پرطرہ یہ کہ اکثر انگریزی دواؤں کی طرح نہ تو نشیلی ہے۔ اور نہ ہی دل کو زیادہ کمزور کرتی ہے۔ رات کو سونے سے دو گھنٹہ پیشتر اس کو دو رتی کی مقدار میں دیدینے سے مریض کو بخوبی نیند آجاتی ہے۔ اگر مریض کو بے خوابی کی شکایت مدت سے ہو اور ساری رات کروٹیں بدلتے گزر جاتی ہو۔ تو ایک خوراک صبح سویرے استعمال کرائیں۔ اور ایک خوراک شام کو۔ رات کو مریض مزے کی نیند سوتا رہے گا۔ مفرد صورت میں استعمال کرنے کے علاوہ ہم اس غرض کے لیے اس کا ایک مرکب بھی تیار کرتے ہیں۔ جو نیند لانے کے لیے بغایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے اور گولیوں کی شکل میں ہونے کی وجہ سے مریض کو استعمال کرنے میں بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی وہ مبارک نسخہ بھی آج ہم ناظرین کے پیش نظر کیے دیتے ہیں۔

صفت :

رب چھوٹی چندن ۸ تولہ۔ رب برگ اجوائن خراسانی ایک تولہ۔ چرس ۲ ماشہ۔ سفوف پیپلا مول ایک تولہ۔ ان سب کو ملا کر دو دو رتی کی گولیاں بنالیں۔ رات کو سوتے وقت دو گولی دودھ یا پانی سے دیں۔ نیند لانے کے لیے بے نظیر مرکب ہے۔

چھوٹی چندن کا رُبّ :

اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ایک سیر چھوٹی چندن لے کر آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے تو اسے کپڑے میں سے چھان لیں۔ باقی فضلہ کو دوبارہ آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں۔ جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے تو اُسے چھان لیں۔ دونوں بار اکٹھے کیے ہوئے پانی کو باہم ملا لیں اور نرم آگ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ قدرے غلیظ القوام ہو جائے اس کو پانی کی بھاپ پر پکائیں۔ تاکہ دوا صحیح طور پر غلیظ القوام ہو جائے۔ بعد کو اسے بھاپ سے نیچے اُتار کر سرد کر لیں۔

یہ رب تقریباً ۸ تولہ کی مقدار میں تیار ہوگا۔

رُبّ برگ اجوائن خراسانی :

رب برگ اجوائن خراسانی بھی مذکورہ طریقہ سے تیار کرلیں۔

(۳) ہائی بلڈ پریشر :

خون کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لیے چھوٹی چندن کے مقابلہ کی کوئی دوسری دوائی نہ تو ڈاکٹری میں ہے اور نہ دیسی طب میں بشرطیکہ اس کا استعمال لگاتار کیا جاتا رہے۔ اور خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔ چھ رتی کے حساب سے دن میں تین خوراکیں عرق گلاب یا سادہ پانی سے استعمال کرائیں۔ بے چینی گھبراہٹ وغیرہ علامات جلد رفع ہو جاتی ہیں۔

کویراج ڈاکٹر گن ناتھ سین صاحب ایم، اے، ایم، ایل، ایس کلکتہ تحریر فرماتے ہیں "کہ تین سال سے اندر سینکڑوں ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہم نے اس دوا کی بدولت ٹھیک کیے ہیں"

اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لیے کس قدر مفید دوا ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس کے استعمال سے مریضوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ لیکن کئی مریضوں کے دل کو قدرے کمزور کر دیتی ہے۔ اس لیے کستوری۔ سدھ مکر دھوج، دواء المسک، خمیرہ مروارید۔ جواہر مہرہ۔ کیفین، سٹرکنین۔ برہدوات چنتامنی رس وغیرہ میں سے کوئی چیز اس کے ساتھ استعمال کراتے رہنا چاہیے۔ اور ہمارا تو طریقہ علاج ہی یہی ہے۔ کہ صبح سویرے جو خوراک چھوٹی چندن کی استعمال کرائی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ برہدوات چنتامنی رس بھی ملا دیتے ہیں اور جیسا کہ ترپھلہ میں شہد ملا کر اسے بطور بدرقہ کے استعمال کرا دیتے ہیں۔ جس سے نہ تو دل کمزور ہونے پاتا ہے اور نہ قبض کی شکایت ہی ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے اس کا فائدہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے استعمال سے بلڈ پریشر اگرچہ آہستہ آہستہ کم ہوتا ہے۔ لیکن یہ اثر مستقل ہوتا ہے۔ یعنی اس کے استعمال کرنے سے جو بلڈ پریشر کم ہوتا ہے۔ وہ دوبارہ بڑھنے نہیں پاتا اس کے علاوہ اس میں ایک اور حیرت انگیز وصف بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک بار جتنا بلڈ پریشر کم ہو جائے۔ سال دو سال تک بھی کسی دوا کے استعمال کے وہ پھر اس درجہ پر مستقل رہتا ہے۔ غرضیکہ ہائی بلڈ پریشر کے لیے ایک بے نظیر دوا ہے۔

(۴) بخار :

جن مریضوں کا درجہ حرارت زیادہ ہو۔ نبض بھی تیز ہو۔ انہیں چھوٹی چندن کا استعمال

کراتے سے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ اور ٹمپریچر کے زیادہ ہونے سے جو مریض کو بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اس میں کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس مدعا کے لیے مرتنجے رس ترھبون کیرتی رس وغیرہ بدرجہا بہتر ادویات موجود ہیں اس لیے بخار کو حرارت میں کم کرنے کے لیے اکثر اس کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

(۵) اختناق الرحم :

بوجہ مسکن اعصاب و منوم ہونے کے اختناق الرحم کے دَورے بھی اس کے استعمال سے رُک جاتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی برہلہ دات چنتا منی رس کا استعمال کرایا جائے تو نہایت مفید ہے۔ اس سے فائدہ بھی جلد ہوتا ہے۔ ان دونوں کے استعمال سے ایسی ایسی مستورات کا یہ مرض دور ہو چکا ہے جن پر دوسری دوائیں غیر مفید ثابت ہو چکی تھیں۔

نوٹ :- شہوانی بخارات سے پیدا ہونے والے اختناق الرحم کے لیے اس بوٹی کو اکسیری فوائد کی حامل پایا گیا ہے۔ اس لیے نوجوان کنواری یا بیوہ عورتوں میں عموماً اس کا استعمال زیادہ مفید ثابت ہُوا ہے۔ لیکن چونکہ اس بوٹی کی تاثیر قدرے مضعف قلب ہے اور اختناق الرحم کی شکایت میں دل کی تقویت کا خصوصیت سے زیادہ خیال رکھا جانا چاہیے۔ لہٰذا اس نقصان کے ازالہ کے لیے اس کے ساتھ کسی مقوی قلب دوا کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو بعض دفعہ معدہ کی خرابی سے دَورہ کی شکایت لاحق ہُوا کرتی ہے۔ اس حالت میں دَورہ کے وقت پیٹ میں دَرد ہوتا ہے۔ اور اکثر دست بھی آتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس بوٹی کا استعمال جائز نہیں۔ جب مریضہ از حد کمزور ہو۔ اس وقت بھی اس کا استعمال ممنوع ہے۔ ایام حمل کی حالت میں اور خصوصاً ساتویں آٹھویں مہینے اگر اختناق الرحم کا دَورہ ہو تو اس بوٹی کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ حمل ساقط ہونے کا پورا پورا اندیشہ ہے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو حیض کی قلت یا بندش کی شکایت ہو۔ رحم میں ورم ہو۔ اس کے ساتھ سیلان الرحم بھی ہو تو ان شکایات کا علاج کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ اس بوٹی کے استعمال سے اختناق الرحم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(مصنّف)

(۶) وضع حمل :

بہار کے صوبہ میں وضع حمل کے بعد گاؤں کے لوگ اسے عموماً استعمال کراتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رحم کو سکیڑنے کی خاصیت ہے لیکن اس کو اس مرض کے لیے استعمال نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

(۷) آشوب چشم:
کہیں کہیں اس کے پتوں کا رس امراض چشم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

زخمِ حیات جنگلی

علامہ حکیم خادم علی صاحب خادم کوٹلی لوہاراں شرقی ضلع سیالکوٹ۔

زخم حیات جنگلی } ایک نہایت بیش قیمت، مفید اور عجیب و غریب بوٹی ہے قدرت نے اس میں بے شمار اثرات و فوائد رکھے ہیں۔ ہمیں قبلہ حکیم صاحب کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ آپ نے ایسی مفید ترین بوٹی کے متعلق ذاتی تجربات عنایت فرمائیے۔ محترم قارئین کی خدمت میں یہ تجربات معمولی تغیر الفاظ کے ساتھ پیش ہو رہے ہیں۔ امید ہی نہیں، بلکہ یقین کامل ہے کہ قارئین کرام اور اطبائے گرامی اس بوٹی کے مندرجہ تجربات کو آزمائیں گے اور مزید تجربات فرما کر طبی دنیا پر احسان عظیم فرمائیں گے۔

خاکسار۔ ابو المظفر اکمل از سیالکوٹ

مقام پیدائش:
زخم حیات جنگلی [illegible] بار اور پنجاب کے اکثر اضلاع میں نمناک مقامات پر بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

ہیئت:
یہ بوٹی زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سبز مائل بہ سفیدی ہوتا ہے۔ خشک ہونے پر خاکستری رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اس کے اوپر روئیں سے ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کو توڑنے سے اندر سے زرِ ورد کی طرح ایک سُرخی مائل رنگ کا زیرہ نکلتا ہے۔

تجربات

خنازیر:
زخم حیات جنگلی کو کوٹ کر سایہ میں خشک کریں۔ اور باریک پیس کر سفوف کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک :- ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام تازہ پانی کے ساتھ چند ہفتے باقاعدہ استعمال کرائیں۔ حنازیری مزاج بچوں کو دو رتی سے چار رتی تک پانی سے کھلانا نہایت مفید و مجرب بیان کیا جاتا ہے۔

کرم امعاء :

زخم حیات جنگلی تازہ ایک تولہ کو دس تولہ پانی میں گھوٹ چھان کر ہر روز نہار معدہ کھلانا کرم امعاء کی تھیلیوں کو نکال دیتا ہے۔ اس سے زیادہ اسہال بھی نہیں ہوتے۔

سوزاک :

زخم حیات جنگلی ۲ ماشہ۔ تخم خربوزہ ۷ ماشہ۔ خار خشک ۷ ماشہ۔ پانی ایک پاؤ میں خوب اچھی طرح گھوٹ چھان کر پلا دیا کریں۔ پیشاب کی جلن۔ سوزش اور درد کا فوری علاج ہے۔ متواتر تین ہفتے کھلانے سے سوزاک کے زہریلے مادہ کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔

پرانے زخموں کے لیے :- اس بوٹی کو خشک کر کے سفوف کر لیں۔ سفوف کو جامہ بیز (کپڑ چھان) کر لینا چاہیے۔ زخموں کو آب برگ نیب سے دھو کر اس پر اس کو ذرور (چھڑک) دیا کریں۔ بڑے سے بڑے زخموں کو ہفتوں اور دنوں میں مندمل کر دیتی ہے۔

کشتہ سکہ :

زخم حیات جنگلی میں سرب (سکہ) کا لاجواب اور بے نظیر کشتہ بن جاتا ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اس کشتہ کی بے حد تعریف فرمائی ہے۔ لہٰذا قارئین کرام ضرور اس کو تیار کریں۔

صفتہ :- آدھ سیر بوٹی کو کوٹ کر نگدہ بنالیں۔ اور اس میں خالص سکہ ایک تولہ رکھ کر غلولہ بنالیں۔ اس پر کھدر لپیٹ کر اس کے اوپر مٹی کا لیپ کر دیں۔ اور گڑھے میں پندرہ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ برنگ زرد تیار ہو جائے گا۔ بس سحق بلیغ کر کے محفوظ رکھیں۔

فوائد و ترکیب استعمال :- پرانے قرحہ اور سوزاک جدید کے لیے یہ کشتہ اکسیر الاثر ثابت ہوا ہے۔ خوراک ایک رتی مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔

دق :- کے ابتدائی درجات میں دہی کے مٹھے کے ساتھ یہ کشتہ ایک رتی کھلانا معجز نما اثرات رکھتا ہے۔ لیکن دو چار روز کے استعمال سے فوائد و خواص کا ظہور پذیر ہونا ذرا مشکل امر ہے۔ اس کے لیے دو چار ہفتوں کی مداومت اور پرہیز شرط ہے۔

بھوپھلی بوٹی

حکیم محمد فضل حق صاحب انصاری ——— دہلی دواخانہ سیالکوٹ

پہلی بات :- یہ بوٹی پنجاب میں قریبًا ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ لیکن جن علاقوں میں کپاس کی کاشت ہوتی ہے۔ وہاں خصوصیت سے عام ملتی ہے۔

شناخت :- یہ بوٹی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ اس میں پھلیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ لعاب بھی بہت ہوتا ہے۔

دوسری قسم نصف گز بلند ہوتی ہے۔ لعاب اور پھلیاں بھی کافی ہوتی ہیں۔ لیکن قسم اوّل سے کم۔

تیسری قسم قریبًا گز سوا گز اونچی ہوتی ہے۔ پھلیاں اور لعاب بہت کم۔ لیکن پھیلاؤ بہت زیادہ۔ قسم دوم عام ملتی ہے۔ لیکن قسم اوّل اور سوم خاص خاص علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پنجاب کے علاقہ لائل پور اور سرگودھا میں تینوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ جس وقت یہ بوٹی پھولتی ہے تو اس پر بسنتی پھول لگتے ہیں۔ پتے لمبوترے اور سرخ مرچ کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر کوئی حصہ منہ میں لے کر چبا لیا جائے تو منہ لعاب سے بھر جاتا ہے۔ پھولوں کے ساتھ پھلیاں نکل آتی ہیں۔ جب تک پودا خام ہوتا ہے پھلیوں میں بیج سفید ہوتے ہیں۔ جب پودا پختہ ہو جاتا ہے تو بیجوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور پودے کا رنگ مٹیالہ۔ پھلیاں شروع سے ٹیڑھی سی ہوتی ہیں اور پختہ ہو کر ان کے منہ کشادہ ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے سیاہ بیج زمین پر گر پڑتے ہیں۔ بوٹی کو اکھاڑنے کا ٹھیک وقت اسی وقت ہے۔ جبکہ ابھی پھلی کا منہ بند ہو اور پودے کا رنگ مٹیالہ ہو چکا ہو۔ لیکن اگر اس سے پیشتر اکھاڑ لی جائے تو خام ہوتی ہے۔ اور اگر پختہ ہونے کے بعد نہ اکھاڑی جائے تو بعد میں اس کی جڑوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ اور ڈنٹھل آسانی سے ٹوٹ نہیں سکتا۔

فوائد :- سیلان الرحم، احتلام۔ سرعت اور درد کمر وغیرہ امراض مثانہ کے لیے بھوپھلی دنیائے طب میں ایک اکسیر الاثر دوا ہے بڑے بڑے کیمیادی اور سونے کے مرکبات کا مقابلہ کرتی ہے۔ حکماء اور وید صاحبان کی نسبت سنیاسی اسے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ ذیل میں اس کے

استعمال کے طریقے لکھے جاتے ہیں۔

استعمال کے چار آسان طریقے :

(۱) گھی۔ کھانڈ اور آٹا ہم وزن لے کر اس کی پنجیری (حلوائے خشک) بناؤ اور اس میں نصف حصہ بھوپھلی کا سفوف قدرے گھی میں بھون کر ملا دو۔ اور اس پنجیری کو صبح و شام ڈھائی ڈھائی تولہ ہمراہ دودھ کھا لینے سے چند ہی روز میں درد کمر کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور امساک بھی بے حد بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے سیلان میں بھی فائدہ کرتا ہے۔ مستقل صحت کے لیے تین ہفتہ متواتر استعمال کریں۔

(۲) کوئی دوا اتنی جلدی مکمل طور سے جریان کو رفع نہیں کرتی، جتنی جلدی بھوپھلی کرتی ہے خواہ بیس سال کا پرانا جریان ہو۔ ایک تولہ بوٹی کو آدھ سیر پانی میں خوب اچھی طرح رگڑ کر اور چھان کر پی لیا جائے تو تین چار ہفتوں میں شرطیہ صحت ہوتی ہے۔ دوران استعمال میں ترشی، تیل، گڑ، سرخ مرچ اور جماع سے پرہیز کلی رکھیں۔

(۳) جو نوجوان سرعت انزال کے شاکی ہیں۔ اور امساک کے لیے افیون وغیرہ مضر چیزوں کا استعمال کرتے ہوں۔ ان کو چاہیے کہ وہ بھوپھلی کا استعمال کریں۔ اس کو کوٹ چھان کر کپڑ چھان کر لیں۔ اور ہر روز ایک تولہ سفوف کو پاؤ ڈیڑھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ صبح و شام پھانک لیں۔ پھر پندرہ روز بعد قدرت الٰہی کا مشاہدہ کریں کہ پاؤں میں روندے جانے والی اس بوٹی میں کتنے عجیب و غریب خواص ہیں۔

حق یہ ہے کہ سرعت انزال۔ جریان منی۔ سیلان الرحم اور احتلام کے لیے یہ ایک مایہ ناز دوا ہے۔ مناسب ہے کہ حکمائے کرام اس کو آزمائیں۔

(۴) اس کے استعمال کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ بھوپھلی کا سفوف کر کے دو تولہ سفوف روزانہ رات کو آدھ سیر پانی میں چینی یا شیشے کے برتن میں بھگو دیں۔ اور صبح صاف سرخی مائل رنگ کا پانی نتھار کر اس میں حسب ضرورت مصری ملا کر پی لیا کریں۔ یہ طریقہ موسم گرما کے لیے خاص طور پر موزوں ہے۔ اس سے پورا فائدہ ہوگا۔ پرہیز کے ساتھ کم از کم تین ہفتہ استعمال کی جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بوٹی پرانی نہ ہو۔ ایک سال پڑے رہنے کے بعد اثرات کمزور ہو جاتے ہیں۔ جو صاحب ذرا بھی دور اندیشی سے کام لیں گے۔ وہ موسم پر کافی بوٹی جمع کر سکتے ہیں۔ اور چند روز کی محنت سے ہزاروں مریضوں کو جریان وغیرہ کے

پنجے سے رہائی دلا سکتے ہیں۔

مرکبات

ذیل میں بھوپھلی کے چند نادر ترین اور اکسیر الاثر مرکبات قارئین کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں۔ جو ایک عرصہ سے ہمارے معمول اور مجرب ہیں۔ اُمید ہے کہ حکمائے گرامی ضرور ان کو اپنے مطب میں تیار فرما کر مریضوں پر بلا خوف و خطر استعمال کریں گے۔

(۱) اکسیری سفوف :

جریان، احتلام و سرعت کے لیے خاص الخاص نسخہ ہے۔ کمر کو طاقت دیتا ہے، اس سے باہ بڑھ جاتی ہے۔ اور اعضائے رئیسہ کے جملہ نقائص دور ہو جاتے ہیں۔ بھوپھلی۔ تخم اٹنگن تخم کونچ، مکرکس۔ ثعلب مصری، موچرس، صمغ عربی، بیج بند، تالمکھانہ، تیج بل تخم سردالی۔ موصلی سفید، آرد، حب القطن، زنجبیل ہر ایک ایک تولہ کوٹ پیس کر دس تولہ گھی میں بھونیں اور دس تولہ مصری کوزہ اور نو ماشہ کشتہ قلعی اضافہ کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک :۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی تازہ یا شیر مادہ گائے کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) سفوف مغلظ :

مادہ منویہ کی تمام شکایات کو حکمی طور پر فائدہ کرتا ہے۔ رقت، سرعت انزال اور احتلام کے دفعیہ کے لیے مجربات و معمولات سے ہے۔ آرد سنگھاڑہ، ثعلب مصری، موصلی سفید تالمکھانہ، دانہ الائچی کلاں، موچرس، شقاقل مصری ہر ایک ۲ تولہ، بھوپھلی ۷ تولہ، قند سیاہ ہموزن۔ جملہ ادویات کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔

خوراک :۔ ۷ ماشہ صبح، ۷ ماشہ شام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

(۳) سفوف نادر :

جریان، احتلام اور سرعت و رقت کے لیے مفید ہے۔ اجزا نہایت کم ہیں۔ ناظرین اس کو بنا کر اس کے فوائد اور اثرات کو ملاحظہ کریں۔

صفت :
بھوپھلی ۵ تولہ۔ ستاور ۵ تولہ۔ بہمن سفید ۲۰ تولہ۔ دارچینی ۲۰ تولہ۔ قند سیاہ ۱۵ تولہ کوٹ کر سفوف کریں۔
خوراک :۔ ۵ ماشہ صبح اور ۵ ماشہ شام تازہ پانی یا گائے کے جوش دیئے نیم گرم دودھ کے ساتھ مصری ملا کر استعمال کریں۔ واقعی نہایت ہی اکسیری فوائد و اثرات کا حامل ہے۔

اِندرانی بُوٹی

از حکیم محمد عبد اللہ مصنف کتب کثیرہ

تمہید و تعارف وغیرہ :
مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جسے خورد و کلاں سب جانتے ہیں۔ زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کی پتی گول اور موٹی، پھول سُرخ اور بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ جڑ موصلی دار ہوتی ہے۔ شاخیں بے شمار اور ان پر لال لال دھاریں پائی جاتی ہیں۔
وجہ تسمیہ :۔ لوگوں نے اس کی اکسیری تاثیر اور فوائد سے خوش ہو کر ہندرانی یعنی ہندوستان کی رانی نام رکھ دیا۔ بعدہٗ ہندرانی سے اندرانی بن گیا۔ چنانچہ اب ہر دو ناموں سے مشہور ہے۔
موسم و مقام پیدائش :۔ موسم سرما میں نومبر کے مہینے میں اگتی ہے۔ جنوری فروری میں اس پر جوبن آتا ہے۔ موسم بہار کی بہار دیکھ کر خشک ہو جاتی ہے۔ عموماً سیلابی مقام تالابوں، جوہڑوں۔ ندی۔ نالوں اور کنوؤں کی نالیوں پر اپنے موسم میں با افراط پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً ایسے آبی قطعات جو موسم سرما میں خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کی پیدائش کے لیے نہایت موزوں و مناسب ہیں۔
طبیعت :۔ عموماً دوسرے درجے میں گرم و تر ہے۔
اقسام :۔ جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں تحریر کر آئے ہیں کہ اندرانی میں سرخ پھول بھی آتے ہیں۔ لیکن سننے میں آیا ہے۔ کہ اس کے سفید پھول بھی ہوتے ہیں۔ مگر یہ نایاب ہے بعض کتب میں لکھا ہے کہ دریائے راوی کے کنارے علاقہ فیض پور اور اس کے گرد و نواح میں تلاش

کرنے سے دستیاب ہو جاتی ہے۔ مہوسین کے لیے عزیزالوجود ہے۔

افعال:۔ ملین اور ملطف ہے معدہ اور جگر کو تقویت دیتی ہے۔ قلب کو نفع بخشتی ہے صاف اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ منفث بلغم ہے۔

مرکبات

حب ورم:

ھوالشافی:۔ حسب ضرورت پوست بیخ اندرانی لے کر خوب باریک گھوٹ لیں۔ اور جائے ورم پر باندھیں۔ ان شاء اللہ ورم تحلیل ہو جائے گا۔

حبوب اندرانی:

گل اندرانی حسب ضرورت لے کر سایہ میں خشک کریں۔ پھر باریک پیس کر سفوف کی صمغ عربی ½ حصہ کے ہمراہ حبوب بنالیں۔

فوائد:۔ منہ میں رکھنے سے بیٹھی ہوئی آواز صاف ہو جاتی ہے۔ نیز ادنیٰ قسم کی سگریٹ پینے سے جو قصبتہ الریہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ بھی زائل ہو جاتی ہے۔

عرق اندرانی:

ترکیب:۔ سالم بوٹی تمام و کمال یعنی مع بیخ و برگ و بار بیس تولہ کی مقدار میں لے کر نیم کوب کریں۔ آدھ سیر پانی میں بھگو دیں چوبیس گھنٹہ کے بعد بدستور معروف ایک بوتل عرق کشید کریں۔

فوائد:۔ مولد خون صالح اور خفقان کے لیے مفید ہے۔

سفوف نمک:

اجزا و ترکیب:۔ نمک اندرانی پانچ تولہ، سرکہ پندرہ تولہ۔ انار دانہ بریاں، زرشک مسحوق صاف شدہ۔ چاول کشنیز خشک نیم بریاں ہر ایک سات تولہ گیارہ ماشے پسے ہوئے نمک کو توے پر ڈال کر جذب کریں۔ بعدہٗ باقی ادویہ ملا کر سفوف بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال :- تین ماشہ بعد غذا کے پھانک لیں یا بوقت حاجت گرم پانی کے گھونٹ کے ساتھ پھانکیں ۔

افعال و منافع :- محلل ریاح و مقوی معدہ ہے ۔ بھوک لگاتا ہے اور ہضم خوب کرتا ہے ۔ (طبی فارما کوپیا)

سنیاسی نسخہ :

یہ نسخہ ہیضہ کے لیے تریاق خیال کیا جاتا ہے ۔ جس کو شافی مطلق عین ہیضہ کے دنوں میں پیدا کرتا ہے ۔

ھوالشافی :- اندرانی بوٹی جو کہ تالاب اور جوہڑوں کے کنارے پر عام پیدا ہوتی ہے ۔ جس کے پتے چھوٹے چھوٹے بعینہٖ گورکھ پان جیسے اور پھول چھوٹے چھوٹے برنگ سُرخ ہوتے ہیں ۔ جب پھولتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے سُرخ فرش بچھا دیا ہے ۔ اُمید ہے کہ اب آپ اس بوٹی کو سمجھ گئے ہوں گے ۔ یہ بوٹی ہیضہ کے لیے بہترین تریاق ہے ۔ اندرانی بوٹی ۲ ماشہ ۔ مرچ سیاہ ۵ عدد ۔ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ کر چھان لیں ۔ اور گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں ۔ اور اسی طرح پندرہ بیس منٹ کے بعد پلا دیں ۔ خدا کے فضل سے تین چار بار پلانے سے تے اور دست ، بے چینی وغیرہ دور ہو کر مریض کی جان میں جان آجائیگی بلکہ اکثر مریض تھوڑی دیر بعد سو جاتے ہیں ۔ یہ بوٹی مرض کی حالت میں بلا ضرر اور آسان چیز ہے لیکن یہ بوٹی تازہ لینی چاہیے ۔ ایک دن اکھاڑ کر کپڑے میں لپیٹ کر پانی سے تر رکھیں ۔ تو کئی دن تک تازہ رہ سکتی ہے ۔ (کنز المجربات جلد اوّل)

کُشتہ عقیق :

ترکیب :- عقیق ایک تولہ ۔ نغدہ اندرانی بوٹی ڈیڑھ پاؤ ۔ پاچک دشتی پندرہ سیر بطریق معروف عام آگ دیں ۔ خوراک ایک رتی مناسب بدرقہ کے ساتھ ۔

فوائد :- دافع جریان ، خفقان و دمہ وغیرہ ۔

کشتہ سنگ جراحت:

ھوالشافی :۔ سنگ جراحت درقیہ حسب ضرورت لے کر آدھ پاؤ تک جوکوب شدہ اندرائن بوٹی کے پانی میں دو روز بھگو رکھیں، پانی چار انگل اس کے اوپر رہے۔ بعدازاں اسے پانی میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر کوزہ میں بند اور گل حکمت کریں۔ اور پانچ چھ سیر آگ دیں۔ شگفتہ، سفید نکلے گا۔

خوراک :۔ ایک سے ڈیڑھ رتی تک۔

فوائد :۔ نفث الدم، نزف الدم، زحیر وغیرہ غرضیکہ ان تمام امراض میں جن میں خون کسی عضو سے نکلا ہو از حد مفید و مؤثر ہے۔ (معدن الاکسیر)

بیخ احمر

مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء

مشہور نام ـــــــ رت مدھی ـــــــ لال جڑی

عربی نام ـــــ اصل الاحمر ● فارسی نام ـــــ بیخ احمر

تقریباً برسات کے مہینہ میں پیدا ہو کر سردی کے وسط تک رہتی ہے۔ بالعموم ریتلے علاقہ میں عام ملتی ہے۔

حلیہ :۔ پتے گہرے سبز اوپر رواں سا بکثرت، پھول ایک ہی پودے پر دو رنگ کے زرد و سفید۔ جڑ بالکل سرخ۔ باقی تمام حلیہ فوٹو سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اس لیے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔

روغن اکسیر اعظم برائے نزلہ وزکام:

نزلہ وزکام عالمگیر بیماریاں ہیں۔ جن میں ہر موسم میں بالعموم اور موسم سرما میں بالخصوص لاکھوں شخص مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر نزول دماغی سینہ کے اندر گرے تو وہ نزلہ کہلاتا ہے۔ اور ناک کی

راہ بہنے کو زکام کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چونکہ ان کی جائے پیدائش دماغی ہی ہے۔ لہٰذا ذیل میں ہم بیخ احمر سے تیار ہونے والے ایک ایسے روغن کا نسخہ درج کرتے ہیں۔ جس کی چند روزہ مالش سے بفضلہ تعالیٰ نزلہ وزکام قطعی طور پر دور ہو جاتے ہیں۔

ھوالشافی: بیخ احمر بوٹی کی جڑیں نکال کر کوٹ لیں۔ اگر یہ پانچ تولہ ہوں تو اس میں پاؤ بھر تل کا تیل یا سرسوں کا تیل ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ تین چار یوم پڑا رہنے سے تمام اثر اس میں نکل آئے گا۔ جس کی علامت یہ ہے کہ تیل کی رنگت نہایت خوشنما سرخ ہو جائے گی۔

اب جبکہ اس کی رنگت گہری سرخ ہو جائے، تو اس کو چھان کر شیشی میں سنبھال رکھیں۔

بس روغن اکسیر اعظم تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ روزانہ دھوپ میں بیٹھ کر سر پہ مالش کریں۔

فوائد :۔ چند روز میں بفضلہ نہ صرف یہ کہ وقتی طور پر نزلہ وزکام دور ہو جائیں گے۔ بلکہ ایسے مریض جو بوجہ ضعف دماغ پوری ششماہی نزلہ وزکام میں مبتلا رہتے ہیں، ان کو بھی شرطیہ بفضلہ شفا ہو جائے گی۔ یہ روغن اپنے خداداد اثرات کی بناء پر نہایت بیش قیمت ہے۔ بنائیں اور فائدہ حاصل کریں۔ اور خدا کی صناعیوں پر غور کریں۔ کہ اس نے ایک ایسی بوٹی کو جو ہر سال کروڑوں من پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کو اونٹوں کا چارہ بنایا جاتا ہے۔ کس قدر فوائد کی سرمایہ دار بنا دیا ہے۔

یرقان کا سنیاسی علاج :

ہمارے علاقہ میں ایک گاؤں پکا شہیداں ہے۔ وہاں یرقان کا ایک دیرینہ مریض تھا جس کو باوجود علاج معالجہ کے فائدہ نہیں ہوا تھا۔ اتفاقاً ایک روز سنیاسی صاحب تشریف لائے اور آپ نے یہی بوٹی اکھاڑ کر اس کو کہہ دیا کہ یہ دو تولہ بمعہ جڑ گھوٹ کر اور مصری ملا کر پی لیا کرو۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خدا کی قدرت کے قربان جائیے۔ کہ وہ مرض جو تقریباً چھ ماہ سے جانے کا نام نہیں لیتا تھا۔ تین روز میں صاف اڑ گیا۔

کشتہ فولاد

فولاد کا برادہ لے کر اس کو چینی کی پیالی میں رکھیں۔ اور اس پر لال جڑی کی جڑ کا پانی ڈالیں

پودا اونٹ کٹارا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

یہاں تک کہ فولاد ڈوب جائے۔ اور لوٹی کا پانی چار انگل اوپر تک آجائے۔ پھر دھوپ میں رکھ دیں۔ ان شاء اللہ پانی کے خشک ہونے تک کشتہ ہو جائے گا۔ اگر زنگ باقی رہے تو پھر اسی طرح پانی ڈالیں۔

فوائد :- یہ کشتہ ضعف جگر کے لیے مفید چیز ہے۔

خوراک :- ایک رتی مکھن میں دیا کریں۔ اور فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

وجع المفاصل کے لیے اکسیری مالش :

چھوٹے اور بڑے جوڑوں کے درد کے لیے علاوہ ازیں ایسے امراض کے لیے جو کہ بالکل صاحب فراش ہو چکا ہو۔ چلنے پھرنے بلکہ کروٹ بدلنے سے بھی عاجز ہو گیا ہو۔ یہ روغن بفضلہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ وہ روغن جس کا ذکر نزلہ و زکام کے تحت میں ہوا ہے۔ حسب ضرورت لے کر اس میں فی تولہ ایک ماشہ موم انگریزی آگ پر گرم کر کے اس میں دس ماشہ انگریزی موم شامل کرلیں۔ بس روغن تیار ہے۔

ترکیب استعمال :- مریض کو مکان کے اندر، یا ہوا سے بچا کر دھوپ میں لٹا کر جوڑوں پر مالش کریں۔ اور بعد ازاں روئی کے نمدے سے سینک دیں۔ اسی طرح کئی روز تک مالش کرنے سے بفضلہ تعالیٰ مریض چلنے پھرنے لگتا ہے۔ اور درد ٹیس وغیرہ سے نجات مل جاتی ہے۔ اندرونی طور پر دوا دے دی جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام ہو جاتا ہے۔

ذات الجنب و نمونیا :

وہی روغن جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ذات الجنب (پسلی کا درد) کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ مالش کرنے کے بعد بدستور سابق روئی کے نمدے سے سینکنا اور اس کے اوپر برگ ارنڈ یا محض روئی کا نمدہ رکھ کر باندھنا ضروری ہے۔ ان شاء اللہ درد بند ہو جائے گا۔

نوٹ :- یہ روغن عرق النساء اور فالج لقوہ کو مفید ہے۔ تجربہ کر کے فائدہ حاصل کریں۔

روغن احمر مرکب :

از جناب حکیم سید شاہ انیس احمد صاحب ــــــ داؤد نگری

اس روغن کو بعض حکمائے نامدار تیار کر کے اپنے مطب میں ہر وقت موجود رکھتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل بیماریوں پر استعمال کراتے اور بفضلہٖ کامیابی حاصل کرتے ہیں :۔

درد عضلات۔ درد اعصاب، وجع المفاصل، وجع الورک۔ ذات الجنب / ذات الصدر عرق النساء۔ فالج لقوہ وغیرہ۔

ھو الشافی :۔ بیخ احمر بوٹی کی جڑ ۲ تولہ۔ قسط تلخ ۲ تولہ۔ بالچھڑ ۲ تولہ۔ سورنجاں ۲ تولہ۔ سبز برگ سنبھالو۔ اکاش بیل۔ برگ میتھی۔ برگ نکو۔ برگ ارنڈ۔ برگ دھتورا ہر ایک پانچ تولہ۔ سب کو نیم کوب کر کے سیر بھر پانی میں جوش دیں۔ اور خوب پک جانے اور تھوڑا سا پانی رہنے پر چھان کر پانی نکالیں۔ اور اس پانی میں ۲۰ تولہ سرسوں کا تیل داخل کر کے نرم آنچ پر پکائیں۔ جب تمام پانی جل کر محض تیل باقی رہے تو صاف کر کے بوتل میں بحفاظت رکھیں۔

ترکیب استعمال :۔ بوقت ضرورت مالش کر کے اوپر روئی باندھ دیا کریں۔ مرقومہ بالا امراض کے لیے مفید ہے۔

اُونٹ کٹارہ

استاذ الحکماء حکیم محمد عبد اللہ

تعارف :۔ یہ ایک خاردار بوٹی ہے۔ جس کو اونٹ بڑے شوق سے کھاتے ہیں پتے لمبے لمبے ستیاناسی سے بہت ملتے جلتے مگر طول بین پلیے کانٹے دار ہوتے ہیں۔

پھول :۔ برنگ سفید، نیلے اور بعض کے زردی مائل ہوتے ہیں۔ مگر بخلاف دوسری بوٹیوں کے اس کا پھول پھل کے گرداگرد ہوتا ہے۔ یعنی پہلے پھل پیدا ہو کر پھل کے ارد گرد پھول پیدا ہوتے ہیں۔

پھل :۔ اخروٹ کے برابر ہر ایک شاخ کے سرے پر لگتا ہے۔ جس پر کانٹے لمبے لمبے چاروں طرف بے شمار نظر آتے ہیں۔ پک جانے پر اس کے اندر سے سفید چیز روئی کی طرح نکلتی ہے۔

بیج :- چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔
قد :- ایک گز یا کبھی اس سے بھی زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔
نام :- فارسی، اشترخار۔ عربی، شوک الجمال۔ ہندی، اونٹ کٹیرا۔ مرہٹی، اطٹ کٹارہ یا اناٹی۔ گجراتی، انکنٹو۔ شولیو مشہور نام اونٹ کٹارہ۔ ہمارے علاقہ میں لیہہ کہلاتا ہے۔
وجہ تسمیہ :- نام سے ظاہر ہے کہ اسے اونٹ کھاتا ہے۔
مقام پیدائش :- چونکہ اونٹ اس کو شوق سے کھاتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اس بوٹی کو وہاں ہی پیدا کرتا ہے۔ جہاں اونٹ ہوتے ہیں۔ تاکہ اگر نافہم اور بے قدر انسان اس کے طبی فوائد سے بہرہ اندوز نہ ہو تو کم از کم ان کی سواریوں کی شکم پُری تو بآسانی ہوتی رہے۔ حاصل کلام اس کی پیدائش ریتلے میدانوں میں ہوتی ہے۔
طبیعت :- دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے اور بقول بعض تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔

امراض العین :- اکثر امراض چشم کے لیے اس کے پھول بمنزلہ اکسیر ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل میں اس کے استعمال کے چند طریقے بیان کرتے ہیں بنائیں۔ اور مریضان چشم کو استعمال کرا کر اُن سے دُعائیں لیں۔

عرق تریاق چشم ۱

ھوالشافی :- اونٹ کٹارہ کے پھول جس قدر مہیا ہو سکیں لے کر پانی سے بھیگے ہوئے مگر صاف کپڑے میں جمع کرتے جائیں۔ جب حسب ضرورت جمع ہو جائیں تو چینی یا کانچ کے کھرل میں ڈال کر کوٹیں۔ اور باریک ہونے پر صاف کپڑے میں سے چھان کر پانی نکال لیں اور صاف عمدہ بلوری پختہ شیشی میں ڈال رکھیں۔
ترکیب استعمال :- روئی کی پھریری عرق مذکور میں تر کر کے ایک ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔ ان شاءاللہ اس کے چند دن کے استعمال سے جالا۔ دھند۔ رتوندھی دور ہو کر نظر تیز ہو جائیگی۔
ہدایت :- ایک دن کا نکالا ہوا عرق تین روز سے زیادہ تک نہ استعمال کریں۔ بلکہ پھر تازہ حاصل کریں۔

عرق تریاق چشم ۲

ھوالشافی :۔ اونٹ کٹارہ کے پھول جس قدر مہیا ہوسکیں لے کر سایہ میں خشک کر رکھیں۔ جب ضرورت پڑے لے کر پھولوں سے آٹھ گنا عرق گلاب ملاکر ۲۴ گھنٹے تر رکھیں۔ پھر چھان کر صاف شیشی میں ڈال کر سنبھال رکھیں۔ اور اوپر کی ترکیب کے موافق استعمال کرایا کریں۔ ان شاء اللہ وہی فائدے حاصل ہونگے۔

نکتہ :۔ چونکہ تازہ پھول ہر موسم اور ہر ایک علاقہ میں نہیں مل سکتے۔ اس لیے یہ نسخہ بہت مفید ہے اور عمدہ ہے۔ ایک بار محنت سے تیار کردہ مدتوں تک کافی ہوسکتا ہے۔

مکحل گل اشترخار والا :

ھوالشافی :۔ سُرمہ سفید یا سیاہ ایک تولہ لے کر عمدہ کھرل میں ڈالیں اور خوب باریک پیس کر آب گل اشترخار یا عرق تریاق ۲ ڈال ڈال کر کھرل کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ دس تولہ پانی جذب ہو جائے بس سُرمہ تیار ہے۔ بدستور معروف استعمال فرمائیں۔ ان شاء اللہ وہی فوائد حاصل ہوں گے جو اوپر مرقوم ہوئے ہیں۔

کھانسی اور دمہ :

ھوالشافی :۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ لے کر سایہ میں خشک کرلیں۔ اور پیس کر رکھیں۔ بوقت ضرورت اس میں سے چار رتی لے کر پان میں رکھ کر کھلائیں۔ کھانسی اور دمہ کے لیے مفید ہے۔

مقوی ہاضمہ :

ھوالشافی :۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ، چھوہارہ کی گٹھلی ہر دو کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنائیں۔ اور ان ہر دو ادویات کے برابر مصری ملاکر بحفاظت رکھیں۔

خوراک :۔ بوقت صبح بقدر چھ ماشہ ہمراہ پانی دیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے ہاضمہ کی کمزوری بفضلہ دور ہو جاتی ہے۔

امراض گردہ و مثانہ :

ھو الشافی :- بیخ اونٹ کٹارہ چھ ماشہ۔ برگ دودھی ۵ ماشہ پانی میں جوش دے کر شربت بزوری سے شیریں کر کے پلائیں۔ (حامی الصحت)

امراض مخصوصہ مرداں :

مردوں کی مخصوصہ بیماریوں میں سے ضعف باہ کے لیے اونٹ کٹارہ کی جڑ ایک بے مثل اکسیر اور مسیحائے صادق سے کم نہیں۔ اگر اس کی جڑ میں سے جوہر مؤثرہ کو کسی انگریزی طریقے پر نکال کر مشتہر کیا جائے۔ تو اس دوا کی تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ شاہی طبیب حکیم **محمد علی** صاحب مرحوم نے ایک مرکب بنام **روح جیون بوٹی** ایجاد کر کے زور و شور سے مشتہر کی تھی۔ چونکہ دوا بے حد مؤثر تھی لہٰذا اس کی شہرت بیرون ہند سے گزر کر غیر ممالک تک جا پہنچی تھی۔ اور نہ معلوم آج تک کس رفعت و بلندی کے کنگرے تک پہنچ چکی ہوتی۔ اگر قضا کا زبردست ہاتھ حکیم صاحب کو نہ دبوچ لیتا۔ اس کا نسخہ یہ ہے:

اجزا و ترکیب :- سم الفار، شنگرف (مدبر کیا ہوا) سفوف رتن جوت ہر ایک، ایک تولہ۔ سفوف بیخ اونٹ کٹارہ دو تولہ سب کو پانچ سیر دودھ میں جوش دے کر ضامن لگائیں اور پھر بلو کر گھی نکال لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال :- پانچ قطرے آدھ سیر دودھ یا دو تولہ مکھن یا آدھ پاؤ حلوا میں ملا کر کھلائیں۔ گھی دودھ اور مرغن غذائیں زیادہ استعمال کریں۔

افعال و منافع :- محرک و مقوی باہ ہے۔ بدن کو بڑھاتی اور بھوک لگاتی ہے۔ اس کے استعمال سے دودھ گھی خوب ہضم ہونے لگتا ہے اور چہرہ سرخ سپید ہو جاتا ہے۔

(طبی فارماکوپیا جلد اوّل صفحہ ۳۸۹)

مقوی باہ دُودھ :

ھو الشافی :- اونٹ کٹارہ کی جڑ تازہ سوا تولہ کچل کر پوٹلی بنا کر آدھ سیر گائے کا دودھ۔ سیر بھر پانی۔ چھوہارہ چار عدد سب کو قلعی دار دیگچی میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں جب تمام پانی جل کر صرف دودھ باقی رہے تو چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ دس روز متواتر استعمال کر کے دیکھیں۔ کس قدر

قوت بدن میں پیدا ہوتی ہے۔

مقوی باہ لڈو :

ھوالشافی :۔ بیخ اونٹ کٹارہ سایہ میں خشک کی ہوئی آدھ سیر کوٹ کر سفوف بنائیں اور گائے کے پانچ سیر دودھ میں ملاکر بدستور معروف کھویا تیار کریں۔ اور کھویا تیار ہونے پر اس میں موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ ثعلب مصری پانچ پانچ تولہ ملاکر بقدر ضرورت کھانڈ ملالیں۔ اور پیڑے پانکیاں یا لڈو بنالیں۔ اور روزانہ بقدر ضرورت دو تولہ استعمال کریں۔

فوائد :۔ جریان، سرعت انزال، کمزوری باہ کو دُور کرنے کے لیے عجیب چیز ہے۔

مُمسک لیپ :

پوست بیخ اونٹ کٹارہ حسب ضرورت لے کر باریک پیسیں اور شہد خالص ملاکر ایک گھنٹہ وقت سے پہلے لیپ کریں۔ بغیر کسی نشہ آور ادویات کے امساک پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔

طلائے مجلوق :

اگر پوست بیخ اونٹ کٹارہ ۳ ماشہ۔ دارچینی ۴ رتی پانی میں نہایت زوردار ہاتھوں سے کھرل کرکے عضو مخصوص پر لیپ کرائیں۔ اور اوپر سے برگ پان بندھوائیں تو لگاتار دو ہفتہ کے استعمال سے بفضلہ مردہ رگوں میں جان پڑ جائے گی۔ اور پھر لطف یہ کہ آبلہ یا زخم کچھ بھی نہیں ہوتا دوران استعمال میں جماع سے پرہیز کرائیں۔

برائے فراخی فرج باکرہ :

جڑ اونٹ کٹارہ کی پیس کر ناف عورت پر ملیں۔ فرج کشادہ ہوگی۔

(مجربات اکسیری اُردو)

سفوف مقوی باہ :

جس کے استعمال سے مایوس العلاج نامرد بھی شیر مرد بن جاتا ہے۔

ھوالشافی :۔ پوست بیخ اشترخار پانچ ماشہ۔ عقرقرحا تین ماشہ۔ اسگندناگوری ایک ماشہ

باریک پیس کر حلوے میں ملا کر سات روز تک کھلائیں۔ اور قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔

بچہ آسانی سے پیدا ہو :

بچہ کی پیدائش کا وقت عورت کے لیے جان کنی سے کم نہیں۔ اللہ اللہ اگر ایک گھنٹہ کی دیر ہو جائے۔ تو بے چاری کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ بقول مستورات کفن سرہانے ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر بفضلہ مندرجہ ذیل چٹکلہ بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔

ھوالشافی :۔ اُونٹ کٹارہ کی جڑ کو باریک پیس کر عورت کے ناف اور اس کے نیچے تک لیپ کر دیں۔ بفضلہ فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔

پیشاب کا رُک کر آنا :

ھوالشافی :۔ اُونٹ کٹارہ کی جڑ کی چھال بقدر چھ ماشہ پانی میں گھونٹ کر اور مصری ملا کر پلانے سے بفضلہ پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔

تپ بلغمی :

ھوالشافی :۔ اونٹ کٹارہ ۹ ماشہ معہ برگ دبار پانی میں پکا کر فلفل گرد سات عدد اضافہ کر کے پلائیں۔ نہایت مؤثر چیز ہے۔

نوٹ :۔ استسقا اور یرقان بارد کے لیے بھی نہایت مفید چیز ہے۔ (حامی الصحت)

ٹھنڈے پسینے روکنا :

ھوالشافی :۔ اُونٹ کٹارہ کی جڑ بقدر چھ ماشہ روزانہ شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے ٹھنڈے پسینے رک جاتے ہیں۔ (مخزن آیورویدک)

مرکبات

شربت انتشار مرکب :۔ بیخ اُونٹ کٹارہ ایک سیر۔ شاخ اونٹ کٹارہ آدھ سیر

پودینہ کوہی ایک پاؤ۔ سانج ہندی ایک پاؤ۔ گل منڈی ایک پاؤ۔ مویز منقیٰ دو چھٹانک
حسب دستور معروف پانی میں پکا کر شکر سفید دو سیر کا اضافہ کرکے شربت تیار کریں۔ ۲/۱ ۱
تولہ عرق برنجاسف میں ڈال کر بوقت صبح پئیں۔
فوائد :۔ ورم طحال۔ ورم جگر۔ استسقاء۔ یرقان اور تمام بلغمی امراض میں مفید ہے۔

شربت دیگر :۔ جو کہ سوزاک کے لیے اکسیر ہے۔

بیخ اونٹ کٹارہ ایک پاؤ۔ برگ اونٹ کٹارہ دو چھٹانک۔ تخم خیارین نیم کوفتہ دو چھٹانک
تخم خربوزہ تین تولہ۔ برادہ صندل سفید چار تولہ۔ بیخ کاسنی ۶ تولہ۔ حب کاکنج ۴ تولہ۔ سب کو ڈیڑھ سیر
پانی میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح پکا کر شکر سفید کا اضافہ کریں، اور قوام شربت تیار کریں۔ اس میں سے
دو تولہ شربت عرق گاؤ زبان دو چھٹانک ڈال کر پلائیں۔
نوٹ :۔ یہی شربت درد گردہ کے لیے نہایت مفید ہے۔

معجون مختصر :

بیخ اونٹ کٹارہ ۶ تولہ۔ سورنجاں شیریں ۳ تولہ۔ بیخ بادیان ایک تولہ۔ اذخر ایک تولہ۔ شہد
خالص ایک پاؤ کا قوام کرکے ادویات بالا پیس کر آمیز کریں۔ اور بقدر ایک تولہ عرق بادیان دو چھٹانک
یا عرق منڈی دو چھٹانک کے ہمراہ کھایا کریں۔

گھی اکسیر الاثر :

اس نسخہ کے منافع کے متعلق میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تحریک باہ۔ تحریک ہضم۔ تولید خون
تقویت اعصاب۔ تحسین لون اور ایام طفلی کی بدعادات سے پیدا ہونے والے نقائص کے لیے
نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کی قدر وہی اصحاب بخوبی جان سکتے ہیں جو اس کو بنا کر استعمال کریں گے
یہ ہمارے مطب کا اکسیری نسخہ ہے جس کو ہم مدت سے برتتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اس کے
اجزا اور تھے۔ تبدیلی کے بعد اس کے فوائد بہت زیادہ اہم ہو گئے ہیں۔
نسخہ :۔ بیخ اونٹ کٹارہ ایک پاؤ۔ رتن جوت ایک پاؤ۔ سم الفار مستم ٹوبلی، ایک تولہ
شیر گاؤ پانچ سیر میں جوش دے کر دودھ کو جما دیں۔ اور بطریق معروف بلو کر گھی حاصل کریں۔

بکن بُوٹی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

بس یہ مختلف منافع کے واسطے اکسیری چیز ہے۔

تحریک باہ کے لیے نو قطرہ دودھ میں پلائیں۔ تقویت عصاب، جریان۔ اور کثرت احتلام کے واسطے معجون خرما ایک تولہ میں دیں۔ تھوڑے عرصہ کی مداومت سے چہرہ سُرخ و سپید ہو جائے گا۔

ضماد :۔ جو تقویت باہ اور مجلوق کے لیے مفید ہے۔

ترکیب :۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ آک۔ پوست بیخ کنیز سفید۔ پوست بیخ دھتورہ ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر آب برگ دھتورہ میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ وقت حاجت ایک گولی عرق گلاب میں حل کرکے ضماد کریں۔ جب خشک ہو جائے مجامعت کریں۔

برائے قوت باہ :

ھوالشافی :۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ ایک تولہ خوب کچل کر نصف سیر پختہ دودھ گائے میں ڈال دیں۔ اور اس میں نصف سیر پانی بھی ملا دیں۔ اور نرم نرم آنچ پر پکائیں۔ حتیٰ کہ کل پانی جل جائے اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ اس میں مصری ملا کر پئیں اور یہی عمل برابر چالیس روز تک کریں۔ اس سے نامرد، مرد بن جاتا ہے۔

(مخزن آیورویدک)

دیگر :

ھوالشافی :۔ پوست بیخ اُونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ سنکھا ہولی۔ آرد ماش ہر ایک ۲ تولہ۔ پہلے پوست مذکور کو سایہ میں خشک کریں۔ بعدہٗ جُدا جُدا کوٹ کر چھان کر آرد مذکور میں ملا کر سفوف تیار کریں۔ اور روزانہ صبح کو بمقدار ۲ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ کھایا کریں۔ تقویت باہ اور تولید منی میں مفید ہے۔ (مخزن حکمت)

بکن

از قلم جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب امرتسری ـــــ لاہور

یہ بوٹی دریاؤں کے کنارے مفروش ہوتی ہے۔ اور کسی قدر زمین سے اُٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اونچی بھی دیکھی گئی ہے۔ باغوں میں بھی دیکھی گئی ہے۔ پنجاب میں دریائے چناب، راوی اور ستلج نیز امرتسر کے گردونواح میں دیکھنے کا زیادہ اتفاق ہُوا ہے۔ تقریبًا ہر موسم میں دستیاب ہو جاتی ہے۔ اس کے پتے برگ شہتوت یا پودینہ جیسے ہوتے ہیں۔ مگر بلدار اور سر کے پاس گولائی لیے ہوئے۔ ایک جامنی رنگ کا پھول اس کی ہر گرہ پر ہوتا ہے پھل چھوٹا سا مثل پھل شہتوت کے لگتا ہے۔ اگر اس کو چبایا جائے تو مچھلی جیسی بو آتی ہے۔ اور بھوپھلی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔ اونٹ کے سوا اور کوئی جانور اسے نہیں کھا سکتا۔ بعض علاقوں میں اسے تورت بوٹی تو تڑی اور جل پیپل بھی کہتے ہیں۔ عمومًا گھوٹ کر استعمال کرنے کے کام زیادہ لائی جاتی ہے۔

دفعیہ بواسیر خونی :

بکن بوٹی ۲ تولہ۔ مصری ۲ تولہ۔ ایک پاؤ پانی میں گھوٹ کر صبح و شام پلائیں۔ پہلے ہی روز فائدہ ہوگا۔

دفعیہ سوزاک :

بکن بوٹی ۲ تولہ گھونٹ کر بغیر میٹھا ملائے صبح، دوپہر اور شام پلائیں۔ پہلے ہی روز جلن بند ہو گی۔

دفعیہ قرحہ :

بکن ۲ تولہ۔ خار خشک ایک تولہ۔ مغز خیارین ایک تولہ۔ کا کنج تین ماشہ گھوٹ کر شربت بزوری شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مدتوں کا قرحہ دفع ہو جائے گا۔

دفعیہ نکسیر :

بکن گھوٹ کر سر پر باندھیں نکسیر فورًا بند ہوگی۔

دفعیہ کثرت پیاس : ۔ بکن گھوٹ کر مصری ملا کر پئیں۔

اَرَنڈ کا پودا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

دفعیہ ورم سوجن :

بکن کوٹ کر باندھیں ورم تحلیل ہو جائے گا۔

دفعیہ نفث الدم :

بکن ایک تولہ۔ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پلائیں۔

دفعیہ جلن دست و پا :

بکن گھوٹ کر مہندی کی طرح ہاتھ پاؤں پر لیپ کریں۔

دفعیہ شبکوری :

بکن گھوٹ کر سر پر لیپ کریں تین چار گھنٹوں کے بعد سر کو دھو ڈالیں۔ پہلے ہی روز فائدہ معلوم ہوگا۔

کشتہ سرب :

سکہ پانچ تولہ کڑاھی میں ڈال کر آگ جلائیں اور بکن کے جھاڑو سے سکہ کو ہلاتے جائیں کشتہ تیار ہو جائے گا۔ ایک رتی ہمراہ مسکہ دیں۔ سوزاک، جریان، سوزش بول اور ذیابیطس کو مفید ہے

کشتہ شنگرف :

بکن ایک پاؤ۔ روغن سرسوں ایک پاؤ۔ دونوں کو خوب گھوٹ کر درمیان میں شنگرف ایک تولہ رکھ کر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں، جب نغدہ کو آگ لگ کر سرد ہو جائے تو شنگرف نکال کر ½ پاؤ شیر مدار میں کھرل کر کے ½ پاؤ پختہ کھدر سفید رنگ میں لپیٹ کر محفوظ الھوا جگہ میں رکھ کر آگ لگا دیں۔ سرد ہونے پر سفید کشتہ ہوگا۔ ½ رتی مسکہ یا بالائی سے دیں۔ امراض ریحی و بادی۔ وجع المفاصل اور ضعف باہ کو مفید ہے۔

شربت بکن :

اگر اس کے پانی کو نکال کر بطریق معروف مصری ملا کر شربت بنالیں اور کوئی سا رنگ شامل کرلیں تو نہایت خوشنما مفرح شربت بن جائے گا۔ جو موسم گرما میں کام آئے گا۔ یہ شربت پیاس اور گرمی جگر وغیرہ سے محفوظ رکھے گا۔ بچے خصوصیت سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کا شربت ہے۔

ارنڈ

اس کے خواص و فوائد پر ایک تفصیلی تبصرہ

(الحاج حکیم محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء مصنف کتب کثیرہ)

ماہیت و شناخت :

یہ ایک مشہور و معروف پودا ہے۔ جو انار کے جھاڑ سے کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اچھی نشوونما اور پرورش کے ماتحت بڑھ کر درخت کی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا اصلی مسکن تو برّاعظم افریقہ ہے۔ لیکن اب برصغیر میں عام طور پر ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ بعض مہذب خطے کے لوگ اس کے بیجوں سے نفع اندوز ہونے کے لیے اسے خود بوتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو از خود بلائے بے درماں کی طرح اُگ آتے ہیں جس کو لوگ فضول خیال کرتے ہیں۔

پتّے :- بہت چوڑے اور ہاتھ کی انگلیوں کی طرح پھیلے ہوئے، انجیر کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک پتے میں سات شاخیں ہوتی ہیں۔

پھول :- چھوٹے چھوٹے سرخی مائل ہوتے ہیں۔

پھل :- کانٹے دار ہوتے ہیں۔ شروع میں سبز اور پکنے پر سرخ یا زرد رنگ اختیار کر لیتے ہیں بیرونی سطح پر کانٹے ہوتے ہیں۔ خوشبو مرغوب طبع ہوتی ہے۔

تخم :- پھل کے اندر سے بیج نکلتے ہیں۔ یہی اس کے تخم ہیں۔ یہ عموماً چپٹے اور کسی قدر بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان کی ایک طرف نکیلی اور لمبائی دو تہائی انچ اور چوڑائی ایک تہائی انچ ہوتی ہے

مغز تخم :- تخم سے چھلکا دور کر دینے پر جو سفید یا چکنی گری نکلتی ہے، وہی اس کا مغز کہلاتی ہے اس میں بڑا پتہ ملفوف ہوتا ہے۔

نوٹ :- روغن بیدانجیر کی نسبت تخم بیدانجیر، یعنی نیل ارنڈ کی نسبت بیجوں میں دس گنا مسہلہ تاثیر ہوتی ہے۔

تاریخ :- قدیم یونانی ہندی۔ عربی اور عجمی اطباء کو روغن بیدانجیر کا بخوبی علم تھا۔ چنانچہ سشرت۔ ہیرادی طوس۔ تاؤفرسطس دیسقوریدوس وغیرہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (میٹریا میڈیکا)

طبیعت و مزاج وغیرہ :۔ بعض کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم خشک ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ تیسرے درجہ میں گرم خشک۔ واللہ اعلم

اقسام :۔ عموماً دو قسم کا پایا جاتا ہے۔ سفید، سُرخ۔ سفید عام ملتا ہے۔ سُرخ کی ڈنڈیاں اور پھول بالکل سُرخ ہوتے ہیں۔ یہ بھی اکثر مل جاتا ہے۔

حصص مستعملہ :۔ عام طور پر مغز تخم ارنڈ روغن بیدانجیر ارنڈ کی نرم شاخیں کلیاں اور بیج ارنڈ وغیرہ استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

مغز ارنڈ کے کیمیائی افعال :۔ زرنیخ کو اعمال کیمیاوی کے لیے قائم النار کرتا ہے۔ اس سے سم الفار اور ہڑتال کا بے دُود کشتہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سیماب منعقد اور ہڑتال کے کیمیائی روغن بنانے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس کے اثر سے سم الفار کا روغن نکالا جاتا ہے۔ جو رس پر چرخ کرنے کے کام آتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

ارنڈ کے من حیث المجموع افعال و خواص :۔ ردی مواد کو تحلیل کرتا ہے اور سرد اخلاط کو براہ راست خارج کرتا ہے۔ نیز محلل ہے۔

مکمل افعال و خواص :۔ کے لیے اس کتاب کا دوسرا حصہ ملاحظہ فرمائیے گا۔ اس حصہ میں تو زیادہ لکھنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ دوسرے حصہ میں البتہ ارنڈ پر ایک مفصل مضمون سپرد قلم کیا جائے گا۔ جس میں ایسے ایسے قیمتی راز پیش کیے جائیں گے کہ ان میں سے کسی ایک راز کی قیمت ہی تمام کتاب کی قیمت سے پچاس گنا زیادہ ہو سکتی ہے۔

مضرات :۔ معدہ کو سست اور قوت اشتہا کو کم کرتا ہے۔ نیز کرب اور متلی لاتا ہے اور بعض اوقات اس سے قے کی بھی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

مصلحات :۔ کتیرا، مصطگی، کیکر کا گوند اور پودینہ وغیرہ اس کے مصلحات ہیں۔

بدل :۔ مغز جیپال یا جلاب ہے۔ نیز اسہال کے لیے جمال گوٹہ۔

نوٹ :۔ مغز بیدانجیر کا دسواں حصہ مغز جمالگوٹہ اس کا بدل ہے۔

مغز ارنڈ کی مقدار اور اس کے اثرات :

عام طور پر مغز بیدانجیر دو سے چار ماشہ تک دواءً مستعمل ہے۔ البتہ فالج اور لقوہ کے مریض کو پانچ سے دس دانہ تک دیا جاتا ہے۔ اور حیض کے جاری کرنے کے لیے چار ماشہ تک اور بقول

بعض، ستره دانوں تک دیا جا سکتا ہے۔

ہدایت :۔ بیس مغز انسان کو بے ہوش کر دیتے ہیں۔ اور پچاس کھا لینے سے قوی ہیکل انسان بھی قے کرتے کرتے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس مقدار سے کتا بھی مر جاتا ہے۔ نیز اس کا چھلکا بھی بہت زہریلا ہوتا ہے۔ یونانی اطباء کے نزدیک اس کی ساڑھے دس ماشہ خوراک مہلک ہے۔ اس کے کھا لینے کے بعد انسان جان بر نہیں ہو سکتا۔

مغز ارنڈ کا زہر دُور کرنا :۔ جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں لکھ آئے ہیں کہ مغز ارنڈ اور اس کا چھلکا مہلک ہے۔ اس لیے ہر طبیب کو بھی اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔

اگر کوئی ناواقف ہوتے ہوئے کھا بھی لے تو اس کے زہر کا جلد ازالہ کرنا چاہیے چنانچہ ذیل میں ہم ایک نسخہ درج کرتے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ ایسے موقعہ پر مسیحائے صادق کا کام دے گا اور جس سے مسموم کا زہر زائل ہو جائے گا۔

ھوالشافی :۔ طباشیر ساڑھے چار ماشہ لیں اور پیس کر ایک چھٹانک سکنجبین ٹھنڈے پانی میں ملا کر حسب ضرورت مسموم کو دو تین مرتبہ پلائیں۔ بفضلہ زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ مقررہ مقدار سے زیادہ کھا لینے پر مندرجہ بالا ترکیب مفید ثابت ہوگی۔

روغن بیدانجیر :

ماہیت :۔ یہ ایک فکسڈ آئل یعنی گاڑھا تیل ہے۔ جو ارنڈ کے بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ ہلکا سا زرد بلکہ بے رنگ ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ بو ایک خاص قسم کی دھیمی سی ہوتی ہے۔ ذائقہ میں قدرے تلخ اور ناگوار ہوتا ہے۔ اس کا وزن متناسبہ ۰۹۵ سے ۰۹۷ تک ہے۔

انحلال :۔ اس کا ایک حصہ ساڑھے تین حصہ الکوہل (۹۰ فیصدی) میں ایبسولیوٹ الکوہل ایتھر۔ آئل آف ٹرپن ٹائن گلے شل ایسی ٹک ایسڈ میں ہر نسبت سے بآسانی حل ہو جاتا ہے۔

مضرات :۔ فم معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گرم مزاجوں میں متلی اور قے پیدا کرتا ہے۔

مصلحات :۔ تازہ دودھ اور چائے اور بعض مزاجوں میں نخود بریاں سے اس کے نقصانات کی تلافی ہوتی ہے۔

بدل :۔ روغن کنجد۔ روغن زیتون اور مولی کے بیجوں کا تیل بھی بعض موقعوں پر اس کی

بکر کام دے جاتا ہے۔

مقدار خوراک :

ایک سے آٹھ ڈرام۔ ایک سال کے بچے کے لیے ایک ڈرام۔

ارنڈ کے مختلف نام :

مشہور نام :۔ ارنڈ۔ رینڈ۔ لال ارنڈ۔

اُردو :۔ ارنڈ۔ **پنجابی** :۔ رنڈ۔ ہرنولہ۔ ہرنولی **پشتو** :۔ ارنڈے۔ **بنگالی** :۔ بیرانڈ سدابھیرانڈ۔ شاردوارینڈی۔ **گجراتی** :۔ راتو۔ ایرونڈی۔ **مرہٹی** :۔ ایرونڈی۔ پارسی لونیا۔ چاتاباریک۔ ایرونڈی۔ **کرناٹکی** :۔ ایرونڈو۔ رنڈل کے **تلنگی** :۔ ایراڈاپو۔ دےکن۔ برہمی کیسوی۔ **آسامی** :۔ ایری۔ **سنسکرت** :۔ ارنڈم۔ استھول رنڈ۔ ات چنچل۔ اتارا۔ پزایرڈ **فارسی** :۔ بیدانجیر **عربی** :۔ خروع۔ حب الخروع۔ **انگریزی** :۔ کسٹرائل۔ پلانٹ۔ **لاطینی** :۔ ای سائی انس کمیونس۔